Marfat.com

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ کی عظیم الشان کتاب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری

کی

فارسی میں جامع، مکمل اور مدلّل شرح بنام

شرح غوثیہ

از حضرت محدثِ کبیر فقیہ افخم، غواصِ بحرِ حقیقت و معرفت علامہ اجل

سیّد شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

پشاوری ثم لاہوری المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

بن

حضرت ابوالبرکات سیّد حسن ٹمٹوی ثم پشاوری قادری گیلانی المتوفی سنہ ۱۱۱۵ھ

رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما

مع اردو ترجمہ

از فقیر محمد امیر شاہ بن حافظ سیّد محمد زمان شاہ ہوتی قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر سنہ ۱۴۱۸ھ

Marfat.com

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ کی عظیم الشان کتاب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری

کی

فارسی میں جامع، مکمل اور مُدلّل شرح بنام

شرحِ عقیدہ

پارہ دوم

از حضرت محدثِ کبیر فقیہ افخم غواصِ بحرِ حقیقت و معرفت علامۂ اجل

سید شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

پشاوری ثم لاہوری المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

بن

حضرت ابوالبرکات سید حسن ٹھٹوی ثم پشاوری قادری گیلانی المتوفی سنہ ۱۱۱۵ھ

رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما

مع اردو ترجمہ

از رقم محمد امیر شاہ بن حافظ سید محمد زمان شاہ قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر سنہ ۱۴۱۸ھ

Marfat.com

135340

جملہ حقوق طباعت و اشاعت
بحق مترجم محفوظ

135340

نام کتاب:۔ شرح غوثیہ صحیح البخاری شریف
پارہ دوم (کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم و کتاب الصلوۃ)

شارح:۔ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
قادری گیلانی پشاوری ثم لاہوری

مترجم:۔ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

کمپیوٹر کمپوزنگ:۔ محمد عمر قریشی قادری

طبع اوّل:۔ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء

سائز:۔

مطبع:۔ رضوان پرنٹرز، ڈھکی نعلبندی، پشاور شہر

ناشر:۔ شاہ محمد غوث اکیڈمی
کوچہ آقا پیر جان، یکہ توت، پشاور

قیمت:۔

عرض مترجم

الحمدللہ کہ یہ فقیر انتہائی صمیم قلب سے بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر بجا لاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی جل جلالہ و عم نوالہ و عزاسمہ کے فضل و کرم سے اور پیارے محبوب شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، عالم علوم اولین و آخرین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے شرح غوثیہ یعنی حضرت محدث کبیر سید سخی شاہ محمد غوث قادری گیلانی بن ابوالبرکات حضرت سید حسن قادری گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی شرح صحیح البخاری شریف کے دوسرے پارے کا اردو ترجمہ مع فارسی متن بخط محدث کبیر قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔ اس دوسری جلد میں کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب تیمم اور کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ شامل ہے۔

قبل ازیں ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء میں مکمل پہلے پارے کا اردو ترجمہ فارسی متن بقلم محدث کبیر شائع کیا جا چکا ہے. جسے حضرات علماء کرام مشائخ عظام اور دینی مدارس کے طلباء نے نہایت پسند فرمایا خصوصاً علمائے افغانستان نے اس کی بہت پزیرائی فرمائی۔

محدث کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ عظیم الشان شرح ۱۱۳۸ھ میں بمقام پشاور رائج الوقت فارسی زبان میں تحریر فرمائی جس کے صرف ابتدائی تین پاروں کے دو قلمی نسخے دستیاب ہوئے ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اپنے قلم کا لکھا ہوا ۱۱۳۸ھ کا نسخہ مترجم کے پاس محفوظ ہے جبکہ ۱۲۷۸ھ میں کتابت شدہ ایک دوسرا نسخہ پشاور یونیورسٹی کے مرکزی کتب خانے میں موجود ہے جس کی فوٹو کاپی اس فقیر کے ہاں موجود ہے۔

شاہ صاحب کی یہ شرح غوثیہ بڑی تقطیع کے تقریباً ایک ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جس میں اصطلاحات، اماکن اور اسماء الرجال پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے احادیث مبارکہ کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ نیز حدیث وفقہ میں باہم تطبیق کی گئی ہے اس سلسلے میں چاروں آئمہ کرام کے اقوال نقل کر کے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات کی فضیلت و حکمت ثابت کی گئی ہے علاوہ ازیں تصوف و معرفت کے نادر نکات بیان کئے گئے ہیں۔

چند معروف اور جید علماء کرام نے جب یہ شرح ملاحظہ فرمائی تو ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

مفسر قران شیخ الحدیث استاذی و مکرمی حضرت علامہ صاحبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے فرمایا،

"گویا لوح محفوظ آپ کے سامنے تھی جب آپ یہ شرح لکھ رہے تھے"

حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب محدث دار منگوی (صوبہ سرحد) فرماتے ہیں،

"جس طرح نووی مسلم شریف کی دیگر شروح سے بے نیاز کر دیتی ہے اسی طرح بخاری شریف کی یہ شرح، بخاری شریف کے دیگر شروح سے بے نیاز کر دیتی ہے"

حضرت مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب بنوری شیخ الحدیث جامع اسلامیہ ڈابھیل نے فرمایا،

"یہ شرح اپنی نظیر آپ ہے"

ہمیں افسوس ہے کہ اس دوسری جلد کی طباعت میں وقفہ زیادہ گزر گیا۔ دراصل کاتب کی کمیابی، کاغذ کی ہوش ربا گرانی اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بناء پر تاخیر ہوئی، ہم اس پر قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔ امید ہے اللہ تعالی کے فضل و کرم اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی استعانت و مہربانی سے شرح غوثیہ شریف کے تینوں پاروں کا اردو ترجمہ کر کے علماء و مشائخ اور قارئین کے استفادے کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

ناسپاسی ہو گی اگر یہ فقیر سید محمد انور شاہ صاحب قادری (وڈپگہ) ایم۔اے لائیبریری سائنس کا شکریہ ادا نہ کریں جس نے شرح غوثیہ کے املا، تصحیح اور دیگر امور میں ہر وقت میری امداد کی۔ علاوہ ازیں یہ فقیر اس موقع پر اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے کتاب کی تیاری اور اشاعت میں تعاون فرمایا خصوصاً برخوردارم الحاج سید سبطین، **سید نور الحسنین قادری**، اور حاجی صوفی محمد جاوید (بسکٹ فروش) کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عزیزم گرامی قدر محمد عمر قادری نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اردو ترجمے کی کمپیوٹر کمپوزنگ کا کام سرانجام دیا اور یہ حقیقت ہے کہ اگر ان کی محنت سعی اور کاوش نہ ہوتی تو کتاب مذکورہ اتنی خوبصورت نہ بنتی، نیز محمد یاسر بخاری قادری، جناب محمد قمر صاحب (ایم۔اے) اور الحاج تنویر احمد صاحب قادری صدیقی ناظم اعلی ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام قاضی خیلاں پشاور نے مختلف مراحل میں ہاتھ بٹایا خصوصاً کتاب کی عربی عبارت پر اعراب لگانے کا کام غلام دستگیر صاحب قادری نے نہایت سلیقہ اور تندہی سے انجام دیا اللہ تعالی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور قارئین کرام کے قلوب اور اذہان کو اس کے مطالعے سے منور فرما کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت سے سرشار فرمائے آمین ثم آمین بجاہ نبی الرؤف الرحیم علیہ تحیۃ والتسلیم

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ / یکم نومبر ۱۹۹۷

(فقیر) محمد امیر قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر (پاکستان)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الغسل يعني اين كتاب در بيان غسل است ولفظ غسل بفتح غين معجمه مصدر غَسَلَ است بمعنى اغتسال و بضم غين معجمه بمعنى شستن پوست خود و موى خود و نيز اسم است براى آب كه شسته ميشود با و چيزى را و بكسر غين معجمه اسم است براى چيزى كه با و شسته ميشود سر را مثل سدر و خطمى و صابون و غير آن امام نووى گفته است در شرح صحيح مسلم كه اگر اراده كرده شود با و آب را پس بضم غين بايد خواند و اگر بمعنى مصدر باشد پس ضم و فتح هر دو درست است و بعضى گفته اند كه اگر بمعنى مصدر باشد پس بفتح بايد خواند و اگر بمعنى اغتسال باشد پس بضم بايد خواند و بايد دانست كه حقيقت آن سيلان آب است بر عضو و شرط نيست امرار يد و امام مالك شرط كرده است دلك را و ابتدا كرد مولف اين كتاب غسل را بدو آيت از سوره نسا و مائده از جهة اشعار بانكه وجوب غسل بر جنب ثابت شده است بنص قرآن پس فرمود وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا يعنى قول الله تعالى كه اين است يعنى و اگر باشيد شما جنب پس غسل كنيد وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ يعنى اگر باشيد شما بيمار يا بر سفر يا آمده باشد يكى از شما از جاى پست يعنى از بول و غائط و غير آن يا مس كرده باشيد شما زنان را بطريق جماع چنانچه مذهب ابو حنيفه است يا مساس بشره به بشره چنانچه مذهب شافعى است پس نيابيد آب را يعنى قادر نشويد بر استعمال او بسبب فقدان آب يا بسبب مرض پس تيمم كنيد خاك پاك را پس مسح كنيد بر روهاى خود و دستهاى خود از ان خاك اراده نميكند الله تعالى تا بگرداند بر شما تنگى ليكن اراده ميكند تا پاك كند شما را از گناهها و از احداث زيرا كه وضو تطهير آن هر دو است و تا تمام كند نعمت خود را بر شما به بيان آنچه مطهر قلوب و ابدان است شايد شما شكر كنيد وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى

Marfat.com

حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ
مَرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا
غَفُوْرًا دیگر قول الله تعالٰی اینست که فرمود ای آنکسانیکه ایمان آورده اید نزدیک نشوید بنماز در حال
حال که شما مست باشید از شراب تا آنکه بدانید آنچه میگوئید یعنی در حال سکر از نماز دور باشید این آیت
نازل شد در حق جمعی از صحابه که خمر خورده بودند پیش از حرام شدن خمر که امام آنها در قرائت قل یا ایها
الکافرون اعبد ما تعبدون میخواندند دیگر فرمود الله تعالٰی نه خوانید نماز را در حالة جنابت مگر عبور کننده
یعنی در حال سفر در وقتی که آب نباشد تا آنکه غسل کنید و اگر باشید بیمار یا بر سفر یا آمده باشد یکی از شما
از غائط یا لمس کردید زنان را پس نیافتید آب را پس تیمم کنید خاک را پس مسح کنید بروهای خود و دستهای خود
تحقیق الله تعالٰی هست عفو کننده مغفرت کننده که آسانی میکند و عسر نمیکند باب
الوضوء قبل الغسل این بابست در بیان سنت بودن وضو پیش از غسل بفتح غین معجمه
وبضم آن حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن هشام عن ابیه
عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه واله وسلم ان النبی صلی الله علیه واله
وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدا فغسل یدیه حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف
تینسی گفت که خبر داد ما را امام مالک از هشام بن عروه از پدر خود که عروة بن زبیر است از حضرت عائشه
رضی الله عنها که زوجه پیغمبر خدا است صلی الله تعالٰی علیه واله وسلم که تحقیق پیغمبر خدا بود وقتی که غسل میکرد از
جنابت ابتدا میکرد پس می شست هر دو دست خود را ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوة
بعد آن وضو میکرد چنانچه وضو میکرد برای نماز ثم یدخل اصابعه فی الماء فیخلل بها اصوله
شعره پس داخل میکرد انگشتان خود را در آب پس خلال میکرد با انگشتان بیخهای موی سر خود را
تا آنکه نرم شوند موی و تر شوند و آسان شود گذشتن آب بر و ثم یصب علی راسه
ثلث غرف بیدیه بعد آن میریخت بر سر خود سه غرفه بهر دو دست خود و لفظ غرف جمع غرفه است

Marfat.com

بضم غین معجمه یعنی قدر آب که گرفته میشود بکف دست ثُمَّ یُفِیضُ عَلَی جِلْدِهِ کُلِّهِ بعد آن میریخت
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بر پوست خود تمام حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُونَةَ
زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یعنی حدیث کرد مارا محمد بن یوسف بیکند ی
وبعضی گویند ابن عیینه از اعمش ای سلیمان بن مهران است وتابعی است از سالم بن ابی جعد
بفتح جیم وسکون عین مهمله از کریب بضم کاف از ابن عباس از میمونه که زوج پیغمبر خدا است صلی الله
علیه وآله وسلم گفت تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَوٰةِ
غَیْرَ رِجْلَیْهِ که وضو کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم مثل وضوء خود برای نماز غیر از هر دو پای خود
وَغَسَلَ فَرْجَهُ وشست آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرج مبارک خود را مراد از فرج ذکر است وغسل
فرج اگرچه در عبارة موخر واقع شده لیکن در حقیقت مقدم است وعطف بواو دلالت بر ترتیب نمیکند سپس
وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَی وشست آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم چیزی را که رسیده بود آنحضرت صلی
صلی الله علیه وآله وسلم را از منی باید دانست که اگرچه لفظ اذی عام است هر نجس را وغیر آنرا که ایذا رساند
لیکن مراد در اینجا منی است ثُمَّ أَفَاضَ عَلَیْهِ الْمَاءَ بعد آن ریخت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
بر خود آب را ثُمَّ نَحَّی رِجْلَیْهِ فَغَسَلَهُمَا بعد آن کناره کرد هر دو پای خود را پس شست آن هر دو را
غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ ای هذا غسله من الجنابة یعنی این است طریقه غسل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
از جنابة بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ باب است در بیان غسل کردن مرد با زن خود
از یک آوند حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِی إِیَاسٍ حدیث کرد مارا آدم بن ابی ایاس بکسر همزه قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ گفت که حدیث کرد مارا ابن ابی ذئب بکسر ذال معجمه که نام او محمد بن عبد الرحمن قرشی است
عَنِ الزُّهْرِیِّ از محمد بن مسلم بن شهاب زهری عَنْ عُرْوَةَ از عروة بن زبیر عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
کُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللهُ تَعَالَی عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ
یُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ از عائشه است که گفت بودم من که غسل میکردم وغسل میکرد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله

وسلم از یک آوند از قدح که کفته میشود او را فرق بفتح فا و راء مهمله و آن عبارة از دو صاع است چنانچه
جمهور بر انند و ابن اثیر کفته که فرق بفتح را شانزده رطل است و بسکون را یکصد و بیست رطل است
و جوهری کفته که آن مکیال معروف است در مدینه که میکنجد در و شانزده رطل و در قسطلانی آورده
که آن قدح نحاس بود باید دانست که لفظ و النبی عطف است بر ضمیر مرفوع که در اغتسل است و تعلق
لفظ اغتسل بلفظ نبی در ظاهر درست نمیشود مکر باعتبار تغلیب متکلم بر غائب چنانچه در قول الله تعالی
یا ادم اسکن انت و زوجک الجنة یا باعتبار آنکه فعل و نغتسل محذوف باشد چنانکه در آیت مذکوره هم
احتمال است که ولتسکن محذوف باشد و احتمال است که لفظ و النبی منصوب باشد باعتبار آنکه
مفعول معه باشد ای اغتسل انا مع النبی صلی الله علیه وآله وسلم **بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ**
وَنَحْوِهِ بابست در بیان غسل کردن بصاع یعنی بآبی بقدر پیری صاع باشد و غسل بمانند صاع
یعنی بقدر آوند دیکر که برابر صاع باشد و لفظ صاع بر مذهب حجازیین پنج رطل و سیوم حصه رطل است
و احتجاج آنها بحدیث فرق است که مفسر شده است بسه صاع و مراد بر طل بغدادی بر قول امام نووی
یکصد و بیست و هشت درهم و چهار سبع درهم است و بر مذهب عراقیین هشت رطل است
و احتجاج آنها بحدیث مجاهد است که در قسطلانی مذکور است و آن حدیث اینست قال مجاهد دخلنا
علی عائشة حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حدیث کرد ما را عبد الله بن محمد جعفی مسندی حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ حدیث کرد ما را عبد الصمد بن عبد الوارث تنوری قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ کفت
حدیث کرد مرا شعبة بن حجاج قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ کفت که حدیث کرد مرا ابو بکر بن حفص
ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ کفت شنیدم من ابو سلمه را که عبد الله بن
عبد الرحمن بن عوف است يَقُولُ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ میکوید ابو سلمه که داخل شدم من
و برادر عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها که او عبد الله بن یزید بصری است و او برادر رضاعی بود
مر حضرت عائشه را رضی الله عنها عَلَى عَائِشَةَ یعنی داخل شدیم ما هر دو بر حضرت عائشه فَسَأَلَهَا
أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم پس سوال کرد آن حضرت عائشه را برادر او از

Marfat.com

طریقه غسل پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ مِنْ صَاعٍ پس طلبید یک آوند را که مماثل
بود از صاع و لفظ نحو بحر است صفة انا است فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلَى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا
وَبَيْنَهَا حِجَابٌ پس غسل کرد حضرت عائشه و ریخت آب را بر سر خود و در میان ما و در میان او
حجاب بود که ساتر بود اسافل بدن او را از آنچه حلال نیست مر محرم را دیدن او نه اعلی بدن که سر و وجه
وید باشد و اگر اینچنین نمی بود غسل نمیکرد حضرت عائشه بحضور برادر رضاعی خود و بحضور ابو سلمه که او
پسر همشیره حضرت عائشه بود از رضاعة که نام آن همشیره ام کلثوم است و درین فعل دلالت است
بر آنکه تعلیم بفعل اوقع است در نفس از تعلیم بقول قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ گفت ابو عبد الله که همین
محمد بن اسمعیل بخاری است قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ گفت یزید بن هارون وَبَهْزٌ و گفت بهز
بفتح باء موحده و سکون ها و بزای معجمه نام او ابو الاسود بن اسد که امام حجة است و بصری است وفات
شد در مرو در سال یکصد و نود و چند وَالْجُدِّيُّ و گفت جدی بضم جیم و تشدید دال مهمله مکسوره
یعنی منسوب بجده که قریه ایست در ساحل بحر از طرف مکه معظمه و نام آن شخص عبد الملک بن ابراهیم است
که نزیل بصره است عَنْ شُعْبَةَ از شعبة بن حجاج یعنی این هر سه کس روایت از شعبه کردند
قَدْرَ صَاعٍ ای این هر سه کس از شعبه قدر صاع روایت کردند بدل نحو من صاع حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حدیث کرد ما را عبد الله بن محمد یعنی مسندی که در حدیث سابق گذشت قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ گفت که حدیث کرد ما را یحیی بن آدم کوفی قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ گفت
که حدیث کرد ما را زهیر بضم زای معجمه بن معاویه کوفی جزری عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ از ابی اسحاق که نام او عمرو بن
عبد الله سبیعی کوفی است قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ گفت که حدیث کرد ما را ابو جعفر که او امام محمد باقر
ابن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی بن ابی طالب است رضی الله عنهم اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ که آن ابو جعفر بود نزد جابر بن عبد الله که صحابی مشهور است او هم بود
و پدر او که امام زین العابدین است آن هم بود وَعِنْدَهُ قَوْمٌ و نزد جابر قوم بود فَسَاَلُوْهُ عَنِ
الْغُسْلِ پس سوال کردند آن قوم او را از غسل یعنی از مقدار آب غسل فَقَالَ يَكْفِيْكَ صَاعٌ

پس گفت جابر بن عبد الله که کفایت میکند ترا یک صاع و این خطاب بسائل بهت و سائل اگرچه واحد بود
اما نسبت کردن سوال بقوم باعتبار آنست که او از ان قوم بود فقال رجل ما یکفینی پس گفت
مردی که کفایت نمیکند مرا یک صاع و مراد ازین مرد حسن بن محمد بن حنفیه بهت فقال جابر کان
یکفی من هو اوفی منک شعرا و خیر منک پس گفت جابر بود این صاع که کفایت میکرد
کسی را که بسیار داشت از تو موی و بهتر بود از تو یعنی رسول خدا صلی الله تعالی علیه و اله وسلم ثم امنا
فی ثوب بعد آن امامت کرد ما را در یک جامه احتمال بهت که این مقوله ابو جعفر باشد بر لفظ فقال و معطوف باشد
پس امام جابر باشد و احتمال بهت که مقوله جابر باشد پس معطوف باشد بر کان پس امام پیغمبر خدا باشد صلی الله
علیه و اله وسلم باید دانست که اغتسال بصاع مندوب بهت یا بمعنی که کم از و نباشد پس اگر غسل کند
بزیاده از صاع جائز باشد مادام که نرسد بحد اسراف عامل بهت بسنة و اگر غسل کند بکم از صاع
جائز بهت کذا فی الکرمانی حدثنا ابو نعیم حدیث کرد ما را ابو نعیم بتصغیر تخفیف یا که نام او
فضل بن دکین بهت قال حدثنا ابن عیینة عن عمرو عن جابر بن زید گفت که حدیث
کرد ما را سفیان بن عیینه از عمرو بن دینار از جابر بن زید ازدی بصری که کنیت او ابو شعثا بهت
عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه و اله وسلم و میمونة کانا یغتسلان
من اناء از ابن عباس رضی الله تعالی عنه آنست که تحقیق پیغمبر خدا صلی الله علیه و اله وسلم و میمونه بودند
که غسل میکردند از یک آوند باید دانست که وجه تعلق این حدیث باین باب آنست که مراد باناء همان
فرق مذکور بهت یا آنکه او معهود بود نزد ایشان که او وسعت داشت صاع را یا اکثر یا آنکه در حدیث
اختصار بهت و در تمام آن باشد چیزی که دال باشد بر مقصود چنانچه در حدیث عائشه بهت قال
ابو عبد الله کان ابن عیینة یقول اخیرا عن ابن عباس عن میمونة گفت ابو عبد الله
بخاری که بود سفیان بن عیینه که میگفت در آخر عمر خود از ابن عباس از میمونه یعنی گرد انیده است
ابن عیینه این حدیث را از مسند میمونه که میمونه آنرا از انحضرت صلی الله تعالی علیه و اله وسلم روایت کرده
و اسماعیلی این روایت را ترجیح داده بهت بآنکه ابن عباس مطلع نمیشد بر انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم

Marfat.com

درحال اغتسال که با میمونه میفرمودند پس ظاهر آنست که ابن عباس روایت کرده است آنرا از میمونه
وَالصَّحِيحُ مَا رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وصحیح چیزیست که روایت کرده است انرا ابو نعیم که این حدیث
از مسند ابن عباس است بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا باب دربیان
حال کسی که میریزد آب را بر سر خود سه مرتبه حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي
حدیث کرد ما را ابو نعیم که نام او فضل بن دکین است گفت حدیث کرد ما را زهیر بن معاویه جعفی
از ابی اسحاق که نام او عمرو بن عبد الله سبیعی است قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ گفت که
حدیث کرد مرا سلیمان بن صرد بضم صاد مهمله و فتح راء مهمله و آخر او دال مهمله است او صحابی
و بود از افاضل صحابه و متعبد صاحب قدر و مرتبه در قوم خود ساکن شد در کوفه در اول نزول
مسلمانان بآنجا آمده بود بهمراه چهار هزار کس که طلب میکردند خون امام حسین را و او امیر آنها بود
پس قتل کرد او را لشکر عبید الله بن زیاد در جزیره در سال شصت و پنج رضی الله عنه قَالَ حَدَّثَنِي
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ گفت سلیمان که حدیث کرد ما را جبیر بن مطعم بضم میم و کسر عین مهمله که صحابی مشهور است
و از سادات قریش است بود قریشی نوفلی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ گفت جبیر که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم اما من
پس میریزم آب را بر بدن خود سه مرتبه و اشارت کرد بهر دو دست خود یعنی بهر دو دست خود
می اندازم بر بدن یا آنکه سه کف می اندازم بر بدن و لفظ أَمَّا أَنَا میخواهد که قسیم او هم باشد احتمال
که مخیر و فسیح باشد ای و اما غیری فلا أعلم حاله کیف یعمل یا آنکه واجب نیست قسیم حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدیث کرد مرا محمد بن بشار بفتح باء موحده و تشدید شین معجمه قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
گفت که حدیث کرد ما را غندر بضم غین معجمه و سکون نون و فتح دال مهمله است نام او محمد بن جعفر بصری
او امام بود و بود شعبه زوج مادر او قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ گفت حدیث
کرد ما را شعبه از مخول بکسر میم و سکون خاء معجمه و در بعضی روایات بضم میم و تشدید واو مفتوحه
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ از محمد باقر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم عَنْ جَابِرٍ

Marfat.com

أبو عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يفرغ على رأسه ثلثا از جابر بن
عبد الله انصاری گفت که بود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه واله وسلم که میریخت آب را بر سر خود سه بار
ولفظ یفرغ بضم یاء مثناة تحتیه و در آخر او غین معجم از افراغ ست حدثنا ابو نعیم
قال حدثنا معن بن یحیی بن سالم قال حدثني ابو جعفر حدیث کرد مارا ابو نعیم گفت
که حدیث کرد مارا معن بن یحیی بن سالم گفت که حدیث کرد مرا محمد بن علی که مشهور با مام باقر ست
وکنیت او ابو جعفر ست قال قال لي جابر اتاني ابن عمك يعرض بالحسن بن محمد بن
الحنفية گفت امام باقر که گفت مرا جابر بن عبد الله که آمد مرا ابن عم تو در ان حال که تعریض میکند
جانب حسن بن محمد بن حنفیه یعنی اراده میکند بطریق تعریض از لفظ ابن عم آن حسن را و تعریض
خلاف تصریح ست و درین عبارة تسامح ست زیرا که حسن بن محمد بن حنفیه ابن عم محمد باقر نیست
بلکه ابن عم پدر او ست که علی بن الحسین ست پس مراد آنست که ابن عم ابیک و حنفیه نام زوجه
حضرت علی بن ابی طالب ست که تزوج نمود او را بعد حضرت فاطمه زهرا رضي الله تعالی عنها پس
متولد شد از و محمد و او مشهور شد بنام مادر قال كيف الغسل من الجنابة گفت حسن
که چگونه ست غسل از جنابة فقلت له كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يأخذ ثلثة
اكف ويفيضها على رأسه پس گفتم من او را که بود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم که میگرفت
سه کف دست آب را و میریخت آنرا بر سر خود ثم يفيض على سائر جسده بعد ان میریخت
بر تمام جسد خود فقال لي الحسن اني رجل كثير الشعر پس گفت حسن که من مردی بسیار
موی هستم کفایت نمیکند مرا سه کف فقلت كان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم
اكثر منك شعرا پس گفتم من که بود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بسیار تر از تو در موی و او را
کفایت میکرد پس ترا نیز کفایت کند بطریق اولی باب الغسل مرة واحدة
بابست در بیان شستن اعضا یکبار حدثنا موسى قال حدثنا عبد الواحد عن
الاعمش عن سالم بن ابي الجعد حدیث کرد مارا موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد مارا

Marfat.com

عبد الواحد بن زیاد از اعمش بن مهران از سالم بن ابی الجعد بسکون عین مهمله عن کریب
از کریب بضم کاف عن ابن عباس انه قال قالت میمونة وضعت للنبی صلی
الله علیه واله وسلم ماء للغسل از ابن عباس ست که او گفت که گفت میمونه کرام المومنین
نهادم من برای پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم آب را از برای غسل فغسل یدیه مرتین او
ثلثا پس شست هر دو دست خود را دو بار یا سه بار ثم افرغ علی شماله بعد آن ریخت آب را
بر دست چپ خود فغسل مذاکیره پس شست ذکر و اطراف ذکر خود را لفظ مذاکیر جمع
ذکر ست بر قیاس از جهة فرق در میان او و ذر میان ذکر که خلاف انثی ست و تعبیر بلفظ جمع
نمود تا شامل شود اطراف ذکر را نیز گویا هر جزء را از مجموع بمنزله ذکر دانست در حکم غسل ثم
مسح یده بالارض بعد آن مالید انحضرت صلی الله علیه واله وسلم دست خود را بر زمین ثم
مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه بعد آن آب در دهن انداخته
براورد و شست روی خود را و هر دو دست خود را ثم افاض علی جسده بعد آن
ریخت آب را بر بدن خود ثم تحول عن مکانه فغسل قدمیه بعد آن برگشت انحضرت
صلی الله علیه واله وسلم از مکان خود پس شست هر دو قدم خود را باب من بدا بالحلاب
او الطیب عند الغسل باب ست در بیان کسی که ابتدا کند بحلاب یا خوشبوئی نزد
غسل لفظ حلاب بکسر حاء مهمله و تخفیف لام آوندی ست خوشبوئی یا نوع خوشبوئی یعنی اول وقت غسل
جنابت طلب میفرمود آوندی خوشبوئی و بعضی گفته اند که حلاب آوندی ست که وسعت دارد
هشت رطل را یا قدر حلبه ناقه را که عبارة از محلب ست حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا
ابو عاصم عن حنظلة عن القاسم التابعی عن عائشة حدیث کرد ما را محمد بن مثنی گفت
که حدیث کرد ما را ابو عاصم ضحاک از حنظلة بن ابی سفیان قریشی از قاسم بن محمد بن ابی بکر تابعی است
و یکی از فقهاء سبعه ست در مدینه از عائشه ام المومنین روایت کرده ست قالت کان
النبی صلی الله علیه واله وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب

Marfat.com

گفت عائشه که بود پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم وقتی که غسل میکرد از جنابت میطلبید چیزی مانند حلاب
یعنی آوندی مثل آوندی که کفته میشود او را حلاب و او آوندی هست که وسعت دارد دو شبیه
شدهٔ ناقه را و او را مِحلب هم میکویند بکسر میم و ابو عاصم ذکر کرده هست که آن کم هست از شبر بشبر
و بیهقی کفته که آن کوزه هست که وسعت دارد هشت رطل را و لفظ مَحلَب بفتح میم آن
حبّ خوشبو هست کفته هست کرمانی که ظن میکنم من که امام بخاری کرد انیده هست حلاب را در این
ترجمه نوع از خوشبوئی و حال آنکه حلاب آن آوندی هست که بود خوشبوئی آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
در وقتی که استعمال میفرمود آنرا نزد غسل و مقصود امام بخاری آنست که آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم ابتدا میکرد نزد غسل بطیب ظرف طیب وکاهی بطلب طیب فَأَخَذَ بِكَفِّهِ پس کرفت
آب را بکف خود قَبْدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ پس ابتدا کرد بطرف سر راست
خود بعد آن بطرف چپ از سر خود فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ پس آب انداخت
بهر دو کف خود بر سر خود بر وسط سر خود و لفظ فقال مجاز هست از غسل بَابُ
الْمَضْمَضَةِ وَالْاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ باب هست در بیان مضمضه و استنشاق
در غسل جنابت حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حدیث ما را عمرو بن حفص بن غیاث
بکسر غین معجمه و آخر او ثاء مثلثه هست قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي
سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ کفت حدیث کرد ما را پدر من که او حفص بن غیاث بن طلق نخعی کوفی
قاضی بغداد هست کفت که حدیث کرد ما را اعمش که سلیمان بن مهران هست کفت حدیث
کرد مرا سالم بن ابی جعد تابعی از کریب بضم کاف عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ
از ابن عباس هست که کفت حدیث کرد ما را میمونه که ام المومنین هست قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ
صلی الله علیه وآله وسلم غُسْلًا کفت ریختم من از برای پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم
آب غسل را و لفظ غسلا بضم غین معجمه بمعنی آب غسل هست فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهَا
ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ پس ریخت آب بدست راست خود بر دست چپ خود پس شست آن هر دو

Marfat.com

دست را بشست پس دست خود را ثم قال بیده علی الارض بعد آن زد دست خود را بر زمین
فمسحهما بالتراب ثم غسلهما پس مسح کرد آن هر دو دست را بخاک بعد آن شست آنها
هر دو دست را ثم مضمض واستنشق ثم غسل وجهه وافاض علی
رأسه بعد آن مضمضه کرد و آب در بینی انداخت بعد ازان شست روی خود را و ریخت آب را
بر سر خود ثم تنحی بعد آن کنار شد فغسل قدمیه پس شست هر دو قدم خود را ثم اتی
بمندیل پس ازان آورده شد مندیل بکسر میم ماخوذ هست از ندل بمعنی وسخ یعنی پرچه که پاک کرده میشود
وخشک کرده میشود با و بدن را فلم ینفض بها پس پاک نکرد و مسح نکرد با آن پرچه فلم ینفض بضم
فا هست ولفظ بها بتانیث ضمیر باعتبار خرقه هست که مندیل عبارة از خرقه مخصوصه هست
ومروی از حضرت عائشه آنست که بود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را خرقه که خشک میکرد با و بدن را
بعد وضو و غسل و امام نووی گفته هست که ازین حدیث معلوم میشود که ترک تنشف بمندیل
مستحب هست زیرا که آن تری اثر عبادة هست پس گذاشتن او اولی هست و بعضی گفته اند
که ازین حدیث معلوم میشود که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را بود خرقه که خشک نمیساخت
با و اعضاء وضو را و این مرتبه شاید ترک فرموده باشد بسبب چرکنت که با و باشد یا ازبرای
آنکه هر دو امر جائز هست و نیز باید دانست که درین حدیث لفظ قال بیده بمعنی دلگ بیده است
واطلاق قول بر فعل در احادیث آمده هست چنانچه عربان میگویند قال لی برأسک أی أمله

باب مسح الید بالتراب لتکون أنقی

باب هست در بیان مسح دست بخاک
تا شود آن دست پاک تر ولفظ انقی بنون وقاف هست بمعنی اطهر حدثنا الحمیدی قال
حدثنا سفیان قال حدثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد حدیث کرد ما را
حمیدی بضم حاء مهمله وفتح میم گفت که حدیث کرد ما را سفیان بن عیینه گفت که حدیث کرد ما را
اعمش که سلیمان بن مهران هست از سالم بن ابی الجعد عن کریب از کریب بضم کاف بصیغه
تصغیر عن ابن عباس عن میمونة ان النبی صلی الله تعالی علیه واله وسلم اغتسل

Marfat.com

مِنَ الْجَنَابَةِ از ابن عباس از میمونه است که پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم غسل کرد از جنابة باین
طریق که مذکور است فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ پس شست فرج خود را بدست خود ثُمَّ دَلَكَ
بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ بعد آن مالید آن
دست دیوار را بعد آن شست آن دست را بآب بعد آن وضو کرد مثل وضو کردن او برای نماز فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ پس چون فارغ شد از غسل خود شست هر دو پای خود را باید
دانست که حرف فا در لفظ فغسل این فاد تفصیلیه است که بیان میکند اجمال غسل جنابت را و مفصل
عقب مجمل می باشد و بودن فا بجهة تعقیب دلالت نمیکند بر آنکه این حال بعد غسل باشد زیرا که
تعقیب نظر باجمال است و می تواند که برای مطلق عطف باشد و تجرید کرده شده باشد معنی تعقیب را
از و باب تبنوین است ای هذا باب هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ اَنْ
يَغْسِلَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ آیا داخل بکند جنب دست خود را در آوند
آب پیش از آنکه بشوید دست خود را وقتی که نباشد بر دست او پلیدی غیر از جنابت ولفظ قذر
بذال معجمه بمعنی شئی مستکره از نجاست وغیر ها و مراد در اینجا نجاست است یعنی نجاست حقیقی بخلاف
جنابت که نجاست حکمی است وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَبَرَاءُ بْنُ الْعَازِبِ يَدَهُ فِي الطَّهُوْرِ
وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ و داخل کرد عبد الله بن عمر بن الخطاب و براء بن عازب که هر دو
صحابی مشهور ند دست خود را یعنی هر یک داخل کرد دست خود را در آب وضو نشسته بود
دست خود را بعد آن وضو کرد و افراد ضمیر دریده ولم یغسلها و توضا بنا بر ارجاع آن بهر واحد است
و در بعضی نسخ یدیهما ولم یغسلاهما و توضآ بتثنیه است وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَاسًا بِمَا
يَنْضَحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ و اعتقاد نمیکرد عبد الله بن عمر و عبد الله بن عباس باک را و کناه را
بچیزی که می افتاد در وقت غسل کردن از آب غسل جنابة در آوندی که غسل میکند از آن آورند
احتراز از و شاق است ولفظ ینضح بمعنی تیر شش و تیقطر است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
حدیث کرد ما را عبد الله بن مسلمه بفتح میم ولام قعنبی مدنی مجاب الدعوة که سابق مذکور شده قَالَ

Marfat.com

أَخْبَرَنَا أَفْلَحُ گفت خبر داد ما را افلح بن حمید انصاری عَنِ الْقَاسِمِ از قاسم بن محمد بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہم عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وآله وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ از عائشہ ہست گفت کہ بودم من کہ غسل
میکردم من و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم از یک آوند کہ بدست میگرفتیم آب را از و و مختلف میشدیم
دستہای ما در و یعنی در ادخال و اخراج مختلف میشدیم یعنی وقتی کہ او داخل میکرد دست خود را
در آوند من خارج میکردم دست را از و و وقتی کہ من داخل میکردم دست خود را در او خارج
مینمود دست مبارک خود را و در دیگر روایات در صحیح مسلم و نسای این عبارت ہم مذکور است
حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي وَيَقُولُ دَعْ لِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حدیث کرد ما را مسدد بن مسرہد گفت حدیث کرد ما را حماد بن زید از ہشام
ابن عروہ از پدر خود کہ عروۃ بن زبیر بن العوام ہست عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ از عائشہ گفت کہ بود
رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقتی کہ غسل میکرد از جنابۃ می شست دست خود را پیش از ادخال
اناء گفتہ ہست قسطلانی کہ این حدیث محمول ہست بر صورتی کہ ظن باشد بانکہ در دست چیزی از نجاست
ہست و حدیث سابق بر انکہ تیقن باشد بپاکی دست یا حمل کردہ شود غسل را بر ندب و ترک را
بر جواز حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حدیث کرد ما را ابو الولید یعنی ہشام بن عبد الملک طیالسی بصری قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ گفت حدیث کرد ما را شعبۃ بن حجاج عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآله وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ
جَنَابَةٍ از ابی بکر بن حفص از عروہ از عائشہ ہست کہ گفت بودم من کہ غسل میکردم من و پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم از یک آوند از جنابۃ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
مِثْلَهُ و از عبد الرحمن بن قاسم از پدر او کہ قاسم ہست از عائشہ مثل او ہست یعنی مثل حدیث شعبۃ ہست
حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ یعنی حدیث کرد ما را

Marfat.com

ابو الولید کہ ہشام ہست کفت کہ حدیث کرد مرا شعبہ از عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر بفتح جیم و سکون
باء موحدہ قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول کفت عبد اللہ بن عبد اللہ بن
جبر کہ شنیدم من انس بن مالک را کہ میکوید کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم والمراۃ
من نسائہ یغتسلان من اناء واحد بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و ہر زن از زنان او غسل
میکردند از یک آوند و لام در لفظ المراۃ از برای جنس ہست زاد مسلم زیادہ کردہ ہست مسلم بن ابراہیم
ازدی شحام کہ از شیوخ بخاری ہست و وھب عن شعبۃ من الجنابۃ وزیادہ کردہ ہست وہب
ابن جریر بن حازم در روایت کردن آن ہر دو از شعبہ این لفظ من الجنابۃ را ای یغتسلان من
الجنابۃ من اناء واحد و شعبہ بہمان طریق روایت از عبد اللہ بن عبد اللہ از انس بن مالک دارد
وکفتہ اند کہ امام بخاری در وقت وفات وہب دوازدہ سالہ بود پس احتمال ہست کہ این حدیث
معلق باشد اگر خود سماع نکردہ باشد از و و احتمال ہست کہ متصل باشد اگر خود سماع کردہ باشد زیرا کہ
سالکی ہم سن سماع ہست و چون از حدیث ادخال ید در اناء قبل از اتمام غسل و رفع حدث معلوم
میشود پس ابتدا نیز از ادخال ید جائز باشد پس باین وجہ دلالت میکند این حدیث بر ترجمہ

باب باب تفریق الغسل والوضوء

باب ہست در بیان تفریق غسل و وضو یعنی
تفریق نمودن در غسل و وضو باین قسم کہ در میان شستن اعضاء غسل و اعضاء وضو موالات پدید کرد و
نکند و تفریق نماید در غسل اعضا و خبر این محذوفست ای تفریق الغسل والوضوء جائز ام لا
عن ابن عمر انہ غسل قدمیہ بعد ما جف وضوءہ و ذکر کردہ میشود از عبد اللہ بن عمر
ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہما کہ او شست ہر دو قدم خود را بعد انکہ خشک شد آب وضوء او کہ بر اعضاء
او بود و لفظ وضو بفتح واو بمعنی آب وضو ہست و این دلیل ہست بر جواز تفریق غسل اعضاء وضو
و عدم وجوب موالات در اعضا و ہمین ہست مذہب امام ابو حنیفہ و شافعی باید دانست
کہ ذکر کردہ ہست امام بخاری این اثر را بطریق تعلیق بصیغہ تمریض کہ صیغہ مجہول ہست و ذکر نکرد بصیغہ
تصحیح کہ صیغہ معلوم ہست چنانچہ میکفت ذکر ابن عمر زیرا کہ جزم نکردہ ہست باین کہ این اثر کہ مذکور

Marfat.com

بالمعنی ہست و در مذکور بالمعنی امام بخاری بصیغہ جزم نمیکوید و امام شافعی این تعلیق را موصول کردہ ہست
در کتاب ام حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حدیث کرد ما را محمد بن محبوب بنحاء مہملہ و باء موحدہ مکررہ بن عبد اللہ
بصری قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ گفت حدیث کرد ما را عبد الواحد بن زیاد بصری قال حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ گفت عبد الواحد کہ حدیث کرد ما را اعمش یعنی سلیمان بن مہران عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَبِي الْجَعْدِ از سالم بن ابی الجعد بسکون عین مہملہ عَنْ كُرَيْبٍ از کریب بصیغہ تصغیر
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ معتق عبد اللہ بن عباس از ابن عباس قال قالت
مَيْمُونَةُ گفت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہ گفت میمونہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا
وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله تعالى عليه واله وسلم مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ گہ نہادم برای
رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آبی کہ غسل کند بآن آب فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا پس ریخت آب را بر ہر دو دست تبارک خود پیش شست آن ہر دو دست را دو مرتبہ یا سہ مرتبہ
شک راویست ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ بعد آن ریخت آب را
بدست راست خود بر دست چپ خود پیش شست ذکر و حوالی ذکر خود را یعنی استنجا کرد ثُمَّ
دَلَكَ يَدَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ
وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا بعد آن مالید دست مبارک خود را در زمین بعد آن مضمضہ کرد و آب
در بینی انداخت بعد آن شست روی مبارک خود و ہر دو دست خود و شست سر مبارک خود را
سہ مرتبہ لفظ ثلثا احتمال ہست کہ راجع بہم افعال باشد و احتمال ہست کہ راجع باخیر باشد ثُمَّ
أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ بعد آن ریخت آب را بر تمام جسد خود بعد آن کنارہ
شد از مقام خود فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ پیش شست ہر دو قدم خود را و ازین معلوم شد کہ تفریق در
غسل اعضا واقع شد زیرا کہ در غسل اعضاء دیگر و در غسل قدمین فعل دیگر در میان متخلل شد
کہ تنحی از مقام اول ہست و در اثر این عمر تفریق در غسل اعضاء وضو معلوم شد پس با ترجمہ مطابق
شد بَابُ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ باب ہست در بیان کسی کہ ریخت

Marfat.com

آب راببدست راست خود بر دست چپ خود در غسل حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حدیث کرد مارا موسی بن اسمعیل تبوذکی گفت حدیث کرد مارا ابو عوانه
بفتح عین مهمله و تخفیف واو و بنون که نام او وضاح یشکری است قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ
بِنْتِ الْحَارِثِ گفت حدیث کرد مارا اعمش از سالم بن ابی الجعد از کریب معتق ابن عباس از
ابن عباس از میمونه بنت حارث که خالهٔ ابن عباس است و ام المومنین است قَالَتْ وَضَعْتُ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم غُسْلًا گفت میمونه که نهادم برای رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم آب غسل را لفظ غسل بضم غین معجمه آب که شسته می شود با و بفتح غین
معجمه فعل شستن و بکسر آن چیزی که شسته شود با او چنانچه سِدر و صابون و شنان وَسَتَرْتُهُ
بِثَوْبٍ و پوشیدم آن آب را یعنی سر آوند را بجامه فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ پس ریخت آب را بر دست
مبارک خود فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ پس شست آن هر دو دست را یکبار یا دو بار شک
شک راویست و مراد بید در اینجا جنس است پس اراده هر دو دست در ست است لهذا از جامع
ضمیر غسلهما بسوی او درست است قَالَ سُلَيْمَانُ گفت سلیمان که او اعمش بن مهران است
لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا نمیدانم که آیا ذکر کرده است سالم مرتبه ثالثه را در غسل یدین یا نه
ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ
بعد آن ریخت بدست راست خود بر دست چپ خود آب را پس شست فرج خود را پس مالید
دست خود را بر زمین یا بدیوار از جهت کمال نظافت این شک راویست که دلک بارض بود یا
بدیوار پس شست ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ
ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ بعد آن مضمضه کرد و آب در بینی کرد و شست روی خود را و هر دو دست
خود را و شست سر خود را بعد آن ریخت آب را بر تمام جسد خود ثُمَّ تَنَحَّى بعد آن کناره شد
و در جای دیگر رفت فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ پس شست قدمین خود را فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً پس دادم بحضرت

Marfat.com

راصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یک قطعہ پیرچہ تا خشک کند جسد مبارک خود را با و فقال بیدہ ھکذا ای
لا و لم یردھا پس گفت بدست خود یعنی اشارہ کرد بدست خود این قسم یعنی نمیکرم و ارادہ
نکرد آن خرقہ را و لفظ لم یرد از ارادہ ہست نہ از رد ہست و اختلاف کردہ اند صحابہ در خشک
نمودن اعضاء وضو و غسل بہ پیرچہ ابن عباس قائل ہست بانکہ باک نیست دران و بجانب است
و سابق مفصل بیان آن گذشتہ ہست باب اذا جامع ثم عاد بابست در
بیان انکہ وقتی کہ جماع کند مرد زن خود را یا داہ خود را بعد آن عود کرد بسوی جماع او مرتبہ دوم
چیست حکم او و من دار علی نسائہ فی غسل واحد و کسی کہ بگردد بر زنان خود در یک
غسل چیست حکم او حدثنا محمد بن بشار حدیث کرد ما را محمد بن بشار بصری قال
حدثنا ابن ابی عدی گفت حدیث کرد ما را ابن ابی عدی کہ محمد بن ابراہیم ہست و یحیی
ابن سعید و یحیی بن سعید کہ قطان ہست عن شعبۃ از شعبۃ بن حجاج عن ابراہیم
ابن محمد بن المنتشر بضم میم و سکون نون و فتح تاء مثناۃ فوقیہ و کسر شین معجمہ عن ابیہ
از پدر خود کہ ہمان محمد ہست او از تابعین ہست قال ذکرتہ لعائشۃ گفت محمد کہ ذکر کردم
من قول ابن عمر را نزد عائشہ و قول ابن عمر این ہست کہ ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا یعنی
دوست نمیدارم کہ من صبح کنم در حالۃ احرام و بپاشم خوشبوئی را یعنی در شب احرام ہم خوشبوئی
مالیدن خوب نیست کہ در روز احرام اثر خوشبوئی می باشد مراد ابن عمر منع ہست از مالیدن
خوشبوئی در شبی کہ احرام در صبح او کردہ شود و ضمیر در ذکرتہ راجع ہست بسوی قول ابن عمر و حال
انکہ او مذکور نیست زیرا کہ او معلوم ہست نزد مخاطب این قول و یا انکہ بعضی از الفاظ و اجزاء
این قول را ذکر نکردہ اند و آخر انرا بیان کردند پس در تمام روایت مرجع ضمیر مذکور خواہد بود فقالت
یرحم اللہ ابا عبد الرحمن پس گفت عائشہ کہ رحمت کند اللہ تعالی ابا عبد الرحمن را یعنی ابن عمر را
و این کنیۃ ابن عمر ہست و این قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مشعر ہست بانکہ ہو کردہ ہست عبد اللہ بن
عمر در این قول و غافل شدہ ہست از فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنت اطیب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَیَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ بودم من کہ خوشبوئی می مالیدم رسول خدا
را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس طواف میکرد بر زنان خود در یک غسل یعنی جماع میکرد ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا
یَنْضَحُ طِیْبًا بعد آن صبح میکرد در آن حال کہ در احرام می بود و می پاشید و می دزید بوی را یعنی
بوی خوشبوئی ظاہر میشد از اثر خوشبوی شب نضخ بخاء معجمہ و بحاء مہملہ بمعنی واحد ہست بمعنی رشح
بمعنی پاشیدن و بمعنی بوی یافتن آمدہ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ
لفظ بضم میم و بذال معجمہ ہست یعنی حدیث کرد مارا محمد بن بشار گفت حدیث کرد مارا معاذ بن ہشام
قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ گفت معاذ کہ حدیث کرد مرا پدر من کہ ہشام ہست عَنْ قَتَادَۃَ از قتادہ
اکمہ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ گفت حدیث کرد مارا انس بن مالک قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم یَدُوْرُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی السَّاعَۃِ الْوَاحِدَۃِ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
گفت انس کہ بود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میگشت بر زنان خود ہم در یک ساعت از
شب و روز وَھُنَّ اِحْدٰی عَشْرَۃَ و آن زنان یازدہ بودند یعنی از واج مطہرات یازدہ
بودند بآنمعنی کہ نہ از واج مطہرات بودند و در جاریہ بودند یکی ماریہ قبطیہ و دیگر ریحانہ و اطلاق
بر انہا بطریق تغلیب ہست و آنچہ در حدیث دیگر آمدہ کہ نساء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ
مراد از و نساء منکوحہ اند قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَوَکَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یُطِیْقُہٗ
گفت قتادہ گفتم من مر انس بن مالک را کہ آیا بود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ طاقت میداشت
این مبتثرۃ مذکورہ در ساعت واحدہ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّہٗ اُعْطِیَ قُوَّۃَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلًا
گفت انس بودیم ما کہ گروہ صحابہ ایم کہ حدیث کردہ میشدیم کہ تحقیق آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دادہ شدہ بود قوت سی مرد و در بعضی روایات قوۃ چہل مرد وَقَالَ سَعِیْدٌ وگفت سعید بن
ابی عروبہ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَھُمْ تِسْعَ نِسْوَۃٍ از قتادہ آنکہ انس حدیث کرد او را کہ نہ بود نساء آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و این روایت بدل روایت یازدہ ہست و مراد از و حرائر اند و آن نہ عائشہ
و حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت جحش و ام حبیبہ و جویریہ و میمونہ و سودہ و صفیہ اند و این ہفت

Marfat.com

نه بلا خلاف اند و در رد و دیگر اختلاف هست بعضی میگویند که اوریحانه و زینب بنت خزیمه هست
و بعضی ریحانه و ماریه را گفته اند باب غَسْلِ الْمَذِيِّ بابست در بیان شستن مذی
و مذی بفتح میم و سکون ذال معجم و تخفیف یاء تحتیه و بکسر آن با تشدید هم آمده آب سفید باریک
لزج که خارج میشود نزد ملاعبت مرد با زن یا نزد تذکر جماع یا اراده آن وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ
و وضو کردن از مذی حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حدیث کرد ما را ابو الولید که نام او هشام طیالسی است
قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ گفت حدیث کرد ما را زائدة بن قدامه عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ از ابی حصین
که عثمان بن عاصم کوفی تابعی هست عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ از ابی عبد الرحمن که عبد الله بن حبیب
سلمی هست بضم سین مهمله و فتح لام مقری کوفه یکی از اعلام تابعین هست عَنْ عَلِیٍّ از علی بن
ابی طالب هست قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً گفت بودم من مردی مذی دار فَاَمَرْتُ رَجُلًا
پس امر کردم من مردی را که مرا دارد و مقداد بن اسود هست يَسْاَلُ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله
وسلم لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ که سوال کند پیغمبر خدا را صلی الله علیه والہ وسلم از جهة بودن دختر او که حضرت
فاطمه هست رضی الله عنها نزد من یعنی بسبب بودن دختر آنحضرت صلی الله علیه والہ وسلم در نکاح
من حیا میکردم از سوال این امر فَسَاَلَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ پس گفت آنحضرت
صلی الله علیه والہ وسلم وضو بکن و بشوی ذکر خود را از مذی یعنی موضع مذی را و همین هست مذهب
جمهور علما و در روایت از امام مالک و احمد بن حنبل آمده که تمام ذکر را بشویند و حکمت در آنست
که چون تمام ذکر را می شویند منقطع میشود مذی چنانچه در پستان چون شیر غالب شود و شسته
شود باب سر دمتفرق میشود شیر در درون پستان و منقطع میشود خروج آن بَابُ
مَنْ تَطَيَّبَ باب کسی که خوشبوئی بمالد پیش از غسل جنابت ثُمَّ اغْتَسَلَ بعد آن غسل کند
وَبَقِیَ اَثَرُ الطِّيْبِ و باقی مانده باشد اثر خوشبوئی در جسد او و بعضی صحابه خوشبوئی می مالیدند
نزد جماع از جهة نشاط حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ یعنی حدیث کرد ما را
ابو نعمان که نام او محمد بن الفضل هست گفت که حدیث کرد ما را ابو عوانه که نام او وضاح هست عَنْ

ابراهیم بن محمد بن المنتشر عن ابیه قال سالت عائشة از ابراهیم بن محمد از پدر او که
نام او محمد است که گفت سوال کردم عائشه را از خوشبوئی پیش از احرام فذکرت لها قول ابن عمر
ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا پس ذکر کردم مر عائشه را قول ابن عمر که دوست نمیدارم که
صبح کنم دران حال که در احرام باشم وبیاشم وظاهر نمایم خوشبوئی را فقالت عائشة انا اطیب
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ثم طاف فی نسائه ثم اصبح محرما
پس گفت عائشه که من خوشبوئی می مالیدم رسول خدا را صلی الله علیه والهوسلم بعد آن طواف میکرد
ومیکشت بر زبان خود یعنی جماع میکرد وبعد آن در صبح می شد محرم وحال انکه بوی خوشبوئی
در وی بود حدثنا آدم حدیث کرد ما را آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة قال حدثنا
الحکم گفت حدیث کرد ما را شعبه بن حجاج گفت حدیث کرد ما را حکم بفتح حاء مهمله وکاف این عتیبه است
عن ابراهیم از ابراهیم نخعی که تابعی بزرگ است عن الاسود از اسود که خال ابراهیم مذکور
عن عائشة قالت کانی انظر الی وبیص الطیب از عائشه است گفت که گویا من نظر
میکنم بسوی لمعان ودرخشندگی خوشبوئی ولفظ وبیص بصاد مهمله بمعنی برق ولمعان است
فی مفارق النبی صلی الله علیه واله وسلم وهو محرم در سر مبارک آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم دران حال که محرم بود یعنی در حاله احرام ولفظ مفرق بفتح میم وکسر راء مهمله وبفتح آن نیز مکان فرق
موی که از وسط سر موها بطرف متفرق میشوند باب تخلیل الشعر با بیست در بیان
خلال کردن موی در غسل جنابت حتی اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض علیه تا انکه
وقتی که ظن کند او که تحقیق سیراب کرده است وآب رسانیده است ظاهر پوست خود را بر نیز در آب آرا موی
حدثنا عبدان حدیث کرد ما را عبدان که نام او عبدالله بن عثمان است وعبدان لقب اوست
قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة گفت
عبدان گفت خبر کرد ما را عبدالله بن مبارک گفت او که خبر کرد ما را هشام بن عروه از پدر خود که عروه
از عائشه رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم اذا

Marfat.com

اغتسل من الجنابة غسل يديه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم اغتسل
ثم تخلل بيديه شعره كفت عائشه كه بود رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم وقتى كه اراده
اغتسال ميكرد از جنابت مى شست هر دو دست خود را او وضو ميكرد مثل وضوء او كه
براى نماز بود بعد آن غسل ميكرد يعنى شروع ميكرد باعمال غسل بعد آن تخليل ميكرد بدست
خود موى خود را يعنى موى سر وريش را حتى اذا ظن انه قد اروى بشرته افاض
عليه الماء ثلث مرات تا آنكه وقتى كه ظن ميكرد كه تحقيق آب رسانيده است بظاهر پوست
خود كه در زير موها است سه مرتبه بر موى خود آب را ثم غسل سائر جسده
بعد آن مى شست باقى جسد مبارك خود را قالت عائشة كنت اغتسل انا والنبى
صلى الله تعالى عليه واله وسلم من اناء واحد كفت عائشه كه بودم من كه غسل
ميكردم ورسول خدا صلى الله عليه واله وسلم هم غسل ميكردند از يك آوند نغرف منها جميعا
در آن حال كه يكف دست آب ميگرفتيم ما هر دو از آن آوند يكبار كى وقسطلانى گفته است
كه جميعا مرادف كلا است در عموم وفائده نميدهد اجتماع زمانى بخلاف معا باب
من توضأ فى الجنابة ثم غسل سائر جسده باب كسى كه وضو كند در غسل جنابت
بعد آن غسل كند تمام جسد خود را او بشويد ولم يعد غسل مواضع الوضوء منه
مرة اخرى واعادة نكند شستن جاهاى وضو را از خود مرتبه ديگر ولفظ لم يعد بضم ياء
اعاده است ودر بعضى روايات لفظ منه نيست خود درين روايت كه مذكور است ضمير
راجع بسوى متوضى است حدثنا يوسف بن عيسى قال اخبرنا الفضل بن موسى
حديث كرد ما را يوسف بن عيسى گفت خبر كرد ما را فضل بن موسى سينانى قال اخبرنا الاعمش
عن سالم عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس عن ميمونة گفت خبر كرد ما را
اعمش كه سليمان بن مهران است از سالم از كريب كه مولى ابن عباس است از ابن عباس است از ميمونه
كه از ازواج مطهرات است وخالهٔ ابن عباس نيست قالت وضع النبى صلى الله عليه

والہ وسلم وُضُوءً لِلْجَنَابَةِ گفت میمونہ کہ نہاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آب وضو را از برای
جنابۃ یعنی از برای غسل جنابۃ یا از برای وضوء جنابۃ و در بعضی روایات وضع لرسول اللہ الی اخرہ
بصیغہ مجہول و بلام و بعضی گفتہ اند مرا از وضوء جنابت آب کہ مہیا کردہ شود برای جنابت و در
لفظ وضو بفتح واو و تنوین و نصب نایب مفعولیہ است و وضو آب وضو را گویند فَاَکْفَاَ بِیَمِیْنِہٖ
عَلٰی یَسَارِہٖ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا پس ریخت بدست راست خود بر دست چپ خود دو بار یا سہ بار
ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَہٗ پس شست فرج خود را یعنی استنجا کرد ثُمَّ ضَرَبَ یَدَہٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ
مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا بعد آن زد دست خود را بر زمین یا بدیوار دو بار یا سہ بار و لفظ او الحائط
راوی ہست و این مالیدن بر زمین برای مبالغہ در پاکی و نظافت بود ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
وَغَسَلَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ بعد آن آب در دہن انداخت و آب در بینی انداخت
و شست روی خود را و ہر دو ذراعین را تا آرنج ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَاءَ بعد آن
ریخت بر سر خود آب را ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَہٗ بعد آن شست جسد مبارک خود را یعنی تمام
غسل کرد ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ رِجْلَیْہِ بعد آن یکسو شد و کنارہ شد از انجا پس شست ہر دو
پای خود را قَالَتْ فَاَتَیْتُہٗ بِخِرْقَۃٍ فَلَمْ یُرِدْہَا گفت میمونہ پس آوردم آنحضرت را صلی اللہ
علیہ والہ وسلم را ببرچہ برای خشک کردن بدن مبارک او پس اراده نکرد او را و نگرفت و لفظ لم یرد ہا
بضم یاء مثناۃ تحتیہ و کسر راء مہملہ مشتق از اراده ہست و بعضی لفظ لم یرد ہا الذ رد مشتق
یعنی رد نکرد لیکن او وہم ہست و معتبر نیست فَجَعَلَ یَنْفُضُ بِیَدِہٖ پس گشت کہ می افشاند
بدست مبارک خود را باب اِذَا ذَکَرَ فِی الْمَسْجِدِ اَنَّہٗ جُنُبٌ یَخْرُجُ کَمَا ہُوَ وَلَا یَتَیَمَّمُ
باب ست وقتی کہ کسی یاد کند در مسجد کہ او جنابت را دریابد کہ خارج شود چنانچہ او ہست یعنی
بہمان حال و تیمم نکند و در لفظ کما ہو ما موصولہ ہست یا موصوفہ ہست و مبتدا ہست خبر او محذوف
کہ کالامر الذی ہو علیہ او کحالۃ ہو علیہا و این کاف کاف مقارنۃ ہست ای خرج مقارنا للامر او للحالۃ
التی ہو علیہا ای للجنابۃ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا یُونُسُ

135340

Marfat.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حدیث کرد مارا عبد اللہ بن محمد حدیث کرد مارا
عثمان بن عمر گفت خبر داد مارا یونس از زہری از ابی سلمہ از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ چون احوال این
راویان مکرر مذکور شدہ ہست لہذا اعادہ نشد قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ
گفت ابو ہریرہ کہ اقامت کردہ شد نماز را و برابر کردہ شد صفہا را قِیَامًا در آن حال کہ استادہ
بودند فَخَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس برآمد بسوی ما رسول خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَلَمَّا قَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ ذَکَرَ اَنَّہٗ جُنُبٌ پس ہر گاہ استاد آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم در جای نماز خود یاد کرد بدل خود آنکہ او جنابت دارد فَقَالَ لَنَا مَکَانَکُمْ
پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما را کہ باشید در مکان خود ثُمَّ رَجَعَ بعد آن رجوع
کرد بسوی حجرہ خود فَاغْتَسَلَ پس غسل کرد ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ بعد آن
برآمد بسوی ما و حال آنکہ سر مبارک او قطرہ میریخت آب را فَکَبَّرَ پس تکبیر گفت یعنی تکبیر
تحریمہ گفت و اکتفا کرد باقامت سابقہ چنانچہ از تعقیب بفاست کہ بلا واسطہ می باشد
و مذہب جمہور ہمین ہست کہ فاصلہ نزد اقامت و صلوۃ بکلام مطلقا و بفعل اگر برای مصلحت
دینی باشد درست ہست و بعضی گفتہ اند کہ درست نیست فاصلہ پس تاویل کردہ اند در حدیث
کہ مراد در فکبر ای بعد رعایۃ وظائف التکبیر من الاقامۃ وغیرہا فَصَلَّیْنَا مَعَہٗ پس نماز خواندیم ما
بہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تَابَعَہٗ عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ متابعت
کردہ ہست عثمان بن عمر را عبد الاعلی از معمر بن راشد از زہری و این متابعت ناقصہ است
و متابعت نامہ آنست کہ یک راوی رفیق شود با دیگر از اول اسناد تا آخر و ناقصہ آنکہ رفیق
باشد بعد از اول و در ہر دو قسم گاہی متابع علیہ مذکور می باشد گاہی نمی باشد و در ینجا چنان
عبد الاعلی با عثمان رفیق شد و عثمان شیخ شیخ بخاری ہست پس شریک نشد از اول و اگر
شریک میشد با عبید اللہ بن محمد کہ راوی اول ہست پس متابعت کاملہ می بود و ہر چند متابعت
از اول اسناد بعید شود از متابعت ناقص تر میشود و فائدہ متابعت تقویت حدیث ہست

وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ وروایت کرده هست این حدیث را اوزاعی از زهری واگرچه
این هم متابعت کرده هست کو یا اوزاعی متابعت کرد یونس را در روایت از زهری لیکن آنرا
بلفظ رواه کفت وتابعه نکفت زیراکه اوزاعی لفظ حدیث را بعینه نقل نکرده هست موافق
یونس ودر متابعت تفاوت در لفظ نمی باشد پس این روایت علاحده شد ومتابعت نشد
ودیگر انکه اگر تابعه میکفت موهم میشد که متابعت کرد عثمان را وحال انکه واسطه نیست
در زهری واوزاعی ودر عثمان وزهری واسطه هست بَابُ نَفْضِ الْیَدَیْنِ مِنْ
غُسْلِ الْجَنَابَةِ باب هست در بیان افشاندن هر دو دست از غسل جنابة یعنی از آب غسل
جنابة ولفظ نفض بنون وفا وضاد معجمه هست یعنی افشاندن حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حدیث کرد ما را
عبدان واو عبد الله عتکی هست قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ کفت خبر داد ما را ابو حمزه بجاء مهمله وزای معجمه
ونام او محمد بن میمون مروزی هست قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ کفت شنیدم من اعمش را که سلیمان
ابن مهران هست عَنْ سَالِمٍ عَنْ کُرَیْبٍ از سالم از کریب که معتق ابن عباس هست عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَیْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم غُسْلًا
فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ از ابن عباس هست که کفت کفته هست میمونه که ام المومنین پاره هست نهادم برای
پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم آب غسل را پوشیدم آنرا بجامه یعنی پوشیدم سر آوند را بجامه
پس خواست که غسل کند پس کشید آنرا پس گرفت آب را وَصَبَّ عَلَی یَدَیْهِ فَغَسَلَهُمَا وریخت
بر هر دو دست خود پس شست هر دو دست را ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِهِ عَلَی شِمَالِهِ فَغَسَلَ
فَرْجَهُ پس ریخت بدست راست خود بر دست چپ خود پس شست فرج خود را فَضَرَبَ بِیَدِهِ
الْاَرْضَ پس زد بدست خود زمین را فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ پس مسح کرد آن
دست را بزمین پس شست آن دست را پس مضمضه کرد وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَذِرَاعَیْهِ واستنشاق کرد یعنی آب در بینی کرد وشست روی خود را وزراعین خود را
ثُمَّ صَبَّ عَلَی رَاْسِهِ وَاَفَاضَ عَلَی جَسَدِهِ بعد آن ریخت آب را بر سر خود وریخت آب را

Marfat.com

بر جسد خود ثُمَّ تَنَحّٰی بعد آن کناره شد فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ یَأْخُذْهُ پس دادم او را جامه بجهة
خشک نمودن بدن پس نگرفت او را فَانْطَلَقَ وَهُوَ یَنْفُضُ یَدَیْهِ پس روان شد و حال آنکه
می افشاند هر دو دست خود را بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَیْمَنِ فِی الْغُسْلِ
باب کسی که ابتدا کند بیک جانب سر خود که راست است در غسل حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حدیث
کرد ما را خلاد بتشدید لام بن یحیی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ
صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ گفت حدیث کرد ما را ابراهیم بن نافع از حسن بن مسلم از صفیه بنت شیبة
ابن عثمان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِیَدَیْهَا ثَلٰثًا
فَوْقَ رَاْسِهَا از حضرت عائشه است گفت که بودیم ما وقتی که می رسید یکی از ما را جنابت میگرفت
بدو دست خود آب را سه مرتبه و میریخت بر سر خود و لفظ فوق راسها متعلق است بمحذوف
ای صبت فوق راسها ثُمَّ تَاْخُذُ بِیَدِهَا عَلٰی شِقِّهَا الْاَیْمَنِ بعد آن میگرفت آب را
بدست خود و می انداخت بر جانب راست خود وَبِیَدِهَا الْاُخْرٰی عَلٰی شِقِّهَا الْاَیْسَرِ
و بدست دوم خود نمیگرفت آب را و میریخت بر جانب چپ خود و مراد از شق ایمن و شق ایسر از
سر است نه از همه شخص زیرا که در ترجمه باب لفظ راس ایمن صفت شق را آمده و موافق باد همین معنی ثابت
بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْیَانًا وَحْدَهُ فِی الْخَلْوَةِ باب کسی که غسل کند برهنه تنها در خلوة
از مردم وَمَنْ تَسَتَّرَ بِالتَّسَتُّرِ اَفْضَلُ و باب آنکه کسی که پرده کند بپرده کردن افضل است
وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ وگفت بهز بفتح باء موحده و سکون هاء و بزای معجمه بن حکیم
ابن معاویه القشیری و آن بهز از ثقات است و پدر او حکیم تابعی ثقه است و جد او که معاویه
ابن حیده بفتح حاء مهمله و سکون یاء تحتانیه است صحابی است و این بهز روایت میکند از پدر
خود و پدرش از پدر خود که جد همین بهز است عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم اَللّٰهُ
اَحَقُّ اَنْ یُسْتَحْیٰی مِنْهُ مِنَ النَّاسِ از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم که حق تعالٰی لائق تر است
بانکه حیا کرده شود از و از مردم و لفظ من الناس متعلق است باحق حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حدیث کرد مارا اسحاق بن نصر گفت
که حدیث کرد مارا عبد الرزاق صنعانی از معمر بن راشد از همام بن منبه بکسر موحده عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ از ابی هریره است از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم که گفت بودند بنی اسرائیل که
غسل میکردند در آن حال که برهنه می بودند و نظر میکردند بعضی از آنها بسوی بعضی احتمال است که این
کشف عورة جائز باشد در شریعت آنها و لهذا مانع نمیشد حضرت موسی علیه السلام آنها را یا آنکه حرام
بود در آن شریعت نیز لیکن آنها بطریق مساهله و بی باکی میکردند آنرا و بر تقدیری که جائز باشد پس
تنزیه حضرت موسی علیه السلام ازین امر از جهة استحباب وحیات ومروة بود باید دانست که اسرائیل نام
حضرت یعقوب صلوات الله علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام است وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ
و بود حضرت موسی علیه السلام که غسل میکرد تنها از جهة استحباب وتنزه وحیا ومروة یا از جهة حرمت
برهنگی فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ پس گفتند بنو اسرائیل
که قسم بخدا تعالی است که منع نمیکند موسی را ازین که غسل کند همراه ما مگر آنکه عظیم الخصیتین است ولفظ
آدر بمد و همزه و فتح دال مهمله و تخفیف راء مهمله بروزن آدم بمعنی عظیم الخصیتین است یعنی اما
داشته باشد خصیتین فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ پس رفت حضرت موسی یکبار تا آنکه غسل کند فَوَضَعَ
ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ پس نهاد جامه خود را بر سنگی گفته است سعید بن جبیر که او سنگی بود که برمیداشت حضرت
موسی آن سنگ را در سفرها و منفجر میشد از و آب فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ پس گریخت آن سنگ بجامه حضرت
موسی یعنی بر جامه او و در بعضی روایات فجمح یعنی دوید که دویدن سخت است فَخَرَجَ مُوسَى فِي
أَثَرِهِ يَقُولُ پس برآمد حضرت موسی در پس او در آنحالتی که میگفت ولفظ فی اثره بکسر همزه وسکون
تاء مثلثه ای عقبه و در بعضی روایات بفتح همزه و فتح تاء مثلثه است ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ
بده جامه مرا ای سنگ بده جامه مرا ای سنگ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ
مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ تا آنکه نظر کردند بنو اسرائیل بسوی حضرت موسی پس گفتند قسم بخدا تعالی است

Marfat.com

که نیست بحضرت موسی علیه السلام هیچ عیب وَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا پس گرفت حضرت
موسی علیه السلام جامهٔ خود را و شروع کرد که میزد بحجر را زدن و الحجر منصوبست بفعل محذوف ای فطفق
یضرب الحجر ضربا فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ
پس گفت ابو هریره رضی الله عنه قسم بست بحق تعالی که تحقیق آن ضرب اثر بست بسنگ شش اثر یا هفت
اثر از جهة زدن حضرت موسی بسنگ یعنی اثر زدن حضرت موسی در سنگ موجود بست ولفظ لندب
بلام تاکید و نبون و دال مهمله مفتوحتین بمعنی اثر بست وگفته اند قصد کرد حضرت موسی بزدن سنگ
اظهار معجزه بود بر قوم خود بظهور اثر ضرب در سنگ یا وحی شده باشد بحضرت موسی علیه السلام
باظهار معجزه و رفتن سنگ بسوی بنی اسرائیل و نیز ازین حدیث معلوم شد که انبیا منزه اند از نقایص
فی خَلْقٍ وخُلُقٍ و از هر چه سبب نفرت قلوب باشد وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی الله
علیه وآله وسلم قَالَ بَیْنَا اَیُّوْبُ علیه السلام یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا و از ابی هریره بست از
پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم که گفت در اثناء انکه حضرت ایوب علیه السلام غسل میکرد دران حال که
برهنه بود بدانکه ایوب علیه السلام بن روم بضم راء مهمله بن عیص بکسر عین مهمله بن اسحق بن ابراهیم
علیه السلام یا بن عوص بن زراح بن عیص بن اسحاق بست و مادر او بنت لوط بست او عابدترین
مردم بود و عمر او شصت و سه بود یا نود و مدت بلاء او هفت سال بود و نام او عجمی بود فَخَرَّ عَلَیْهِ
جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ پس افتاد بر و ملخ از طلا از آسمان فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِهِ پس گرفت ایوب
میگرفت آن ملخ را در جامهٔ خود و لفظ یحتثی از احتثا بحاء مهمله و ثاء مثلثه بعد تا مثناة فوقیه بر
وزن افتعال بست و در بعضی روایات از یحثی بفتح حرف مضارع و سکون حاء مهمله بست و معنی واحد بست
فَنَادَاهُ رَبُّهُ پس ندا کرد او را پروردگار او یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرَی آیا ترا غنی نگردانیدم از انچه تو
می بینی از ملخ طلا قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ گفت ایوب علیه السلام آری غنی گردانیدی مرا قسم بعزت تو
وَلٰکِنْ لَا غِنَی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ ولیکن نیست غنی و بی پروائی از برکت تو و خیر تو وَرَوَاهُ
اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ و روایت کرده بست این حدیث را ابراهیم بن طهمان خراسانی

از موسی بن عقبه بضم عین مهمله تابعی است عَنْ صَفْوَانَ از صفوان بن سلیم که او هم تابعی است
و مدنی است میگوید که او نهاد پهلوی خود را بر زمین چهل سال و قبول نمیکرد هدایای سلطان را
وگفته است امام احمد بن حنبل که نازل میشود بدکر او باران عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا از عطاء بن یسار از
ابی هریره از پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم که گفت در اثنائی که ایوب علیه السلام غسل میکرد در انحالتی که
برهنه بود بدانکه درین حدیث موخر آورد اسناد را از متن تا دانسته شود که این حدیث را طریق دیگر هم
هست غیر ازین که ترک کرده است آنرا و ذکر کرده است حدیث را اول بطریق تعلیق پس معلق را هم اسناد
می باشد و بعد آن گفت رواه ابراهیم از جهة اشعار بطریق دیگر و این هم تعلیق است زیرا که امام بخاری
ملاقات نکرده است ابراهیم را بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ باب است در
بیان پرده کردن در غسل نزد مردم حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حدیث کرد ما را عبد الله بن
مسلمه بفتح میم و لام که او قعنبی و شاکر را امام مالک است عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ از امام مالک از
ابی النضر بفتح نون و سکون ضاد معجمه مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ که معتق عمر بن عبید الله تابعی است
أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ که ابا مره بضم میم و تشدید راء مهمله که مولی ام هانی است و ام هانی
بنون و همزه در آخر او دختر ابو طالب است همشیره حضرت علی بن ابی طالب است و بنت عم حضرت
پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم و نام او فاخته و بعضی گفته عاتکه و بعضی گفته اند فاطمه و بعضی گفته اند
خواستکاری کرده بود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم او را لیکن او گفت که من دوست میدارم
ترا در جاهلیت پس چگونه دوست ندارم در اسلام لیکن من کلانم پس سکوت کرد رسول خدا صلی
الله علیه واله وسلم أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ ابو نضر میگوید که ابو مره خبر داد او را
که آن ابا مره شنید ام هانی را که بنت ابو طالب است تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی
الله علیه واله وسلم عَامَ الْفَتْحِ میگفت رفتم بسوی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در
سال فتح مکه که در رمضان بود در سال هشتم از هجرة فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ

پس یافتم آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ غسل میکرد و فاطمہ دختر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر میکرد
و پرده میکرد او را فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیست این زن فقلت
اَنَا اُمُّ هَانِئٍ پس گفتم من کہ منم ام هانی حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حدیث کرد ما را عبدان کہ نام او عبد اللہ
عثمان ست قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ گفت عبدان کہ خبر کرد ما را عبد اللہ بن مبارک قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت عبد اللہ بن مبارک کہ خبر کرد ما را سفیان از سالم بن ابی الجعد
از کریب معتق ابن عباس از عبد اللہ بن عباس از ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہ گفت پوشیدم
من پیغمبر خدا را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وحال آنکہ او غسل میکرد از جنابت
فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ پس شست
هر دو دست خود را بعد آن ریخت بدست راست خود بر دست چپ خود پس شست
خود را و چیزی را کہ رسیده بود از نجاست رطوبت جنابت یا بول ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى
الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ بعد آن مسح کرد بدست خود بر دیوار یا بر زمین ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ
لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ بعد آن وضو کرد مثل وضو کردن او برای نماز غیر از هر دو پای خود
ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ الْمَاءَ بعد آن ریخت بر جسد خود آب را ثُمَّ تَنَحّٰى پس کناره شد
از مکان خود فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ پس شست هر دو قدم خود را تَابَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ متابعت
کرده ست سفیان را ابو عوانہ کہ نام او وضاح لشکری ست وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ
و متابعت کرده ست آن سفیان را ابن فضیل کہ نام او محمد ست و این هر دو متابعت
کرده اند در ستر کہ مذکور ست در حدیث نہ در باقی حدیث یعنی باقی حدیث را بعبارة دیگر ذکر
کرده اند بَابٌ اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ باب ست وقتی کہ محتلم شود زن حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ يُوْسُفَ حدیث کرد ما را عبد اللہ بن یوسف تینسی قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ گفت عبد اللہ کہ خبر کرد ما را امام مالک از هشام بن عروه از پدر خود کہ عروه ست

Marfat.com

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ از زینب دختر ابی سلمہ کہ مادرش ام سلمہ ہست عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
از ام سلمہ کہ مادرش ام سلمہ است کہ از ازواج مطہرات ہست اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِمْرَاَةُ
اَبِیْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ آن ام سلمہ گفت کہ آمد ام سلیم بضم
سین مہملہ و فتح لام و سکون یا و شناۃ تحتیہ کہ والدہ انس بن مالک ہست و او زن ابو طلحہ انصاری بود کہ نام
ابو طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام ہست و او بدری ہست بسوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقالت
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ پس گفت ام سلیم کہ یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالے حیا نمیکند
از حق گفتن یعنی اللہ تعالے امر نمیکند بحیا کردن از استفسار امر حق و این عبارۃ تمہید ہست برای مذکور
کردن سوال آینده هَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ آیا بر زن ہست غسل وقتی کہ محتلمہ
شود فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ پس
گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آری غسل لازم ہست وقتی کہ ببیند آب منی را بعد بیدار شدن

بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ

باب عرق جنب بابست در بیان حکم عرق کسی کہ جنابت داشتہ باشد وَاَنَّ الْمُسْلِمَ
لَا یَنْجُسُ و بابست در بیان آنکہ مسلمان پاک ہست نجس نمیشود حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا
یَحْیٰی حدیث کرد ما را علی بن عبد اللہ گفت حدیث کرد ما را یحیی بن سعید قطان قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
بضم حاء مہملہ گفت حدیث کرد ما را حمید کہ او را طویل میگویند و تابعی ہست قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ گفت حدیث
کرد ما را بکیر بضم باء موحدہ بن عبد اللہ بن عمرو بن ہلال مزنی بصری عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ از ابی رافع کہ نام او
نفیع ہست عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَقِيَهُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ
الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ از ابی ہریرہ ہست کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ملاقات کرد آن
ابو ہریرہ را در بعضی راہہای مدینہ و حال آنکہ ابو ہریرہ جنابت داشت فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ
پس پس شدم و متاخر شدم از و و این لفظ بخاء معجمہ بعد آن نون بعد آن سین مہملہ بمعنی تاخر و انقباض
می آید و در بعضی روایات انتجست ای اعتقدت نفسی نجسا آمدہ ہست فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ
پس رفت ابو ہریرہ و غسل کرد و در بعضی روایات فذہبت فاغتسلت آمدہ ہست و صیغہ غائب نظر

Marfat.com

بر نقل کلام ابو ہریرہ بالمعنی ہست و اگر نقل باللفظ باشد بصیغہ متکلم ہست ثُمَّ جَاءَ پس آمد ابو ہریرہ یا
آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ پس فرمود کہ کجا بودی ای ابا ہریرہ قَالَ
کُنْتُ جُنُبًا فَکَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ پس گفت ابو ہریرہ کہ بودم من جنب
پس مکروہ داشتم کہ مجالست کنم ترا و حال آنکہ من بر غیر طہارۃ باشم فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ
لَا یَنْجُسُ پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پاکی ہست خدا سعار را کہ تحقیق مومن
در ذات خود نجس نمیشود یعنی
در ذات خود نجس نیست مگر آنکہ چیزی عارض شود او را از نجاست خارجی بخلاف کافر کہ در ذات و اعتقاد
خود نجس ہست و بعضی گفتہ اند کہ مراد آنست کہ مسلمان چون از نجاسات محافظہ میکند پس نجس نمیشود
بخلاف کافر کہ اجتناب از نجاسات نمیکند پس نجس میشود و امام نووی گفتہ کہ در حکم طہارت ذاتی
کافر و مسلم برابر اند و در آیۃ انما المشرکون نجس مراد نجاست اعتقادیہ ہست پس ہر گاہ مسلمان پاک باشد
پس عرق او و دمع او و لعاب او پاک اند خواہ محدث باشد یا جنب باشد یا حائض باشد بَابُ
الْجُنُبِ یَخْرُجُ وَیَمْشِی فِی السُّوقِ وَغَیْرِهِ بابست در بیان آنکہ جنب خارج شود از خانہ خود
و روان شود در بازار و غیر آن یعنی در ست ہست رفتن و خروج او بخلاف آنچہ روایت کردہ ہست
آنرا ابن ابی شیبہ از حضرت علی و حضرت عائشہ و ابن عمر و حضرت عمرو شداد بن اوس و سعید بن مسیب
و مجاہد و ابن سیرین و زہری و محمد بن علی و نخعی و بیہقی و سعد بن ابی وقاص و ابن عباس و عطاوس
بصری را زیادہ کردہ ہست و غیرہم انہم کانوا اذا اجنبوا لا یخرجون ولا یاکلون حتی یتوضوا وَقَالَ عَطَاءٌ
یَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَیُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ وَیَحْلِقُ رَاْسَهُ وَاِنْ لَمْ یَتَوَضَّاْ گفت عطاء بن ابی رباح
بفتح راء مہملہ و تخفیف باء موحدہ و بحاء مہملہ کہ حجامت بکند یعنی خون بکشد جنب و قطع کند ناخنہا
خود را و بتراشد سر خود را اگرچہ وضو نکند حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حدیث کرد ما را عبد الاعلی
ابن حماد قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ گفت حدیث کرد ما را یزید بن زریع بزاء معجمہ مضمومہ و براء
مہملہ مفتوحہ بصیغہ تصغیر قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ گفت کہ حدیث کرد ما را سعید بن
از قتادہ بن دعامہ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ انکہ تحقیق انس بن مالک حدیث کرد آن مردم را و در

Marfat.com

بعضی روایات حدیثه بضمیر مفرد هست اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِهٖ فِی اللَّیْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ یَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ آنکه پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وآله وسلم بود که طواف میکرد بر زنان خود در یک شب یعنی جماع در یک شب بهمه و مراد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را در آنوقت نه زن بود و مراد از یومئذ وقتیست یعنی در آن وقت چرا که روز معین نبود برای بودن نسوة تسع و دلالة این حدیث بر ترجمه بجهة آنست که نساء آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را حجره ها علاحده بود پس طواف برایها بدون برامدن از حجره و رفتن بحجره دیگر نمیشود و درین مشی و خروج لازم می آید حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ حدیث کرد ما را عیاش بمثناة تحتیه مشدده و شین معجمه بن ولید قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ گفت حدیث کرد ما را عبد الاعلی گفت حدیث کرد ما را حمید بصغیر طویل عَنْ بَکْرٍ از بکر که مزنی هست عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ از ابی رافع که نام او نفیع است عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَهٗ حَتّٰی قَعَدَ از ابی هریره هست گفت که ملاقات کرد مرا او صلی الله علیه واله وسلم حال آنکه من جنب بودم پس گرفت دست مرا پس رفتم بهمراه آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم تا آنکه نشست فَانْسَلَلْتُ پس برامدم ای ذهبت فی خفیة فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ پس آمدم جای سکونت خود را و لفظ رحل بجای مهملة مسکن شخص و دیگر متاع را گویند فَاغْتَسَلْتُ پس غسل کردم ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ پس آمدم در انحال که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نشسته بودند فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ پس فرمود که کجا بودی ای ابو هریره و در بعضی نسخ یا ابا هر است فَقُلْتُ لَهٗ پس گفتم من حال خود را او را فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ پس فرمود پاکی هست خدایتعالی را تحقیق که مسلمان نجس نمیشود بَابُ کَیْنُوْنَةِ الْجُنُبِ فِی الْبَیْتِ اِذَا تَوَضَّاَ بابست در بیان جواز مستقر بودن جنب در خانه وقتی که وضو کند قَبْلَ اَنْ یَّغْتَسِلَ پیش از غسل کردن حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حدیث کرد ما را ابو نعیم که نام او فضل بن دکین هست و ابو نعیم بضم نون بصیغه تصغیر است حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشَیْبَانُ حدیث کرد ما را هشام و شیبان بفتح شین معجمه و سکون تحتانیه

Marfat.com

وبباء موحدة بن عبد الرحمن عن يحيى عن ابي سلمة قال سالت عائشة اكان النبي صلى
الله عليه واله وسلم يرقد وهو جنب از يحيى از ابى سلمه گفت ابو سلمه كه پرسيدم من حضرت
عائشه راكه آيا بود پيغمبر خدا صلى الله عليه واله وسلم كه خواب مى كرد در حالى كه جنب مى بود قالت نعم
فيتوضا گفت عائشه كه آرى خواب ميكرد در حاله جنابت و وضو ميكرد حدثنا قتيبة
قال حدثنا الليث يعنى حديث كرد ما را قتيبة بن سعيد گفت كه حديث كرد ما را ليث بن سعد عن
نافع قال ان عمر بن الخطاب سال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ايرقد
احدنا وهو جنب از نافع است كه گفت تحقيق عمر بن خطاب رضى الله عنه سوال كرد از رسول خدا
را صلى الله عليه واله وسلم كه آيا خواب كند يكى از ما در ان حال كه جنابت داشته باشد قال نعم
اذا توضا احدكم فليرقد فرمود انحضرت صلى الله عليه واله وسلم كه آرى خواب بكند يعنى
جائز است خواب كردن بجنابت وقتى كه وضو كند يكى از شما پس خواب كند و اين وضو بطريق استحباب است
والا اصل جواز بدون آن هم هست باب الجنب يتوضا ثم ينام بالليل در
بيان انكه جنب وضو بكند بعد آن خواب كند حدثنا يحيى قال حدثنا الليث عن عبيد الله بن
جعفر عن محمد بن عبد الرحمن حديث كرد ما را يحيى بن بكير گفت كه حديث كرد ما را ليث بن سعد
از عبيد الله بن جعفر فقيه مصرى از محمد بن عبد الرحمن بن اسود مدنى كه يتيم عروة بن زبير است
پدر را او وصيت كرده بود بسوى او عن عروة عن عائشة از عروة بن زبير از عائشه است.
قالت كان النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب غسل
فرجه وتوضا للصلوة گفت عائشه كه بود رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم وقتى كه اراده ميكرد
كه خواب كند در ان حال كه جنب مى بود مى شست فرج خود را او وضو ميكرد مثل وضو كه براى نماز
ميكرد يعنى وضوء شرعى نه وضوء لغوى ولفظ للصلوة متعلق بمجذوفست اى كما يتوضا للصلوة
حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا جويرية حديث كرد ما را موسى بن اسمعيل تبوذكى
گفت كه حديث كرد ما را جويريه تصغير جاريه هست او پسر اسماء ضبعى هست كنيت او ابو مخارق هست

Marfat.com

بصری ہست عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ از نافع از عبد اللہ بن عمر ہست قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ گفت
فتوی طلبید حضرت عمر از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خواب کند یکی از ما دران حال کہ جنب باشد
فرمود آری خواب کند وقتی کہ وضو کند حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حدیث کرد ما را عبد اللہ بن یوسف گفت خبر داد
ما را امام مالک از عبد اللہ بن دینار کہ او قریشی مدنی معتق عبد اللہ بن عمر ہست از عبد اللہ بن عمر انّہ
قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ آنکہ عبد اللہ بن عمر گفت کہ ذکر کرد عمر بن الخطاب مر رسول خدا
را صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق او را میرسد جنابت در شب یعنی ہمان وقت غسل کند
یا بخوابد فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ
ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ پس گفت مر او را رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وضو کن و بشوی ذکر
خود را یعنی اول ذکر خود را بشو و وضو کن بعد آن خواب کن یعنی خطاب فرمود با ابن عمر یا بعمر

بَابُ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ باب ست وقتی کہ ملاقات کنند دو محل ختنہ از مرد و زن

یعنی موضع قطع را از مرد و موضع قطع را از زن ہر دو ملاقی شود و ملاقات آنہا بعد غیبوبة
حشفہ میشود حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حدیث کرد ما را معاذ بن فضالہ بفتح فا بصری ست
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح گفت حدیث کرد ما را ہشام بن عروة وحا، تحویل سند یعنی تحویل اسناد
وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وحدیث کرد ما را ابو نعیم بصیغہ تصغیر کہ نام او فضل بن دکین ہست عَنْ
هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ از ہشام از قتادہ از حسن
بصری از ابی رافع کہ نام او نفیع ہست عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ از ابی
ہریرہ ست از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت وقتی کہ نشست شخصی بین قطعہای آن زن کہ

Marfat.com

چهار اند ولفظ شعب جمع شعبه است بضم شین معجمه بمعنی قطعه شی ومراد در ینجا یدین ورجلین است
وبعضی گفته اند که مراد از شعب زن شعب فرج یعنی نواحی اربعه فرج وبیضاوی همین را مراد کرده است
بعد آن مشقت کرد یعنی جماع کرد پس واجب شد غسل بر زن ومرد اگرچه انزال نشده باشد زیرا که
غیبوبه حشفه موجب غسل است تابعه عمرو عن شعبة متابعت کرده است هشام را
عمرو بن مرزوق بتقدیم راء مهمله بر زای معجمه بصری است ثقه است از شعبه وشعبه شنیده است
از قتاده از حسن بصری وقال موسی حدثنا ابان قال حدثنا قتادة قال اخبرنا
الحسن مثله وگفت موسی بن اسمعیل که حدیث کرد ما را ابان بن یزید عطار گفت حدیث
کرد ما را قتاده بن دعامه گفت حدیث کرد ما را حسن بصری مثل آنچه سابق مذکور شد باید دانست
که سابق چون قتاده بلفظ عن روایت کرده است واو از مدلسین است لهذا باز بلفظ اخبرنا
از و نقل کرد تا تصریح بسماع او شود ونیز باید دانست که در ینجا لفظ قال موسی گفت وتابعه
وسابق تابعه عمرو گفت زیرا که متابعت اقوی است وقول عام است از ذکر بر طریق نقل و تحمل
یا ذکر بطریق مذاکره ومجاوره پس اراده کرد اشعار را آن باید دانست که احتمال است که بخاری از عمر
وموسی داشته باشد پس جزم نیست آنکه تعلیق باشد از بخاری باب غسل ما یصیب
من فرج المراة بابست در بیان شستن چیزی که میرسد مرد را از رطوبت فرج زن حدثنا
ابو معمر بفتح هر دو میم یعنی حدیث کرد ما را ابو معمر که نام او عبد الله بن عمر است قال حدثنا
عبد الوارث گفت حدیث کرد ما را عبد الوارث بن سعید عن الحسین از حسین بن
ذکوان قال قال یحیی گفت حسین گفت یحیی بن ابی کثیر واخبرنا ابو سلمة وخبر داد
مرا ابو سلمه بفتح لام بن عبد الرحمن بن عوف این مقوله یحیی است ومعطوف است محذوفی را
اخبرنی بکذا وکذا واخبرنی بهذا پس معطوف بر مقدر داخل است ان عطاء بن یسار اخبره ان
زید بن خالد الجهنی اخبره انکه عطاء بن یسار خبر کرد او را که زید بن خالد جهنی که تابعی است
خبر کرد او را وجهنی بضم جیم وفتح ها ونون نسبت بسوی جهینة بن زید است انه سال عثمان

قال ابو عبد الله هذا اجود واوکد وانما بنینا الحدیث الآخر لاختلافهم والغسل احوط م

Marfat.com

ابن عفان آنکه او سوال کرد عثمان بن عفان را باین قسم فقال ارایت اذا جامع الرجل
امراته فلم یمن پس گفت آن زید که خبر ده مرا وقتی که جماع کند مرد با زن خود و انزال منی نکند ولفظ
فلم یمن بضم یا وسکون میم پس حکم او چیست غسل کند یا وضو قال عثمان یتوضأ کما یتوضأ
للصلوة ویغسل ذکره گفت عثمان که وضو کند چنانچه وضو میکند برای نماز و بشوید ذکر
خود را از انچه رسیده بهت از رطوبة فرج زن یعنی غسل لازم نیست برو قال عثمان سمعته
من رسول الله صلی الله علیه واله وسلم گفت عثمان که شنیدم من این را از رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم فسألت عن ذلک علی بن ابی طالب والزبیر بن العوام
وطلحة بن عبید الله وابی بن کعب فامروه بذلک میگوید زید بن خالد که پس سوال
کردم من از این افتا حضرت علی بن ابی طالب را و زبیر بن عوام وطلحة بن عبید الله وابی بن کعب
را که هم صحابه عظام جلیل الشان اند پس امر کردند این صحابه آن مجامع را باین غسل ذکر و وضو نا
دانست که این حدیث اگرچه صحیح بهت اما منسوخ بهت وصحة منافی نسخ نیست بود حکم
بهمین قسم در اول اسلام بعد آن فرمودند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم بوجوب غسل با دخال
ذکر در فرج وبعد آن اجماع واقع شد برین چنانچه از حضرت عثمان وحضرت علی وابی مروی شده است
که غسل کند قال یحیی بن کثیر گفت یحیی بن کثیر واخبرنی ابو سلمة وخبر کرد مرا ابو سلمه این معطوف است
بر اسناد اول ومعلق نیست ان عروة بن الزبیر اخبره ان اباأیوب اخبره انه سمع
ذلک من رسول الله صلی الله علیه واله وسلم انکه عروة بن زبیر خبر داد ابو سلمه را که ابو
ایوب انصاری که صحابی عظیم بهت خبر داد آن عروه را که او شنید این را از پیغمبر خدا صلی الله علیه
واله وسلم حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن هشام بن عروة حدیث کرد ما را مسدد
گفت که حدیث کرد مرا یحیی بطان از هشام بن عروه قال اخبرنی ابی گفت که خبر داد مرا پدر
من که عروه بهت قال اخبرنی ابو ایوب قال اخبرنی ابی بن کعب گفت خبر داد
مرا ابو ایوب گفت که خبر داد مرا ابی بن کعب انه قال یا رسول الله اذا جامع الرجل

Marfat.com

المرأة فلم ينزل انكر او گفت يا رسول الله وقتی که جماع کند مرد با زن پس انزال نکند چیست حکم آن
قال يغسل ما مس المرأة منه ثم يتوضأ ويصلي ومراد آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم که بشوید چیزی را که رسیده است زن را از آن مرد یعنی عضو مخصوص را که داخل شده است
در فرج زن و رسیده است او را رطوبت آن بعد آن وضو کند و نماز بخواند قال أبو عبد الله
الغسل أحوط گفت ابو عبد الله یعنی محمد بن اسمعیل بخاری که مولف است غسل در این
صورة ادخال ذکر و عدم انزال منی احوط است یعنی احتیاط در امر دین در روز یاده است
از اکتفا بشستن ذکر و وضو وذلك الأخير إنما بيناه لاختلاف فهم وجز این نیست
که این اخیر را از امر بین کردیم یعنی این حدیث اکتفا بشستن ذکر و وضو که در حدیث
آمده است آنرا بیان کردیم از جهة اختلاف صحابه در وجوب غسل و عدم آن یا از جهة اختلاف
محدثین در صحت آن و عدم آن پس معلوم میشود که امام بخاری قائل نیست بنسخ آن و جمهور
بر انند که این حدیث منسوخ است و غسل واجب است بالتقاء ختانین و در بعضی نسخ
والماء انقی هم آمده است تمام شد کتاب غسل اللهم اغسل عنا الاوزار واجعلنا من الطاهرین
الابرار واغسل عنا الخطايا ونقنا منها كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وباعد بيننا
وبين ذنوبنا كما باعدت بين المشرق والمغرب بسم الله الرحمن الرحيم
كتاب الحيض كتاب است در بیان احکام حیض و حیض در لغت بمعنی سیلان است
يقال حاض الوادي اذا سال وحاضت الشجرة اذا سال صمغها و در شرع خونی که می برآید از قعر
رحم زن بعد بلوغ در اوقات متعدده و استحاضه خونی است که خارج میشود در غیر اوقات
او و سیلان میکند از رگی که در دهن او قریب رحم است نام آن رگ عاذل است وقوله
الله تعالى ويسألونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض
و در بیان قول الله تعالی که فرمود و سوال میکنند ترا از حکم حیض بگو که آن حیض پلیدی است ایذا
میدهد کسی را که قریب او شود از جهة نجاست و بدبوئی پس کناره شوید از جماع زنان در حال حیض

وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ونزدیک نشوید آن زنان را بجماع تا آنکه پاک شوند فَاِذَا تَطَهَّرْنَ
فَاْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ پس وقتی که پاک شوند پیش آید آن زنان را از جائی که امر کرده است
الله تعالی شما را اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ تحقیق الله تعالی دوست میدارد توبه کنندگان را از گناه
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ودوست میدارد پاک شوندگان را از فواحش و پلیدیها باب کَيْفَ
كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ بابست در بیان آنکه چگونه بود ابتداء حیض وَقَوْلِ النَّبِيِّ صلی الله علیه
واله وسلم هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وبابست در بیان قول پیغمبر خدا صلی الله
علیه واله وسلم که این حیض شیئی است که نوشته است او را الله تعالی بر دختران آدم علیه السلام وَقَالَ بَعْضُهُمْ
كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وگفتند بعضی از صحابه که عبد الله بن مسعود وغیره
که بود اول چیزی که فرستاده شد حیض بر بنی اسرائیل ولفظ اول مرفوع است بنا بر انکه اسم کان است
وما در ما ارسل مصدریه است که معنی این میشود کان اول ارسال الحیض علی بنی اسرائیل ولفظ علی
بنی اسرائیل خبر کان است ومراد از بنی اسرائیل اولاد اسرائیل است واولاد شامل بنات است پس ارادهٔ بنات
باین طریق میشود قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ گفت ابو عبد الله که امام بخاری است وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صلی
الله علیه واله وسلم اَكْثَرُ وحدیث پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم آنکه این شیئی است که نوشته است
الله تعالی بر بنات آدم این قول اشمل است واکثر است از روی شمول از قول آن بعض که گفته اند که اول
ارسال حیض بر بنی اسرائیل است زیرا که بنات آدم شامل بنی اسرائیل است باید دانست که در حدیث و قول
این بعض در ظاهر مخالفت می نماید زیرا که از حدیث معلوم میشود که ارسال حیض در بنات آدم بود واز
قول این بعض معلوم میشود که اول ارسال آن در بنی اسرائیل بود پس وجه توفیق آنچه در مصابیح گفته آنست
که مراد با رسال حیض در بنی اسرائیل ارسال حکم اوست که مانع از صلوة وصوم باشد پس ابتداء این حکم
در بنی اسرائیل باشد وایجاد اصل حیض در بنات آدم باشد دیگر وجه آنست که حافظ ابن حجر گفته
که جمع ممکن است بانکه آنچه در بنی اسرائیل شد طول مکث حیض بود در انها از جهة عقوبة انها ونیز
جواب باین طریق است که الله تعالی قطع کرده بود حیض را از نساء بنی اسرائیل از جهة عقوبة آنها تا نسل

Marfat.com

آنها منقطع شود و بهمین حال مدت بسیار گذشت بعد آن از راه فضل اعاده کرد حیض آنها را
پس اول حیض بود نسبت بمدة انقطاع والله اعلم بالصواب باب الأمر للنساء
إذا نفسن بابست در بیان امر زنان را وقتی که نفسا شوند و صاحب نفاس گردند یعنی چگونه
و از کدام امور احتراز نمایند و لفظ نفسن بفتح نون و کسر فا و سکون سین که آخر او نون است
ای حضن مراد آنست وقتی که حائض شوند و اطلاق نفاس بر حیض آمده هست حدثنا علی
ابن عبد الله قال حدثنا سفیان حدیث علی بن عبد الله مدینی گفت حدیث کرد ما را سفیان
ابن عیینه قال سمعت عبد الرحمن بن القاسم گفت سفیان که شنیدم عبد الرحمن بن قاسم را
یقول سمعت القاسم که میگوید شنیدم قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنهم را یقول
سمعت عائشة تقول خرجنا لا نری إلا الحج که میگوید قاسم شنیدم عائشه را که میگوید که
برامدیم ما در انحال که نظن نمیکردیم مگر قصد حج را یعنی نبود خروج ما مگر برای قصد حج زیرا که مردم ظن
میکردند امتناع عمره را در اشهر حج فلما کنا بسرف پس وقتی که ما شدیم و رسیدیم در سرف بفتح
سین مهمله و کسر راء مهمله و بفا موضع هست برده میل یا نه میل از مکه حضت حائض شدم من
فدخل علی رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم وانا ابکی پس داخل شد بر من
پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم و حال آنکه من گریه میکنم قال ما لک انفست فرمود آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم چیست ترا آیا حائض شدی قلت نعم گفتم آری قال ان هذا امر کتبه
الله علی بنات آدم فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که این حیض امریست که نوشت او را الله
تعالی بر بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت پس ادا کن چیزی که
ادا میکند حج کننده از مناسک مگر آنکه طواف نکن به بیت الله که کعبه هست لفظ اقضی امر حاضر
صیغه مؤنث هست وضحی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن نسائه بالبقر
و تضحیه کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم از زنان خود ببقره یعنی بیک بقره و در بعضی نسخ بالبقرة بدون
تا هست پس مراد جنس بقره هست و احتمال هست که زیاده از یک باشند و فرق در میان آنها مثل

Marfat.com

تمر و تمره هست و ازواج مطهرات تسعه بوده اند لیکن در صورتی که بقره واحد باشد مراد بعض نساء خواهد
بود که بقره از تسعه درست میشود و از و زیاده نمیشود و این حدیث محمول بهست بر انکه ازان گرفته
باشند از ازواج خود باب غسل الحائض رأس زوجها و ترجیله بالبست در بیان
شستن زن حائض سر زوج خود و شانه کردن بر او و تنظیف و تحسین آن حدثنا عبد الله بن
یوسف قال حدثنا مالک عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کنت
ارجل رأس النبی صلی الله علیه واله وسلم و انا حائض حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف
تینسی گفت حدیث کرد ما را امام مالک از هشام بن عروة از پدر خود عروه از عائشه رضی الله عنها گفت
من که شانه میکردم سر مبارک آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را در ان حال که من حائض می بودم پس معلوم شد
که مباح هست شانه کردن سر زوج در حال حیض حدثنا ابراهیم بن موسی قال حدثنا هشام
ابن یوسف حدیث کرد ما را ابراهیم بن موسی گفت که حدیث کرد ما را هشام بن یوسف صنعانی
ان ابن جریج اخبرهم انکه تحقیق ابن جریج خبر کرد آن هشام بن یوسف را و دیگر انرا هم همراه
او و ابن جریج بضم جیم اولی و فتح راء مهمله و سکون یاء تحتانیه نام او عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج
مکی قرشی او یکی از علمای مشهورین هست و اول کسی هست که تصنیف کرد در اسلام قال اخبرنی
هشام عن عروة انه سئل اتخدم منی الحائض او تدنو منی المرأة و هی جنب گفت
خبر کرد مرا هشام بن عروه از عروه بن زبیر انکه آن عروه را سوال کرده شد که آیا خدمت بکند مرا حائض
یا نزدیک شود از من زن در آن حال که او جنب باشد فقال عروة کل ذلک علی هینة پس گفت عروه
همه این خدمت و قرب او بر من آسان هست و کل ذلک یخدم منی و لیس علی احد فی ذلک
باس و همه این حائض و جنب خدمت میکنند مرا و نیست بر هیچ کس درین خدمت باک و گناه اخبرتنی
عائشة انها کانت ترجل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم و هی حائض خبر داد مرا
عائشه انکه او بود که شانه میکرد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را در ان حال که آن عائشه حائض بود
و رسول الله صلی الله علیه واله وسلم حینئذ مجاور فی المسجد و رسول خدا صلی الله علیه

Marfat.com

الله علیه واله وسلم در وقت شانه کردن معتکف بود در مسجد یدنی لها راسه وهی فی حجرتها
نزدیک میکرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم برای عائشه سر مبارک خود را و حال آنکه عائشه در حجره خود ا
فترجله وهی حائض پس شانه میکرد عائشه آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را در انحال که عائشه
حائض بود باب قراءة الرجل فی حجر امرأته وهی حائض بالبست در بیان جواز
قراءة مرد در بغل زن خود در آن حال که زن حائض باشد ولفظ حجر بفتح حاء مهمله وکسر آن وسکون
جیم است وجمع آن حجور بهت وکان ابو وائل یرسل خادمه وهی حائض الی ابی رزین
و بود ابو وائل که نام او شقیق بن سلمه بهت که تابعی مشهور بهت که وفات یافت در خلافت عمر بن
عبد العزیز و آن ابو وائل میفرستاد خادم خود را و حال آنکه آن خادم حائض بود و او جاریه بود
و تانیث ضمیر باعتبار همان بهت بسوی ابو رزین بفتح راء مهمله وکسر زای معجمه نام او مسعود بن مالک
اسدی که او مولای ابو وائل بود و او هم تابعی بود فتأتیه بالمصحف فتمسکه بعلاقته
پیش می آورد آن خادمه آن ابو وائل را بمصحف پس میگرفت آن مصحف را بغلاف آن مصحف ولفظ علاقة
بکسر عین مهمله تاری که باو بسته می شود خریطه مصحف را و غرض مصنف استدلال بهت باین
حدیث بر جواز حمل حائض وجنب مصحف را بغیر مس آن حدثنا ابو نعیم الفضل بن
دکین حدیث کرد ما را ابو نعیم فضل بن دکین بدال مهمله سمع زهیرا شنید زهیر بضم زای معجمه
بصیغه تصغیر و آن زهیر بن معاویه بن حدیج جعفی عن منصور بن صفیة از منصور بن صفیه
که نام مادر او بهت مشهور شد بآن و پدر او عبد الرحمن حجبی عبدری بهت وان امه حدثته و
ان عائشة حدثتها ان النبی صلی الله علیه واله وسلم وتحقیق که مادر آن منصور که
نام او صفیه بهت حدیث کرد آن منصور را که تحقیق حضرت عائشه حدیث کرد او را که تحقیق پیغمبر خدا صلی
الله علیه واله وسلم کان یتکی فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن بود آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم که تکیه میکرد در کنار من و حال آنکه من حائض می بودم بعد آن میخواند قرآن را باب
من سمی النفاس حیضا باب کسی که نامیده بهت نفاس را حیض یعنی اطلاق کرد لفظ نفاس را

Marfat.com

برحیص حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حدیث کرد ما را مکی بن ابراهیم بن بشر بلخی قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ گفت حدیث کرد ما را هشام دستوائی از یحیی بن ابی کثیر
از ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ انکه تحقیق زینب دختر
ام سلمه که حدیث کرد آن ابو سلمه را باید دانست که نیست ابو سلمه وام سلمه کنیت باعتبار شخص واحد
زیرا که سلمه اول ولد ابن عبد الرحمن بن عوف هست وسلمه ثانی ولد ابن عبد الاسود هست حاصل آنکه
ابن ابو سلمه نیست پدر زینب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بلکه این دیگر هست کذا قال الکرمانی
أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا انکه ام سلمه حدیث کرد آن زینب را قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
علیه واله وسلم مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ حِضْتُ گفت ام سلمه در اثناء آنکه من با پیغمبر
خدا صلی الله علیه واله وسلم بر پهلو خوابیده بودم در چادر سیاه مربع که حائض شدم ولفظ خمیصه بفتح
خاء معجمه وکسر میم چادر سیاه مربع که اورا دو علم باشد فَانْسَلَلْتُ پس رفتم بخفیه باعتبار انکه پلید دانم
خود را فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي پس گرفتم پرچهای حیض خود را ولفظ حیضة بفتح حاء مهمله یعنی آن
پرچها که نهاده بودم ومهیا کرده بودم برای حالت حیض آنرا پوشیدم قَالَ أَنِفِسْتِ فرمود آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم که آیا حائض شدی قُلْتُ نَعَمْ گفتم آری حائض شدم فَدَعَانِي پس طلبید مرا آنحضرت صلی الله
صلی الله علیه واله وسلم فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ پس خوابیدم پهلو بهمراه آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم دران چادر ولفظ خمیله بمعنی خمیصه هست صاد را بلام بدل کردند یعنی صاحب حمل واو
بدیب هست یعنی تارها که بافته میشود وزیاده کرده میشود از پرچه بعضی تارها را در اطراف وآنرا
اهداب میگویند که در اطراف چادرها تارها زیاده میباشد یا آنکه خمیله مخامه صوف را میگویند که اورا
خمل باشد از هر نوع که باشد یا سیاه از جامه اینچنین ذکر کرده هست قسطلانی در شرح خود بَابُ
مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ باب هست در بیان مباشرة مرد بزن حائض ومراد بمباشرة التقاء بشره هر دو است
نزد جماع حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حدیث کرد ما را قبیصه بفتح قاف وکسر باء موحده وفتح صاد مهمله ابن عقبة کوفی
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ گفت حدیث کرد ما را سفیان ثوری عَنْ مَنْصُورٍ از منصور بن معتمر عَنْ

Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ از ابراهیم نخعی عَنِ الْاَسْوَدِ از اسود بن یزید عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ
صلی الله علیه واله وسلم مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ از عائشه بهت گفت که غسل میکردم
من و پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم از یک آوند هر دو ما جنابت داشتیم وَكَانَ يَاْمُرُنِي فَاَتَّزِرُ
و بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که امر میکرد مرا پس ازار می پوشیدم من یعنی امر بازار پوشیدن میکرد
پس میپوشیدم فَيُبَاشِرُنِي وَاَنَا حَائِضٌ پس متصل میساخت بشره خود را ببشره من یعنی پوست
خود را متصل بپوست من کرد در آن حال که من حائض بودم یعنی در حالی که مباشرت بمن مینمود و خواب
با من میکرد امر میکرد مرا که ازار را محکم ببندم تا آنکه مباشرت را بمانحت ازار اتصال واقع شود وَكَانَ يُخْرِجُ
رَاْسَهُ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ و بود که می برآورد سر مبارک خود را بسوی من و حال آنکه آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم معتکف بود فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ پس می شستم سر مبارک او را و حال آنکه من حائض
بودم حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حدیث کرد ما را اسمعیل بن خلیل
گفت خبر داد ما را علی بن مسهر بضم میم و سکون سین مهمله و کسر ها آخر او راء مهمله بهت قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو
اِسْحٰقَ گفت خبر داد ما را ابو اسحاق که نام او سلیمان بن فیروز تابعی بهت وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ و او
شیبانی بهت بفتح شین معجم سکون یاء تحتیه و بباء موحده و نون و این لفظ و هو برای آن گفت
که تا معلوم شود که این کلام از مقوله مؤلف بهت از مقوله راوی نیست عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ
از عبد الرحمن بن اسود که او هم تابعی بهت عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا
كَانَتْ حَائِضًا فَاَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اَنْ يُبَاشِرَهَا اَمَرَهَا اَنْ
تَتَّزِرَ از پدر خود از عائشه رضی الله عنها گفت که بود یکی از ما یان که از زواج مطهرات ایم وقتی که حائض میشد
و اراده میکرد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم آنکه مباشرت کند او را با تصال بشره بجماع امر میفرمود
او را که ازار بپوشد فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا در ابتداء حیض خود یعنی در اول شروع حیض ازار بپوشد
و لفظ فور بفتح فاء و سکون واو و که آخر او راء مهمله بهت بمعنی ابتدا است و بمعنی معظم و کثرة و شدة
هم آمده بهت ثُمَّ يُبَاشِرُهَا بعد آن مباشرت می نمود او را قَالَتْ وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ كَمَا كَانَ

Marfat.com

النبی صلی الله علیه واله وسلم یملك اربه کفت عائشه وکدام شما مالک میشود شهوت
خود را از وقوع در حرام چنانچه بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که مالک میشد شهوت خود را ولفظ اربة
بکسر همزه باسکون راء مهمله بمعنی عضو مخصوص که ذکر وفرج باشد آمده وبفتح همزه ورا هم روایت شده
ومعنای او حاجت وشهوت ودر بعضی اقوال بفتح همزه وکسر آن هر دو را بمعنی حاجت کفته پس مقصود
آنست که دیکران بطریق اولی در حال مباشرت نساء در حیض امر بازار پوشیدن بکنند واز استمتاع
بما تحت الازار احتراز نمایند که هر کاه کسی که مالک ترین مردم بشهوت خود بود او چنین احتیاط میکرد
شما بطریق اولی کنید وبر فعل او تشریع بود برای غیر خود ودر حدیث هست که من حام حول الحمی اوشک ان یقع
فیه الا ان لکل ملك حمی وان حمی الله محارمه وبهمین حدیث استدلال جمهور کرده استمتاع از حائض
زانو وناف بوطی یا غیر آن حرام هست وبعضی علما کفته اند که ممنوع وطی هست نه غیر آن وامام نووی هم
این را اختیار کرده هست وامام محمد که مصاحب وشاکرد امام ابو حنیفه هست نیز بان رفته هست
وطحاوی آنرا ترجیح داده هست وامام مالک نیز اختیار کرده هست آنرا بحدیث مسلم اصنعوا کل شیء
الا النکاح ومراد از نکاح وطی هست وحمل کرده حدیث بخاری را بر استحباب ومباشرة فوق ازره
وتحت رکبه جائز هست ودر نفس سره وزانو هم اختلافست اصح جواز هست وبعضی کفته اند که اکر
کسی را وثوق بترک وطی باشد از جهة تقوی یا از جهة قلت شهوت جائز هست استمتاع بما تحت الازار
واکر وطی کند حائض را دانسته عالما بالتحریم والحیض باختیار پس بتحقیق ارتکاب کبیره کرده پس توبه کند

تابعه خالد وجریر عن الشیبانی متابعت کرده هست علی بن مسهر را در روایت این حدیث
خالد وجریر از شیبانی حدثنا ابو النعمان حدیث کرد ما را ابو النعمان که نام محمد بن الفضل سدوسی هست
معروف بعارم هست قال حدثنا عبد الواحد کفت حدیث کرد ما را عبد الواحد بن زیاد بصری
قال حدثنا الشیبانی کفت حدیث کرد ما را شیبانی که نام او ابو اسحق هست قال حدثنا عبد الله
ابن شداد قال سمعت میمونة کفت حدیث کرد ما را عبد الله بن شداد کفت شنیدم من
میمونه را
کرام المومنین هست تقول کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا اراد ان یباشر

اِمْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهٖ اَمْرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ میگفت سیمونه که بود رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم وقتی که اراده میکرد که همراه خواب کند با یکی از زنان خود امر میکرد او را پس ازار می بست وحال آنکه
او حائض می بود رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ روایت کرده است این حدیث را سفیان ثوری
از شیبانی بن اسحق بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ باب است در بیان ترک کردن
حائض صوم را در ایام حیض حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حدیث کرد ما را سعید بن ابی مریم
که او سعید بن الحکم بن محمد بن سالم است قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ
ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صلی الله علیه واله وسلم فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى گفت خبر داد مرا محمد بن جعفر
ابن ابی کثیر انصاری گفت خبر داد مرا زید بن اسلم از عیاض بکسر عین مهمله وخفه تحتانیه وبضاد
معجمه ابن عبد الله بن سعد بن ابی سرح از ابی سعید خدری بضم خاء معجمه وسکون دال مهمله است گفت
او که بیرامد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از خانه خود یا از مسجد در روز اضحی بفتح همزه وسکون
ضاد معجمه جمع اُضحیه بضم همزه وکسر آن وضحیه وضحیه وضحاة که چهار لغت اند واضحیه شاة است
که ذبح کرده میشود روز اضحی ولفظ اضحی مذکر هم میشود ومونث هم میشود ومنصرف است
تسمیه بآن از جهة آنست که این ذبح کرده میشود در وقت ضحی وآن ارتفاع شمس است یا در
روز عید فطر یعنی فطر رمضان این شک از راوی است یا از ابو سعید است بسوی مصلی ومصلی
اسم مکان است برای صلوة ودر عرف موضع نماز عید را میگویند فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ پس گذشت بر زنان وفرمود ای گروه زنان تصدق کنید یعنی
صدقه بدهید از برای خدا فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ پس تحقیق من نموده شده است مرا که شما
ای زنان اکثر اهل دوزخ هستید ولفظ اُرِيْتُ بضم همزه وکسر راء مهمله بصیغه مجهول است واو
متعدی است بسوی سه مفعول وظاهر آنست که این نمودن شدن در شب معراج خواهد بود که
حال امت بر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در آن شب عرض کرده شده بود فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ

Marfat.com

اللہ پس گفتند زنان و بچہ سبب یا رسول اللہ و لفظ بم در اصل ما بود با استفہامیہ حذف کردہ شد
ہمزہ الف را از جہت تخفیف و واو در بم برای عطف ہست بر محذوف ای ما زبنا و بم قال تکثرن اللعن
فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سبب آنست کہ بسیار میکوئید شما لعنت را باید دانست کہ
معنی لعن ابعاد از رحمت الٰہی و دعا کردن بر کسی بآن ابعاد از رحمت و اتفاق ہست بر حرمت
آن و جائز نیست کہ بعید کردہ شود از رحمت الٰہی کسی را کہ معلوم نباشد خاتمہ امر او بمعرفہ قطعیہ
خواہ مسلمان باشد خواہ کافر زیرا کہ احتمال ہست کہ خاتمہ کافر با اسلام شود مگر آنکسی را کہ بنص معلوم
شدہ باشد موت او بر کفر مثل ابو جہل و ابو لہب و ابلیس و اما لعن کفار بوصف یس جائز است
مثل لعنت بر ظالمان و فاسقان و کافران چنانچہ در نصوص شرعیہ آمدہ و تکفرن العشیر
و کفران میکنید نعمت زوج را و قلیل می پندارید آنچہ او میدہد و لفظ عشیر بمعنی معاشر و مخالط است
و جمہور آنرا حمل کردہ اند بر زوج ثم قال ما رأیت من ناقصات عقل و دین اذہب
للب الرجل الحازم من احدکن بعد آن فرمود کہ ندیدم من ہیچ ناقص عقل و دین را کہ ببرندہ تر
باشد مر عقل مرد دانا را از یکی از شما و حازم بجاء مہملہ و زاء معجمہ یعنی عاقل کہ ضابط امر خود باشد پیش
بطریق اولی قلن وما نقصان دیننا و عقلنا یا رسول اللہ گفتند آن زنان کہ چیست
نقصان زین ما و عقل ما یا رسول اللہ قال الیس شہادۃ المرأۃ مثل نصف شہادۃ
الرجل فرمود آیا شہادی زن مثل نصف شہادی مرد کہ شہادۃ دو زن بمنزلہ شہادۃ یکمرد است
قلن بلی گفتند زنان آری یا رسول اللہ ہست شہادۃ زن مثل نصف شہادۃ مرد قال
فذلک من نقصان عقلہا فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ این تنصیف بشہادۃ
از نقصان عقل آن زن ہست ثم قال الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم
بعد آن فرمود آیا نیست وقتی کہ حائض شود زن نماز نمیخواند و روزہ نمیگیرد قلن بلی گفتند
زنان آری نماز نمیخواند و روزہ نمیگیرد در ایام حیض قال فذلک من نقصان دینہا فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ پس این از نقصان دین زن ہست و در حدیث ترمذی و احمد بن

حنبل آمده کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اربع مریم بنت عمران و آسیه امراة فرعون
وخدیجه بنت خویلد و فاطمه بنت محمد و نیز باید دانست که نقصان دین منحصر نیست در کناه
بل عام هست ازان زیرا که حائض کنه کار نمیشود بترک نماز و روزه در ایام حیض لیکن ناقص است

باب تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا بالبست باید که قضا کند حائض که در حاله
احرام حج حائض شده باشد همه مناسک حج را یا عمره را اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ مگر طواف کعبه
که نکند زیرا که کعبه در مسجد هست و دخول مسجد حائض را جائز نیست و نیز طواف بمنزله صلوة است
قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ اَنْ تَقْرَأَ الْاٰيَةَ گفت ابراهیم نخعی که باک نیست و گناه نیست انکه بخواند
حائض یک آیه را از قرآن نه آیات بسیار و همان هست مذهب امام مالک و او در حق جنب مجوز نیست
و در حق حائض مجوز هست و مذهب امام ابو حنیفه و شافعی و امام احمد حنبل آنست که حرام است
حائض را یک آیت یا دو آیه هم وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَاْسًا و اعتقاد نمیکند ابن عباس
بقراءة جنب باک روایت کرده هست ابن منذر با سناد خود از ابن عباس آنکه او میخواند در خود را
از قرآن در ان حال که جنب می بود پس گفته شد او را که چرا میخوانی در ین حال گفت ما فی جوفی اکثر منه
یعنی آنچه در سینه من هست زیاده هست ازین پس کاه در جوف من قرآن هست اگر سر زبان هم جاری
باشد چه میشود یا آنکه آنچه در درون من هست از پلیدی زیاده هست ازین جنابت وَكَانَ النَّبِيُّ
صلی الله علیه واله وسلم يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ و بود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم که ذکر میکرد خدای
تعالی را در همه زمانها و خورق قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ و گفت ام عطیه که بودیم
ما که امر کرده میشدیم در زمان آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آن که بیرون بریم زنان را که حائض باشند
بسوی عید گاه و لفظ یخرج درست هست که بصیغه غائب باشد و لفظ حیض فاعل باشد
و درست هست که لفظ نخرج بصیغه متکلم مع الغیر باشد و حیض مفعول باشد و حیض بضم حا
مهمله و تشدید یاء مثناة تحتانیه جمع حائض هست یعنی جمع تکسیر فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ
بِدُعَائِهِمْ پس تکبیر بگویند بتکبیر مردم و دعا بکنند بدعاء مردم و حاضل نمایند ببرکت آن روز پس تعلوم

Marfat.com

شد که دعاء تکبیر درست بهت حائض را وقال ابن عباس اخبرنی ابو سفیان ان
هرقل دعا بکتاب النبی صلی الله علیه واله وسلم فقرأه کفت ابن عباس خبر داد
مرا ابو سفیان که هرقل طلبید کتابت پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله وسلم پس بخواند او را فاذا فیه بسم الله
الرحمن الرحیم یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة الآیة پس ناگاه در ان کتاب این آیه بود
پس استدلال کرد امام بخاری باین آیة بر جواز قراءة جنب زیرا که کفار جنب می باشند و نوشته بآنها تا
بخوانند و این مستلزم جواز قراءة جنب بهت وجواب داده شد بانکه آن کتابت مشتمل بود بر کلام
دیگر نیز وچون کلام الله مختلط باشد بکلام مخلوق مثل تفسیر وغیر آن درست بهت قراءة آن مر جنب را
وقال عطاء عن جابر وکفت عطاء بن ابی رباح از جابر بن عبد الله انصاری حاضت عا
فنسکت المناسک کلها غیر الطواف بالبیت ولا تصلی حائض شد عائشه پس اقامت کرد
هم مناسک حج را غیر از طواف کعبه ونماز نمیخواند وقال الحکم وکفت حکم بفتح حاء مهمله وکاف ابن
عتیبه بضم عین مهمله وفتح تاء مثناة فوقیه انی لاذبح وانا جنب کر من تحقیق ذبح میکنم وحال انکه من
می باشم ویقین که در ذبح ذکر می باشد پس ذکر با وجود جنابت درست شد وقال الله تعالی ولا تا
کلوا مما لم یذکر اسم الله علیه وحال انکه کفته بهت الله تعالی ونخورید از انچه ذکر کرده نشده باشد بر او اسم
خدا یعنی ذبح نکنید بغیر از اسم خدا پس متروک التسمیه عامدا حرام بهت نزد امام ابو حنیفه ونزد امام احمد بن
حنبل حرام بهت متروک التسمیه عمدا وسهوا ونزد امام شافعی وامام مالک حلال بهت باین حدیث که ذبیحة
المسلم حلال واین حدیث که اسم الله فی قلب کل مسلم ونزد حنفیه این احادیث محمول بر نسیان بهت
وآنها معنی آیه را چنین میکویند که لا تاکلوا مما ذکر اسم غیر الله علیه یعنی انکه نام غیر خدا بر وکرفته شود یا میته
آنرا نخورید واین خلاف ظاهر بهت حدثنا ابو نعیم قال حدثنا عبد العزیز بن ابی سلمة
عن عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد بن ابی بکر عن عائشة قالت خرجنا
مع النبی صلی الله علیه واله وسلم لا نذکر الا الحج حدیث کرد ما را ابو نعیم کفت حدیث کرد ما را
عبد العزیز بن ابی سلمة از عبد الرحمن بن القاسم از قاسم بن محمد بن ابی بکر از عائشه رضی الله عنها کفت بر امدیم

Marfat.com

بهمراه پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم بقصد حج وذکر نمیکردیم وارادهٔ نداشتیم مگر حج را زیرا که مردم در ا
اعتقاد داشتند که عمره در اوقات حج ممنوع است فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ پس گاه آمدیم در موضع
سرف بفتح سین مهمله وکسر راء مهمله موضعی است درمیان مکه ومدینه بقرب مکه طَمِثْتُ حائض شدم
لفظ طمثت بطاء مهملهٔ مفتوحه ومیم مکسوره وتاء مثلثه وفتح میم نیز جائز است بمعنی حضت فَدَخَلَ
النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم وَأَنَا أَبْكِي پس داخل شد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم در ان حال که
من گریه میکنم فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ پس فرمود چه چیز گریه میکناند ترا قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللهِ
أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ گفتم من هر آئنه دوست میدارم قسم بخدا تعالی است آنکه حج نمیکردم امسال
یعنی قصد نمیکردم حج را امسال قَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ فرمود شاید تو حائض شدی ونفاس یعنی
حیض نیز آمده است قُلْتُ نَعَمْ گفتم آری قَالَ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ
فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که این حیض چیزی است که نوشته است ومقرر کرده است اورا
الله تعالی بر دختران آدم علیه السلام وخاص بتو نیست پس دلگیر مباش فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ
پس بکن افعالی که میکنند حج کنندگان غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ مگر آنکه طواف مکن بکعبه حَتَّى
تَطْهُرِي تا آنکه پاک شوی طهارة کامله بانقطاع حیض واغتسال بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ
باب است در بیان حکم استحاضه وآن آنست که جاری شود خون از فرج زن وتجاوز نماید از اکثر
مدت حیض ومستمر شود واو خارج میشود از رگی که آنرا اعاذل میگویند حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف گفت خبر داد ما را امام مالک
از هشام بن عروه از پدر خود عروه از عائشه است گفت که گفت فاطمه بنت ابی حبیش بضم حاء مهمله
وفتح باء موحده وسکون یاء مثناة تحتیه که آن ابو حبیش پسر مطلب بن اسد بن عبد العزیز بن قصی
قریشیه اسدیه است لِرَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِنِّي لَا أَطْهُرُ آن فاطمه نجدت
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم التماس نمود که من پاک نمیشوم وبسبب استحاضه خون از من منقطع

نمیشود افادع الصلوة آیا پس ترک کنم نماز را فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
انما ذلک عرق ولیست بالحیضة پس فرمود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که جز این نیست که این
رگ است که از وخون می برآید ونیست این حیض ولفظ حیضة بفتح حاء مهمله است فاذا اقبلت
الحیضة فاترکی الصلوة پس وقتی که پیش آید حیض پس ترک کن نماز را فاذا ذهب قدرها
فاغسلی عنک الدم وصلی پس وقتی که برود قدر حیض ایام پس غسل کن وبشو از خود خون را ونماز
بخوان بعد از اغتسال باب غسل دم المحیض باب است در بیان شستن خون حیض
حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت
المنذر حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از هشام بن عروه از
فاطمه بنت منذر بن زبیر بن عوام است عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق انها قالت از اسماء
بنت ابی بکر صدیق رضی الله عنه که او گفت سالت امراة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
فقالت یا رسول الله ارایت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحیضة کیف
تصنع سوال کرد زنی وگفته است قسطلانی که مراد با وهمین اسماء بنت ابی بکر است مبهم کرده است
نفس خود را یعنی سوال کرد او رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم پس گفت یا رسول الله خبر ده که یکی از ما وقتی
که برسد جامه او را خون از حیض چگونه بکند فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا
اصاب احداکن الدم من الحیضة فلتقرصه پس فرمود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی
که برسد یکی از شما را خون از حیض پس باید که دور کند او را بناخون یا بانگشت ولفظ تقرصه بقاف است
وبراء مهمله مضمومه وبصاد مهمله ساکنه ای تقلعه بظفرها از اصابها ثم لتنضحه بماء بعد آن
باید که بشوید او را بآب ولفظ تنضحه بکسر ضاد معجمه وفتح آن ای تغسله ثم لتصلی فیه بعد آن بخواند
نماز در آن ثوب حدثنا اصبغ حدیث کرد ما را اصبغ بفتح همزه وبباء موحده مفتوحه وسکون
صاد مهمله وبغین معجمه بن فرج فقیه مصری قال اخبرنی ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث
عن عبد الرحمن بن القاسم حدثته عن ابیه عن عائشة قالت گفت خبر داد مرا ابن وهب

گفت خبر داد مرا عمرو بن حارث از عبد الرحمن بن قاسم حدیث او را از برادر خود قاسم از عائشه صدیقه رضی الله عنها
بصاد مهمله ص که گفت کانت احدانا تحیض ثم تقرص الدم گربود یکی از ما که حائض بعد آن دور میکرد خون
بناخون من ثوبها عند طهرها از جامه خود نزد پاک شدن خود از حیض فتغسله و بعد آن
بیشست آن خون را و تنضح علی سائره و می پاشید آب را بر باقی آن پر چه از جهة دفع وسواس
و تطییب نفس که مبادا آن موضع دم را نشسته باشد ثم تصلی فیه بعد آن نماز میخواند در آن
جامه باب الاعتکاف للمستحاضة با بست در بیان حکم اعتکاف در مسجد مر مستحاضه را
حدثنا اسحق حدیث کرد ما را اسحق بن شاهین قال حدثنا خالد بن عبد الله عن خالد عن
عن عکرمة گفت حدیث کرد ما را خالد بن عبد الله از خالد از عکرمه ابو عبد الله که مولای
ابن عباس ست اصل او بربری ست ثقه و عالم ست بتفسیر قرآن عن عائشة ان النبی
صلی الله علیه واله وسلم اعتکف معه بعض نسائه از عائشه ست که تحقیق پیغمبر
خدا صلی الله علیه واله وسلم اعتکاف نشست با او بعض زنان آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که نام او
سوده بنت زمعه بود یا رمله ام حبیبه بنت ابی سفیان و هی مستحاضة ترى الدم
و حال آنکه او مستحاضه بود می دید خون را فربما وضعت الطست تحتها من الدم پس
بود که می نهاد طشت را زیر خود از جهة خون و لفظ طست بطاء مهمله مفتوحه و بسین مهمله
ساکنه ست اصل او طسس ست بدو سین بعد آن بدل کرده باشد یک سین را تا از جهة ثقل
پس وقتی که جمع کرده میشود یا تصغیر کرده میشود رد کرده میشود بسوی اصل پس گفته میشود طسما
و طسیس و ذعم ان عائشة رأت ماء العصفر و گفت عکرمه که دید عائشه آب گل عصفر را که سرخ
می باشد فقالت کان هذا شیء کانت فلانة تجده پس گفت عائشه گویا که این آب سرخ چیز
کبود فلانه که می یافت او را در زمان استحاضه خود و لفظ فلانه کنایه ست از نام یک زن که مراد از او
سوده ست یا غیر آن حدثنا قتیبة حدیث کرد ما را قتیبه بضم قاف بن سعید قال حدثنا لیث
ابن سعد عن خالد عن عکرمة عن عائشة قالت اعتکف مع رسول الله صلی الله

Marfat.com

امراة من ازواجه گفت حدیث کرد ما را یزید بن ربیع از خالد از عکرمه از عائشه صدیقه رضی الله عنها
گفت عائشه اعتکاف نشست با رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم زنی از ازواج آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم فکانت ترى الدم الاحمر والصفرة پس بود که می دید خون سرخ و زرد و الطست
تحتها وحال انکه طست می بود زیر او وهی تصلی وآن زن نماز میکرد باین حال حدثنا مسدد
قال حدثنا معتمر عن خالد عن عکرمة عن عائشة عن بعض امهات المؤمنین
اعتکفت وهی مستحاضة حدیث کرد ما را مسدد گفت حدیث کرد ما را معتمر از خالد از عکرمه
از عائشه از بعض امهات المومنین هست که اعتکاف نشست دران حال که او مستحاضه بود
باب کی بتنوین هست هل تصلی المراة فی ثوب حاضت فیه آیا نماز بخواند زن
در جامه که حائض شد در وحدثنا ابو نعیم قال حدثنا ابراهیم بن نافع عن ابن
ابی نجیح حدیث کرد ما را ابو نعیم که نام او فضل بن دکین هست گفت که حدیث کرد ما را ابراهیم بن نافع
از ابن ابی نجیح که نام او نافع عبد الله و نام نجیح یسار هست صدیمان عن مجاهد قال قالت عائشة
ما کان لاحدنا الا ثوب واحد تحیض فیه گفت عائشه که نبود یکی از ما را مگر یک جامه که حائض
میشد در و فاذا اصابه شیء من دم پس وقتی که می رسید آن جامه را چیزی از خون قالت
بریقها تر میکرد آن جامه را باب دهن خود و لفظ قالت در اینجا بمعنی بلت وصبت الریق علیه
فقصعته بظفرها پس میمالید او را بناخن خود و لفظ قصعته بقاف وبصاد وبعین مهملتین
ای حکته ودلکته وعالجته بظفرها وظفر بسکون فاء هست وضم فا نیز جائز هست باب الطیب
للمراة عند غسلها من المحیض باب در بیان استحباب خوشبوئی مالیدن مرزن را نزد غسل
او از حیض و همچنین از نفاس حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب عبد الوهاب
حجبی بصری قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن حفصة گفت حدیث کرد ما را حماد بن
زید از ایوب از حفصه بنت سیرین انصاریه عن ام عطیة ازام عطیه بفتح عین مهمله از فاضلات
صحابه هست او بیمار داری میکرد بیماران را و تداوی میکرد جراحتها را و غسل میکرد موتی را قالت

Marfat.com

كُنَّا نُنْهَى اَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ گفت ام عطیه که بودیم ما که منع کرده میشدیم ما از انکه
ترک زینت کنیم بر میت زیاده از سه شب ولفظ نهی بضم نون اول بصیغه مجهول هست فاعل
او آنحضرت اند صلی الله علیه واله وسلم ولفظ نحد بضم نون وکسر حاء مهمله از احداد و معنی احداد ترک زینت
زن بعد وفات کسی یعنی سوای زوج بر هیچ میت از برادر و پدر و پسر و غیرهم زیاده از سه روز ترک
زینت نکنیم اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا مگر بر زوج که ترک زینت کرده شود تا چهار
ماه و ده روز که عدت وفات هست وَلَا نَكْتَحِلُ وکحل نمیکردیم یعنی سرمه نمیکشیدیم این را بعضی
شارحان برفع خوانده اند ولا در نصوره نائده و تاکید باشد برای معنی نفی که از نهی مستفاد میشود
وَلَا نَتَطَيَّبُ وخوشبوئی نمی مالیدیم یا انکه منع کرده شدیم که خوشبوئی نمالیم وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا
اِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ ونمی پوشیدیم جامه رنگ کرده شده مگر جامه عصب بعین مهمله وسکون صاد
مهمله که در آخر او باء موحده هست پرچه یمن هست که رنگ کرده میشود تار آورا بعد آن بافته میشود
وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ التَّطَهُّرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتٍ
اَظْفَارٍ وتحقیق رخصت داد ما را رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نزد پاک شدن از حیض وقتی
که غسل کند یکی از ما از حیض خود در اندک از خوشبوئی اظفار که خوشبوئی معهود هست بر شکل ظفر انسان
نهاده میشود در بخور ولفظ نبذة بضم نون وفتح آن وسکون موحده وبذال معجمه یعنی قطعه پارچه
ولفظ کست بضم کاف وسکون سین مهمله وبمثناة همان قسط هست واو خوشبوئی اعراب
واسناد او بسوی اظفار از برای آنست که آن قسم عطر بر شکل ظفر انسان هست نهاده میشود
در بخور و در بعضی روایات قسط ظفار آمده بغیر همزه یعنی منسوب بظفار که شهریست بکناره
عدن برده میشود بسوی قریب [illegible] وقسط بضم قاف از عقاقیر بحر هست وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ
اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وبودیم ما که منع کرده میشدیم از رفتن عقب جنائز قَالَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ
حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ گفت بخاری
که روایت کرده هست این حدیث را هشام بن حسان از حفصه بنت سیرین از ام عطیه از پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ والہ وسلم واین روایت از تعلیقات بخاریست یا آنکہ مقول حماد ہست پس مسند باشد

بَابُ ذَلِكَ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ بابست در بیان مالیدن

زن نفس خود را وقتی کہ پاک شود از حیض وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وکیفیت

غسل کند و بگیرد پارچہ کہ مخلوط بمشک باشد ولفظ فرصۃ بکسر فا وسکون صاد مہملہ قطعہ قطن یا صوف

یا خرقہ ولفظ ممسکۃ بتشدید سین مہملہ وفتح کاف ای ذا مسک فَتَتَبَّعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ پس تتبع بکند

و پیروی بکند بان خرقہ اثر خون را یعنی بمالد و پاک کند خون را بآن پارچہ ولفظ تتبع بصیغہ غائب

مضارع ہست از تفعل و یکی از سہ تا را حذف کردہ شد و تتبع بتشدید تا مد ثانیہ و تخفیف موحدہ مکسورہ است

حَدَّثَنَا يَحْيٰى حدیث کرد ما را یحیی بن موسی بلخی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ گفت کہ حدیث کرد ما را سفیان

ابن عیینہ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ از منصور بن صفیہ کہ نام پدر او عبد الرحمن بن طلحہ ہست اما منسوب

شد و مشہور شد بمادر عَنْ اُمِّهٖ از مادر خود کہ صفیہ ہست عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم از عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا انکہ تحقیق یک زن از انصار کہ نام او اسماء

بنت یزید ہست و بعضی گفتہ اند کہ اسماء بنت شکل ہست سوال کرد پیغمبر خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عَنْ غُسْلِهَا عَنِ الْمَحِيْضِ از غسل کردن آن زن از حیض یعنی از کیفیت آن سوال کرد فَاَمَرَهَا

كَيْفَ تَغْتَسِلُ پس امر کرد او را کہ چگونہ غسل کند قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ باین طور کہ فرمود

کہ بگیر قطعہ از مشک یعنی قطعہ پارچہ کہ مخلوط بمشک باشد یا مراد ہمان قطعہ مشک بعینہا ہست ولفظ فرصۃ

بتثلیث فا وسکون راء مہملہ وفتح صاد مہملہ ہست و مسک بکسر میم خون غزال ہست کہ منجمد شدہ است

و خوشبوئی معروف ہست و بفتح میم پوست کہ بر و موی باشد فَتَطَهَّرِيْ بِهَا پس پاک شو و پاکیزہ

شو بآن قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ گفت اسماء کہ چگونہ پاک شوم و تنظف کنم بآن قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

تَطَهَّرِيْ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم لفظ سبحان اللہ از روی تعجب از عدم علم آن زن

بآن یعنی چگونہ خفی شدہ ہست این قسم امر ظاہر بر و فَاجْتَبَذْتُهَا اِلَيَّ میکوید عائشہ کہ کشیدم

آن زن را بسوی خود و لفظ فاجتبذتہا بتقدیم باء بر ذال معجمہ ہست و در بعضی روایات ذال مقدم است

Marfat.com

بر باو معنی واحد ست تَتَتَبَّعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ طلب بکنی بآن قطعه اثر خون را که هر جا که اثر خون
باشد بآن قطعه بمالی و باید دانست که لفظ فرصة من مسک دو احتمال دارد ظاهر آنست که
قطعه مشک باشد بعینها و چون اهل آن زمان بسیار استعمال می نمودند مشک را در تطهر لهذا او مود
من مسک و بعضی گفته اند که مراد آنست که قطعه پیرچه یا قطن باشد که مطیبه باشد از مشک
پس درین عبارة لفظ مطیبة محذوف باشد ای قطعة مطیبة من مسک و اگر مسک بفتح میم باشد
نیز حاجت حذف نیست و لفظ فرصة ممسکة که در اول بابست نیز بابن دو معنی ست
و درین هر دو معنی لفظ مسک بمعنی خون غزال ست و بمعنی جلد که بر وصوف باشد نیز درست است
و بعضی لفظ ممسکة را از امساک گرفته اند یعنی قطعه که امساک کند خون را یا انکه امساک کند آن
پرچه را بدست خود و استعمال نماید لیکن این معنی صحیح نمیشود درین عبارة که فرصة من مسک است
مگر بتاویل بعید بَابُ غُسْلِ الْمَحِيضِ بابست در بیان غسل کردن از حیض و لفظ غسل
بفتح غین معجمه و ضم آن هر دو مروی ست حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حدیث کرد ما را مسلم بن ابراهیم قصاب
قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ گفت حدیث کرد ما را وهیب بضم واو تصغیر وهب ست بن خالد قَالَ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ گفت که حدیث کرد ما را منصور بن عبد الرحمن عَنْ اُمِّهِ از مادر خود که صفیه
بنت شیبه ست عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه واله
وسلم كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ از عائشه ست که تحقیق زنی از انصار که او اسماء بنت
یزید یا بنت شکل که مذکور ست در حدیث سابق گفت مر پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله وسلم
غسل کنم از حیض قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که بگیر یک قطعه
از پرچه یا از صوف که مخلوط شده باشد با و مسک و طلا نموده باشد با و مسک و لفظ ممسکة بضم میم
اولی و فتح ثانیه و بمهلة مشدده مفتوحه فَتَوَضَّئِي ثَلَثًا پس پاک کن و تنظف کن سه مرتبه ثُمَّ
اِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم اِسْتَحْيَى فَاَعْرَضَ بِوَجْهِهِ بعد آن پیغمبر خدا صلی الله
علیه واله وسلم حیا کرد پس اعراض کرد و گردانید روی خود را اَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا یا فرمود که وضو کن

Marfat.com

وپاک کن جسد خود را بآن فرصه ممسکه فَاَخَذْتُهَا میگوید عائشه که پس گرفتم من آن زن را فَجَذَبْتُهَا
پس کشیدم او را فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا یُرِیْدُ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم پس خبر دادم آن زن را
بچیزی که اراده میکند پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم از مالیدن آن پرچه و دور کردن بوی کریه

بَابُ اِمْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ

باب شانه کردن زن نزد غسل او از حیض حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ حدیث کرد ما را موسی
ابن اسمعیل گفت حدیث کرد ما را ابراهیم که بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف است
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْلَلْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ گفت حدیث کرد ما را ابن شهاب
از عروة بن زبیر بن العوام که تحقیق عائشه گفت که احرام بستم با پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم در حجة
الوداع اهلال در اصل بمعنی رفع صوت تلبیه است فَکُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ یَسُقِ الْهَدْیَ
پس بودم من از آن کسی که تمتع کرده بود بحج وسوق هدی نکرده بود و این بمنزله تاکید است زیرا که
متمتع سوق نمیکند هدی را فَزَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰی دَخَلَتْ لَیْلَةُ
عَرَفَةَ پس گفت عائشه آنکه او حائض شد بعد از احرام و پاک نشد از حیض تا آنکه داخل شد شب
عرفه مروی است که دخول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در مکه در خامس ذی الحجه بود و حائض عائشه
صدیقه همان روز و پاک شد در روز عرفه پس بود حیض او سه روز فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ
لَیْلَةُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّمَا کُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ پس گفت عائشه ای رسول خدا امشب شب روز
عرفه است وتحقیق من تمتع کرده بودم بعمره و در اینجا در کلام حضرت عائشه این کلام محذوف است
یعنی وانا حائض ومن حائضم و تمتع آنست که احرام کند بعمره در اشهر حج کسی که بر مسافت سفر باشد
از حرم بعد آن احرام کند بحج در همان سال بلا عود بسوی میقات فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی
الله علیه وآله وسلم اِنْقُضِیْ رَاْسَكِ پس فرمود مر عائشه را رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
گشای موی سر خود را و لفظ انقضی بضم قاف است، و در بعضی نسخ بفا است و مضاف محذوف

Marfat.com

که شعر را سک و امر فرمود بنقض شعر از ایصال آب در اصول شعر بسهولت و الا لازم نیست نقض
وقتی که بر سد آب باصول شعر راس وَامْتَشِطِی وشانه بکن وَامْسِکِی عَنْ عُمْرَتِكِ وامساک
کن از افعال عمرهٔ خود زیرا که روز حج بهت ومراد از امر بامساک از عمره ترک افعال عمره بهت نه خروج
از عمره زیرا که خروج نمیشود مگر بتحلل وتحلل نمیشود بغیر اتیان افعال آن فَفَعَلْتُ پس کردم نقض
موی سر وشانه کردن وامساک از عمره ولازم آمد در اینجا که غسل هم کرد زیرا که نقض وامتشاط
فرع غسل بهت ودر بعضی روایات اغتسلت صریح بهت فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ پس چون گاه ادا کردم
من حج را پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی الله عنه را که برادر
عائشه بهت در شب حصبه بفتح حاء مهمله وسکون صاد مهمله وفتح باء موحده که مراد از وآن
که نزول کردند در محصب که موضع بهت در میان مکه ومنی که شب میکنند در انجا وقتی که می برایند
از منی وحصبه وحصباء وحصبی وابطح وبطحا ومحصب وخیف بنی کنانه همه نامهای آن
موضع بهت وآن موضع در میان مکه ومنی بهت ولیلة الحصبه بعد ایام تشریق می باشد و تسمیه
او از انجهة بهت که چون نزول نمودند در محصب نام او لیلة الحصبه شد پس عمره کنانید مرا عبد الرحمن
از تنعیم که موضع یک فرسخ بهت از مکه بر راه مدینه از مکان عمرهٔ که من احرام کرده بودم اول بار
پس داخل کرد حضرت عائشه حج را بر عمره وقارنه شد زیرا که فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
او را که نیسعک طوافک لحجک وعمرتک باید دانست که شبهه میشود که اگر قارنه باشد پس چرا امر فرمودند
او را بعمره بعد فراغ از حج جواب آنست که عائشه اراده کرد که او را عمره منفرده از حج باشد مثل
سائر امهات المومنین وغیر آنها از صحابه که فسخ کردند حج را بسوی عمره وتمام کردند عمره را بعد آن
احرام بستند بحج پس حاصل آنها را عمرهٔ منفرده وحج منفرد وحاصل نشد عائشه را مگر عمره مندرجه در حج
ومانع آمد او را حیض وکردن افراد عمره از جهة حرص بر عبادات پس برین تقدیر عائشه اول منفرده
بود بعد آن متمتعه بعد آن قارنه شد باید دانست که اختلافست در نقض شعر زن برای اغتسال

پس روایت کرده شده است از ابن عمر که او امر میکرد زنها را بنقض و گفت طاؤس که نقض کند حائض
نه جنب و جمهور بر انند که لازم نیست بر حائض نقض و مراد از امر بنقض در اینجا ایصال آب است
باصول شعر راس و نیز باید دانست که مروی است در اصح روایات از عائشه و از پدر او که گفتند
لا نری الا الحج و لا ندکر الا الحج خرجنا مهلین بالحج یعنی غیر از احرام حج چیزی دیگر نبود چون بر امدیم برای
حج پس چگونه جمع شود با این روایت که فرمود تمتعت بعمرة جواب آنست که اول احرام بحج بود بعد آن
فسخ نمودند احرام حج را چون امر فرمود انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم بفسخ احرام حج و حکم کرد بعمره
پس چون حائض شد عائشه و متعذر شد بر و اتمام عمره امر کرد او را باحرام حج پس احرام کرد
بحج پس داخل نمود حج را بر عمره و قارنه شد **بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ**
غُسْلِ الْمَحِيضِ بالبست در بیان حکم کشادن زن موی خود را نزد غسل کردن از حیض
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حدیث کرد ما را عبید بضم عین مهمله و فتح باء موحده و سکون تحتانیه نام او
عبید الله بست و مشهور بعبید شد کنیة او ابو محمد هباری بست **قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ**
گفت که حدیث کرد ما را ابو اسامه که نام او حماد بن اسامه بست هاشمی کوفی بست **عَنْ هِشَامٍ عَنْ**
أَبِيهِ از هشام بن عروه از پدر او **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ**
از عائشه بست رضی الله عنها گفت بر امدیم از مدینه در انحال که مقارن بودیم مر هلال ذی الحجه را زیرا که
خروج انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم بود در پنج روز آخر ذی القعده روز شنبه پس بعضی شارحان لفظ
موافین بموافقین تفسیر کرده اند کما قال القسطلانی و امام نووی بمقاربین تفسیر کرده بست زیرا که موافقت
وقتی باشد که همان روز هلال خروج حاصل شود و بعضی گفته اند ای مستقبلین بهلال ذی الحجه **فَقَالَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و اله وسلم **مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ** پس فرمود رسول
خدا صلی الله علیه و اله وسلم کسی که دوست میدارد آنکه احرام بندد بعمره پس باید که احرام بندد بعمره و لفظ
یهل بدو لام بست و در بعضی روایات یهل بتشدید لام بحذف لام واحد هم آمده بست و معنی هر دو
واحد بست **فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي هَدْيٌ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ** پس بتحقیق من اگر سوق نمیکردم هدی را هر آینه

Marfat.com

احرام می بستم بعمره اما چون سوق هدی کردم و صاحب هدی را درست نیست تحلل و حلال شدن
از احرام بغیر از نحر آن هدی درست نیست و نحر درست نیست بدون یوم النحر و متمتع متحلل
میشود قبل از روز نحر پس مرا مانع بهت و کسی که سوق هدی کرده باشد او احرام بعمره نکند باید
دانست که امر باحرام عمره و تمنی آنکه اگر خود سوق هدی نمی کرد احرام بعمره می بست بسبب آنست
تا مخالفت شود با اهل جاهلیت که آنها تحریم می نمودند عمره را در اشهر حج و فرمود برای آنکه تا خوش
شود دل صحابه در فسخ حج و دلگیر نشوند بمخالفت آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم که آنحضرت احرام
حج کرده بود و آنها احرام عمره کنند لهذا مانع خود را بیان فرمود که اگر من سوق هدی کرده نمی بودم من
هم بشما موافق میشدم لیکن مرا این مانع بهت فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ
پس احرام بستند بعضی بعمره و احرام بستند بعضی آنها بحج وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ و بودم من
از آن کسانیکه احرام بستند بعمره فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ پس رسید مرا روز عرفه در آن
حال که من حائض بودم فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه واله وسلم فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ
پس شکایت کردم بسوی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بگذار
عمره خود را یعنی افعال عمره را بگذار و ترک کن وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي و بکشای موی سر
خود را و شانه کن و غسل کن وَأَهِلِّي بِحَجٍّ و احرام بکن بحج بهمراه عمره یا بجای عمره فَفَعَلْتُ پس کردم این
حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ تا آن وقتی که شد لیلة الحصبه و فارغ شدم از افعال حج أَرْسَلَ
مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فرستاد با من برادر مرا که عبد الرحمن بن ابی بکر بهت فخر
إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي پس برامدم بسوی تنعیم پس احرام بستم بعمره از آنجا بجای
عمره خود که سابق احرام آن بسته بودم قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ
وَلَا صَدَقَةٌ و گفت هشام بن عروه که نبود در هیچ شئی از این حج و عمره هدی و نه صوم و نه صدقه و اشکال
کرده اند بانکه چون عائشه رضی الله عنها قارنه بود یا متمتعه و قارنه و متمتعه را دم لازم بهت پس چگونه نفی
کرد تلثه را جواب داده بهت که معنی بانکه لفظ صدقه دلالت دارد بر انکه مراد آنست که نبود هیچ یکی از این

Marfat.com

امور از جهة ارتکاب محظورات احرام مثل تطیب وازالة شعر وستر وجه زیرا که در قران نمی باشد مگر
هدی یا صوم و در حل نیست صدقه را و مراد نیست انکه نبود هدی یا صوم اصلا و قاضی عیاض گفته است
که درین دلیل هست بر انکه بود در حج مفرد نه متمتع بود نه قارن زیرا که اجماع هست بر انکه دم واجبست
در قران و تمتع و گفت قاضی عیاض که اول احرام بسته بود بحج بعد آن نیت کرد فسخ حج را در عمره باز
چون حائض شد و تمام نشد عمره رجوع کرد بسوی حج بجهة تعذر افعال عمره پس رفض کرد عمره را و اتمام
کرد حج را بعد آن عمره مبتدا کرد لیکن معارضه کرده میشود این قول را بقول عائشه ولم اهل الا بعمرة
و نیز گفت ممن اهل بعمرة و گفته هست قسطلانی که هشام را چون نرسیده هست خبر هدی لهذا نفی
نموده هست ولازم نمی آید از و نفی هدی در نفس الامر بلکه روایت کرده هست جابر انکه آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم هدی کرد از طرف عائشه بقره را باب مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ بابست در بیان مضغه
مخلقه وغیر مخلقه مخلقه بمعنی مصوّرة تامة الخلق هست یعنی مسواة که نقص وعیب نیست در و وغیر مخلقه انکه غیر
مسواة الخلق باشد باید دانست که مولف این باب را در ابواب حیض درج نمود تا معلوم شود
که دم حامل حیض نیست زیرا که حمل اگر تمام شده هست پس رحم مشغول هست باو و انچه منفصل میشود از
خون او از قبیل غذا او هست و اگر تمام نشده هست پس رحم چون آن مضغه غیر مخلقه را در خود میگیرد
و سخت میگیرد از و دم می برآید آن دم از ولد هست و حکم ولد دارد و این مذهب کوفیین و ابی حنیفه
و احمد بن حنبل هست و مذهب شافعی در قول جدید آنست که حامل حائضه میشود و از امام مالک دو
روایت هست و سند قول ابی حنیفه قول حضرت علی هست رضی الله عنه ان الله تعالی رفع الحیض عن
الحامل وجعل الدم رزقا للولد مما تغیض الارحام حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حدیث کرد ما را مسدد بن مسرهد گفت حدیث کرد ما را
حماد بن زید بصری از عبید الله بن ابی بکر بن انس بن مالک انصاری از پدر خود که همین انس بن
مالک هست عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه واله وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا
از پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم هست فرمود که تحقیق الله تعالی عز وجل موکل کرده هست بر رحم یک فرشته را

Marfat.com

يَقُوْلُ میگوید آن فرشته نزد وقوع نطفه بطریق التماس اتمام خلقت یا دعا با فاضه صورة کامله
برو یا برای استعلام نه برای اعلام زیرا که حق تعالی عالم است یَا رَبِّ هٰذِهٖ نُطْفَةٌ ای پروردگار
این نطفه است و نطفه عبارة از آب قلیل است و کثیر و مراد باو درینجا منی است و بعضی گفته اند
که لفظ نطفة منصوبست ای خلقت ماء المنی نطفة فی الرحم او صارت نطفة یَا رَبِّ هٰذِهٖ
عَلَقَةٌ ای پروردگار این علقه است و علقه عبارة از قطعه خون بسته است و قسطلانی نوشته است
که این کلمات از فرشته در ازمنه مختلفه صادر میشود چنانچه این لفظ یا رب هذه علقة بعد چهل روز
میگوید بعد کلمه اولی و همین قسم در میان کلمه ثالثه و ثانیه چهل روز فاصله میشود یَا رَبِّ هٰذِهٖ مُضْغَةٌ
ای پروردگار این قطعه گوشت است فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَهٗ پس وقتی که اراده میکند الله تعالی
خلقت او را قَالَ الْمَلَكُ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى میگوید فرشته آیا مذکر است یا مونث است شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ
بدبخت و عاصی است یا نیکبخت و مطیع است فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ پس چیست رزق و چیست
اجل یعنی وقت موت فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ پس نوشته میشود این مذکور در شکم مادر او اگر
بصیغه مجهول باشد و اگر بصیغه معلوم باشد معنی آنست که می نویسد الله تعالی در شکم مادر او یا می نویسد
فرشته و در روایت آمده است که نوشته می شود در پیشانی او باید دانست که این مذکور جامع است
جمیع احوال شخص را زیرا که در و حال مبدء است که خلقت ذکوره و انوثة است و حال معاد است که سعادة
و شقاوة است و حال ما بین مبدء و معاد است که اجل و رزق است و در حدیث است که فرغ الله
من اربع من الخَلْق والخُلُق والاجل والرزق و مراد از خلق بفتح خاء معجمه خلقت است که ذکوره و انوثه
باشد و بضم خاء معجمه اشارة است بسوی سعادة و شقاوة بَابٌ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بابست در بیان آنکه چگونه احرام کند و تلبیه کند حائض بحج و عمره حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ بُكَيْرٍ بضم باء موحده و فتح کاف یعنی حدیث کرد ما را یحیی بن بکیر قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ گفت حدیث کرد ما را لیث از عقیل بضم عین مهمله و فتح قاف ابن خالد بن عقیل عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم

Marfat.com

فی حجة الوداع از ابن شهاب زهری از عروة بن زبیر از عائشه رضی الله عنها گفت برامدیم ما
همراه پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم در حجة الوداع مروی نهت که پنج روز باقی بود از ذی القعده در سنه
عشر از هجرة که برامدند فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج پس بعضی از ما کسی بود که احرام
بود بعمره وبعضی از ما کسی بود که احرام کرده بود بحج فقدمنا مکة پس آمدیم در مکه فقال رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم من احرم بعمرة ولم یهد فلیحلل فرمود رسول خدا صلی
الله علیه واله وسلم کسی که احرام بسته نهت بعمره وسوق هدی نکرده باشد پس باید که حلال شود یعنی حلال
شود قبل از روز نحر تا احرام نبندد بحج ومن احرم بعمرة واهدی فلا یحل حتی یحل بنحر هدیه
وکسی که احرام بسته نهت بعمره وسوق هدی کرده باشد پس حلال نمیشود تا آنکه حلال شود بنحر هدی
خود که آن روز عید می باشد پس در نصورة او قارن میشود که ادخال میکند حج را در احرام عمره و متمتع
نمیشود تا حلال شود ومن اهل بحج فلیتم حجه وکسی که احرام میکند بحج مفرد پس باید که تمام کند
حج خود را خواه با او هدی باشد یا نباشد وقالت عائشة فحضت فلم ازل حائضا حتی
کان یوم عرفة وگفت عائشه پس حائض شدم پس بودم من حائض تا آنکه شد روز عرفه ولم
اهل الا بعمرة واحرام نه بسته بودم من مگر بعمره فامرنی النبی صلی الله علیه واله وسلم
ان انقض راسی وامتشط واهل بحج واترک العمرة پس امر کرد مرا پیغمبر خدا صلی الله علیه
واله وسلم آنکه بگشایم موی سر خود را وشانه کنم واحرام بندم بحج وترک کنم عمره را یعنی افعال عمره را ففعلت
ذلک کله حتی قضیت حجتی پس کردم آنرا همه تا آنکه قضا کردم حج خود را فبعث معی
اخی عبد الرحمن بن ابی بکر پس فرستاد همراه من برادر مرا عبد الرحمن ابی بکر وامرنی
ان اعتمر مکان عمرتی من التنعیم وامر کرد مرا آنکه عمره کنم بجای عمره خود از تنعیم بابب
اقبال المحیض وادباره بابست در بیان پیش آمدن حیض وپس شدن حیض وکن
نساء یبعثن الی عائشة بالدرجة وبودند زنان که میفرستادند بسوی عائشه پرچها را و لفظ
کن نساء مثل اکلونی البراغیث هست یعنی لفظ نسا بدل هست از ضمیر فاعل که در کن هست ولفظ

Marfat.com

بکسر دال وفتح راء مهملة ... هست جمع درج بضم دال وسکون راء آوندیا خرقه هست فیها الکرسف
بضم کاف وسکون راء ای القطن یعنی درآن پرچها پنبه می بود فیه الصفرة که دران پنبه (زردی
می بود از اثر خون حیض که بعد از وضع آن در فرج از برای معلوم نمودن طهر میفرستادند و پنبه را
از جهة آن اختیار میکردند که نهایت سفید می باشد و اثر خون در وی ظاهر میشود و این فرستادن
بجهة آن بود که این زردی هم داخل طهر هست یا حیض فتقول لا تعجلن حتی ترین القصة
البیضاء پس میگوید عائشه آنها را که شتابی مکنید تا آنکه به بینید پنبه را مثل چونه سفید که اثری از
خون نباشد ولفظ قصه بفتح قاف وتشدید صاد مهمله چونه ای الجص ای کانها جصة لایخالطها
شئ تریدبذلک الطهر من الحیض اراده میکند عائشه باین گفتن وتشبیه دادن طهر را
از حیض یعنی آنکه به بینی طهر را وبلغ ابنة زید بن ثابت ورسید دختر زید بن ثابت را که نام
او کلثوم هست ان نساء من الصحابیات یدعون بالمصابیح من جوف اللیل ینظرن
الی الطهر یعنی رسید دختر زید بن ثابت را این خبر که زنان از صحابیات می طلبیدند چراغها را در
نصف شب نظر میکردند بسوی طهر و میدیدند بر پرچهای حیض را که باخون آلوده هست یا سفید است
فقالت ما کان النساء یصنعن هذا پس گفت دختر زید بن ثابت که چه بودند زنان که میکردند
این فعل را یعنی چرا میکردند وعابت علیهن وعیب میکرد آن دختر زید بران زنان زیرا که در
شب متبین نمیشود بیاض خالص از غیر آن پس ظن خواهند کرد که متطهر شده اند وحال آنکه متطهر نمی
باشند پس نماز خواهند خواند بدون طهر و آن زنان که در شب میدیدند غرض آنها حرص در عبادة بود که
اگر طهر شده باشد عبادة کنند و وقت را بغفلت نگذرانند حدثنا عبد الله بن محمد قال
حدثنا سفیان حدیث کرد ما را عبد الله بن محمد گفت حدیث کرد ما را سفیان بن عیینه عن هشام
عن ابیه از هشام از پدر او که عروة بن زبیر هست عن عائشة ان فاطمة بنت ابی حبیش
از عائشه آنکه فاطمه بنت ابی حبیش بضم حاء مهمله وفتح باء موحده کانت تستحاض بضم تاء مبنی از برای
مفعول یعنی بود آن زن که مستحاضه میشد فسالت النبی صلی الله علیه وآله وسلم پس سوال کرد آن زن پیغمبر را

Marfat.com

صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَالَ ذٰلِكَ عِرْقٌ پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم این رگ ست
وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ ونیست حیضہ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ پس وقتی کہ پیش
بیاید حیضہ پس بگذار نماز یعنی ترک کن نماز را وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي و وقتی کہ پس شود
حیض و دفع شود پس غسل کن و نماز بخوان بَابُ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ بابست
در انکہ باید کہ قضا نکند حائض نماز را وَقَالَ جَابِرٌ وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ وگفت جابر بن عبد اللہ و ابو سعید خدری از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کہ ترک کند حائض نماز را باید دانست کہ عقد باب از برای عدم قضا ست و حدیث دلالت میکند
بر ترک نماز اما چون امر ترک از شارع باعدم امر بقضا مستلزم عدم قضا ست پس مطابق میشود ترجمہ
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حدیث کرد ما را
موسی بن اسمعیل تبوذکی گفت کہ حدیث کرد ما را ہمام بن یحیی بن دینار عوذی گفت کہ حدیث کرد
ما را قتادہ اکمہ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ گفت حدیث کرد ما را معاذہ بضم میم و فتح عین مہملہ و ذال
معجمہ بنت عبد اللہ عدویہ ست أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا
إِذَا طَهُرَتْ آنکہ تحقیق یک زن و مراد از و ہمان معاذہ ست خود را مبہم کردہ ست گفت مر
عائشہ را کہ آیا قضا بکند یکی از ما یان نماز خود را کہ در زمان حیض ترک کردہ ست وقتی کہ پاک شود و لفظ
اتجزی بفتح ہمزہ استفہامیہ و بتاء مثناۃ فوقانیہ و کسر زای معجمہ آخر او یاء مثناۃ تحتیہ ست بتغیر ہمزہ
بمعنی تقضی فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ پس گفت عائشہ کہ آیا حروریہ ہستی تو و حروریہ بفتح حاء مہملہ
و ضم راء اولی نسبۃ بسوی حروراست و آن قریہ ایست در قرب کوفہ اول اجتماع خوارج در آن
بود پس معنی آنست کہ آیا خارجیہ ہستی تو زیرا کہ طائفۂ از خوارج واجب میدانند بر حائض قضا
نماز فائتہ زمان حیض را و آن خلاف اجماع ست كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ میگوید عائشہ کہ بودیم ما کہ حائض میشدیم با وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و اطلاع او
فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ پس امر نمیکرد ما را بقضا أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ یا گفت عائشہ یا معاذہ پس نمیکنیم آن

Marfat.com

قضا را او از برای شک است ظاهر آنست که این شک از معاذه بهت باید دانست که این حدیث
اصل و سند اجماع مسلمین بهت بر انکه حائض قضا نکند نماز و خلاف نیست کسی را در ان مگر طائفه
از خوارج را و در صوم قضا لازم بهت و فرق در هر دو آنست که نماز کثیر الوقوع بهت پس در قضا
او حرج میشود بخلاف صوم که در سال یکبار واجب میشود و این وجه عقلی بهت و سند در وجوب
قضاء صوم نیز حدیث بهت و گفته اند علما که هیچ نماز که در زمان حیض ترک شده بهت واجب
القضا نیست مگر دو رکعت طواف که قضاء آن لازم بهت و نیز گفته اند که حائض مخاطب بصوم
نیست بلکه لازم میشود قضا بر و با مر جدید و بعضی گفته اند که او مخاطبه بهت بصوم و ماموره بهت بتاخیر
آن چنانچه محدث مامور بهت بصلوة و مامور بهت بتاخیر آن تا زمان وضو باب النوم
مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا باب بست در بیان خواب کردن بهمراه حائض در ان حال که
حائض در جامهای او باشد که مهیا اند برای حیض حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ حدیث کرد ما را
سعید بن حفص کوفی طلحی که مشهور بهت بضخم قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ گفت که حدیث کرد ما را شیبان نحوی از یحیی بن کثیر از ابی سلمه که نام
او عبد الله بهت بن عبد الرحمن بن عوف زهری مدنی از زینب دختر ابو سلمه حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ
سَلَمَةَ قَالَتْ که حدیث کرد آن زینب آن ابو سلمه را انکه ام سلمه گفت و این ام سلمه از ازواج مطهرات
و مادر همایی زینب بهت حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْخَمِيلَةِ
حائض شدم در ان حال که با پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم بودم در چادر و لفظ خمیله بفتح خاء معجمه
و کسر میم چادر بهت ای القطنیه و خمیصه چادر سیاه که او را دو علم باشد و خمیله عام بهت از و
فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا پس کشیدم خود را و بیرون آمدم از ان چادر فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي
فَلَبِسْتُهَا پس گرفتم جامهای حیض خود را و پوشیدم آنها را فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه
وآله وسلم أَنُفِسْتِ پس گفت مرا رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم آیا حائض شدی و لفظ انفست
بهمزه استفهام است و نفست بضم نون و فتح آن بهت لیکن گفته بهت هروی که در ولادت بضم

Marfat.com

نون بهت وفتح آن ودر حیض البته بفتح نون بهت فقط فَقُلْتُ نَعَمْ پس گفتم آری حائض شدم
فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ پس طلبید مرا پس داخل کرد مرا بهمراه خود در آن چادر فَقَالَتْ گفت
زینب باسناد مذکور یا تعلیق بهت وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا
وَهُوَ صَائِمٌ وحدیث کرده بهت ام سلم مرا که تحقیق پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم بود که بوسه میداد او را
در آن حال که او روزه دار بود وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ
وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وبودم من که غسل میکردم من وپیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم از یک آوند از
جنابة بَابُ مَنْ أَخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ باب کسی که گرفته
جامهای حیض را سوای جامهای طهر حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حدیث کرد ما را معاذ بن فضاله
بفتح فاو ضاد معجمه قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي
خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ گفت حدیث کرد ما را هشام از یحیی بن ابی کثیر از ابی سلمة بن عبد الرحمن
ابن عوف از زینب بنت ابی سلمه از ام سلم که گفت در اثناء آنکه من بهمراه پیغمبر خدا صلی الله علیه
وآله وسلم خوابیده بودم در چادر حائض شدم پس بیرون آمدم از آن چادر فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي
پس گرفتم جامهای حیض خود را لفظ حیضه بکسر حاء مهمله بهت فَقَالَ أَنُفِسْتِ پس فرمود آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم آیا حائض شدی فَقُلْتُ نَعَمْ پس گفتم من آری فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ
فِي الْخَمِيلَةِ پس طلبید مرا پس خوابیدم بهمراه او در چادر بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ
الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ بابست در بیان حاضر شدن حائض در عیدین ودعوه مسلمانان
مثل استسقا وغیر آن وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى در آن حال که کناره میشوند از مصلی از جهة تنزیه و صیانة
آن واز جهة احتراز از مخالطة رجال حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ حَفْصَةَ حدیث کرد ما را محمد بن سلام گفت خبر داد ما را عبد الوهاب ثقفی از ایوب سختیانی از
حفصه بنت سیرین انصاریه بصریه همشیره محمد بن سیرین قَالَتْ كُنَّا نُمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ نَخْرُجَ

فِی الْعِیدَیْنِ گفت آن حفصه که بودیم ما که منع میکردیم زنان بالغهٔ خود را از آنکه برایند در عیدین
بسوی مصلی و لفظ عواتق جمع عاتق هست و آن زنی هست که بالغه باشد یا قریب بلوغ باشد
پس او آزاد شده هست از قهر والدین یا آزاد شد از حال صبا فَقَدِمَتْ اِمْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ
بَنِی خَلَفٍ پس آمد زنی پس نزول کرد در قصر بنی خلف بفتح خاء معجمه و فتح لام و بنی خلف قبیله ایست منسوب
بسوی خلف جد طلحة بن عبد الله بن خلف و او طلحة الطلحات هست فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا
پس حدیث کرد آن زن از همشیرهٔ خود که ام عطیه باشد یا غیر آن وَكَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِیِّ
صلی الله علیه واله وسلم ثِنْتَیْ عَشْرَةَ وَ بود شوهر همشیرهٔ او که غزا کرده بود بهمراه پیغمبر خدا
صلی الله علیه واله وسلم دوازده غزوه وَكَانَتْ اُخْتِی مَعَهُ و بود همشیرهٔ من بهمراه آن شوهر خود
فِی سِتٍّ در شش غزوه قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِی الْكَلْمَی گفت آن زن که بودیم ما دوا میکردیم مجروحان
را و لفظ کلمی بفتح کاف و سکون لام و فتح میم ای الجرحی وَنَقُومُ عَلَی الْمَرْضَی و قیام میکردیم
بر مریضان فَسَاَلَتْ اُخْتِی النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم پس سید همشیرهٔ من پیغمبر خدا
صلی الله علیه واله وسلم اَعَلَی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَا تَخْرُجَ آیا بر یکی از ما کنه
هست وقتی که نباشد مر او را چادر آنکه خارج نشود بسوی عید گاه از برای نماز عید قَالَ لِتُلْبِسْهَا
صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم باید که بپوشاند آن زن را زن دیگر
که مصاحبهٔ او هست از چادر خود یعنی عاریت بدهد یا بشرکت بپوشند وَلْتَشْهَدْ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ
الْمُسْلِمِینَ و حاضر شود مجالس خیر را از سماع حدیث و علم و عیادهٔ مریض و حاضر شود دعوهٔ مسلمانان را
فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ سَاَلْتُهَا پس گاه آمدم ام عطیه در بصره و او صحابیه انصاریه هست سوال کردم
من او را اَسَمِعْتِ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم آیا شنیدی پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله وسلم
که میگفت اینچنین قَالَتْ بِاَبِی گفت فدای او باد پدر من ای هو مفدی بابی نَعَمْ آری فرمود آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم همچنین وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِی و بود ام عطیه که ذکر نمیکرد آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم را مگر میگفت فدای او باد پدر من سَمِعْتُهُ یَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ

Marfat.com

اَلْخُدُورِ شنیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را کہ میگوید بیرون برایند زنان بالغہ وصاحبان ستر
وَالْحُیَّضُ وحایضان وحیض بضم حاء مہملہ وتشدید یاء تحتیہ جمع حائض ست وَتَشْهَدْنَ
الْخَیْرَ وحاضر شوند در مجالس خیر وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ ودعای مسلمانان را وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ
الْمُصَلّٰی وترک کنند حائضان مصلی را یعنی در دعا وآمین گفتن شریک باشند با دیگران ونماز
نخوانند قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ اَلْحُیَّضُ گفت حفصہ پس گفتم ام عطیہ را کہ آیا حاضر شوند
حائضان ودر اکثر روایات بہمزہ ممدودہ واقع شدہ ست کہ ہمزہ استفہام ست فَقَالَتْ
اَلَیْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا پس گفت ام عطیہ آیا نیست کہ حائض حاضر میشود عرفہ را وامثال
آنرا یعنی مزدلفہ را ومنی را وصلوۃ استسقا را ودر لفظ لیس ضمیر شان ست واگر ضمیر راجع بحائض
می بود لیست می بود وضمیر تشہد راجع بسوی حائض ست ومراد از عرفہ یوم عرفہ ست در عرفات
وکذا عبارۃ از مزدلفہ ست وکذا ثانی عبارۃ از منی ست یا از استسقا ست ودر تخصیص
دلالت ست بر انکہ حائض ترک نکند ذکر خدا را وحضور مجالس علم را لیکن داخل نشود در مساجد
بَابُ اِذَا حَاضَتْ فِیْ شَهْرٍ ثَلٰثَ حِیَضٍ باب ست در بیان حکم حائض وقتی کہ
حائض شود در یک ماہ سہ حیض ولفظ حیض بکسر حاء مہملہ وفتح یاء تحتیہ جمع حیضۃ ست بکسر حاء مہملہ
وَمَا یُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِی الْحَیْضِ وَالْحَمْلِ وبا ست در بیان چیزی کہ تصدیق کردہ میشود
نساء را در مدۃ حیض ودر مدۃ حمل ودر بعضی نسخ بجای والحمل والحبل بباء موحدہ واقع شدہ است
ومقصود واحد ست وَفِیْمَا یُمْكِنُ مِنَ الْحَیْضِ ودر بیان چیزی کہ تصدیق کردہ میشود زنان را
در چیزی کہ ممکن باشد از حیض یعنی از تکرار حیض بقدری کہ ممکن باشد تصدیق او کردہ میشود
ودر انچہ ممکن نباشد تصدیق کردہ نمیشود او را لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِیْ اَرْحَامِهِنَّ از جہت قول اللہ تعالی وحلال نیست زنان را کہ پوشند وپنہان کنند چیزی را کہ
خلقت کردہ ست اللہ تعالی در ارحام ایشان از حیض وحمل وَیُذْكَرُ عَنْ عَلِیٍّ وَعَنْ شُرَیْحٍ
وذکر کردہ میشود از حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ واز شریح بشین معجمہ وبحاء مہملہ بن الحارث

بمثلث کوفی کندی ابو امیه بهت و او دریافت زمان سعادت نشان حضرت پیغمبر را صلی الله علیه و آله و سلم
لیکن ملاقات نکرده بهت و قاضی کرد او را حضرت عمر بر کوفه و بعد حضرت عمر هم او را مقرر داشتند تا آنکه
خود ترک کرد قضا را در زمان حجاج بن یوسف و عمر او یکصد و بیست سال بود فوت شد در سنه
نود و هشت از هجرت نبوی علی صاحبها الصلوة و السلام و مرویست از ثقات که آمد زنی نزد
حضرت علی رضی الله تعالی عنه که مخاصمه میکرد شوهر خود را در طلاق و میگفت که عدة من تمام شده بهت
که من حائض شدم در یک ماه سه حیض پس فرمود حضرت علی مر شریح را که حکم بکن در میان اینها پس گفت
شریح یا امیر المومنین چگونه حکم کنم و حال آنکه تو حاضری و مرا قدرة نیست که بحضور تو من حکم کنم باز فرمود حضرت
علی که حکم بکن پس حکم کرد شریح پس فرمود حضرت علی رضی الله تعالی عنه قالون و لفظ قالون بلسان روم
بمعنی احسنت بهت یعنی نیک حکم کردی چنانچه مروی بهت در متن اَنْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بَيِّنَةٌ
مِنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا آنکه آمد زنی بگواهان از خواص اهل خود بطانة الرجل خاصته مِمَّنْ تَرْضَى
دِيْنَهُ از انکسی که مرضی بهت دین او نزد حق تعالی و راضی بهت حق تعالی دین او را یعنی عادل بوند
اَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلٰثًا صُدِّقَتْ آنکه آن زن حائض شد در یک ماه سه مرتبه تصدیق
کرده شد آن گواهان را باید دانست که حیض امر باطنی بهت پس طریق علم شاهدان بقرائن و علامات
و نیز نسا مشاهده میکنند آنرا و درین باب شهادة نسا هم جائز بهت قَالَ عَطَاءٌ اَقْرَاؤُهَا
مَا كَانَتْ گفت عطاء ابن ابی رباح که اقراء آن زن یعنی حیضهای او یا طهرهای او در زمان عدة بقدر
چیزیست که بود پیش از عدة یعنی آن زن که دعوای سه حیض در یک ماه در زمان عدة میکند باید دید که در
قبل از عدة هم عادة او همین قسم بود معتبر بهت قول او و مثل ما قبل عدة معتبر باید کرد و اگر ادعای او در زمان
عدة مخالف ما قبل عدة بهت قبول نباید کرد قول او را و لفظ اقراء جمع قرء بضم قاف و فتح آنست
و قرء لفظ مشترک بهت و در آیة نزد امام ابو حنیفه بمعنی حیض بهت و نزد شافعی یعنی طهر است و آن
لفظ مشترک بهت و در آیة ثلثة قروء هر یک بقرینة اراده معنی کرده بهت وَبِهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ
و به آنچه گفته بهت عطاء ابن ابی رباح گفته بهت ابراهیم نخعی وَقَالَ عَطَاءٌ اَلْحَيْضُ مِنْ يَوْمٍ اِلَى

Marfat.com

خَمْسَ عَشْرَةَ وگفت عطا که حیض از یک روز هست تا پانزده روز یعنی اقل حیض یک روز و یک شب هست
واکثر آن پانزده روز هست نزد عطا وقَالَ مُعْتَمِرٌ وگفت معتمر بضم میم وسکون عین مهمله وفتح
تاء مثناة فوقیه وبراء مهمله او ابن سلیمان عابد هست که نماز میخواند هر شب تمام شب بوضوء واحد
عَنْ اَبِیْهِ از پدر خود که سلیمان بن طرخان هست تیمی بصری گفت شعبه که ندیدم هیچکس را اصدق از سلیمان
بود که وقتی که حدیث میکرد از پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم متغیر میشد رنگ او سَاَلْتُ اِبْنَ سِیْرِیْنَ
عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَی الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ سوال کردم محمد بن سیرین را از زنی که به بیند
خون را بعد طهر خود به پنج روز یعنی پنج روز طهر شود و بعد آن خون به بیند و در اینجا لفظ قرء بمعنی
طهر هست بقرینه تری الدم قَالَ النِّسَاءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ گفت ابن سیرین که زنان اعلم اند بآن حَدَّثَنَا
اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ حدیث کرد ما را احمد بن ابی رجاء بفتح راء مهمله وتخفیف جیم بامد که نام او عبد الله بن
ایوب هست هروی حنفی هست قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ گفت که حدیث کرد ما را ابو اسامه که نام او
حماد بن اسامه کوفی هست قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ
گفت شنیدم من هشام بن عروه را گفت که خبر داد مرا پدر من که عروه هست از عائشه رضی الله عنها
اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم که تحقیق فاطمه بنت
ابی حبیش سوال کرد پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله وسلم قَالَتْ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ گفت تحقیق
من مستحاضه میشوم پس پاک نمیشوم اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ ایا پس ترک کنم نماز را فَقَالَ لَا پس گفت ترک
نکن لٰکِنْ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا لیکن ترک کن نماز را قدر ایامی
که حائض میشوی در آن ایام ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ بعد آن غسل کن و نماز بخوان و اختلاف است
در عدة که تصدیق کرده شود زن را وقتی که دعوی انقضاء آن کند مروی از حضرت علی بن ابی طالب
کرم الله وجهه واز شریح آنست که اگر دعوا کند که سه حیض منقضی شد در یک ماه و زنان عادله را گواه آورد
تصدیق کرده شود وقول امام احمد بن حنبل هم همین هست وگفته هست امام ابو حنیفه که قول او را تصدیق
کرده نشود مگر آنکه دعوا کند که منقضی شد عدة او در اقل از دو ماه وقتی که از ذوات حیض باشد زیرا که

Marfat.com

عادة نیست که اقل طهر و اقل حیض جمع شود وقتی که حیض بسیار شود طهر کم میشود و وقتی که طهر
کم شود حیض زیاده میشود و امام ابو یوسف و امام محمد میگویند که تصدیق کرده نشود قول او
در اقل از سی و نه روز زیرا که اقل حیض نزد ایشان سه روز هست و اقل طهر پانزده روز و همین
مذهب سفیان ثوری و امام شافعی میگوید که تصدیق کرده شود قول او در اکثر از سی و دو روز باین
طور که طلاق دهد زوج او و مانده باشد از طهر او یکساعت پس حائض شود یک روز و پاک شود پانزده روز
و وقتی که داخل شود در خون از حیضهٔ ثالثه پس منقضی میشود عدهٔ او و نزد شافعی اقل طهر پانزده
روز هست و اقل حیض یک روز و یک شب هست پس بدون سی و دو روز عدهٔ منقضی نمیشود و نزد
امام مالک حد نیست مر اقل حیض را و نه اقل طهر را چنانچه مذهب اهل مدینه هم همین هست که عدهٔ
محمول میشود بر معروف از حیض زنان و مذهب او زاعی آنست که زن حائض میشود بیکاه و طاهر
میشود بیکاه **بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ** باب است در بیان زردی
و تیرگی رنگ که ظاهر میشود در غیر ایام حیض **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ**
ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ حدیث کرد ما را قتیبة بن سعید گفت حدیث کرد ما را اسمعیل بن علیه از ایوب
سَخْتِيَانِي عَنْ مُحَمَّدٍ از محمد بن سیرین **عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ** از ام عطیه **قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ**
وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا گفت ام عطیه بودیم ما که شمار نمیکردیم تیرگی و زردی را چیزی از حیض وقتی
که در غیر زمان حیض می بود **بَابُ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ** باب است در بیان رگ استحاضه
لفظ عرق بکسر عین مهمله و سکون راء مهمله که مسمی بعاذل هست **حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ**
حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حدیث کرد ما را ابراهیم بن منذر گفت حدیث کرد
معن گفت حدیث کرد مرا ابن ابی ذئب بکسر ذال معجمه که نام او محمد بن عبد الرحمن هست **عَنِ ابْنِ شِهَابٍ**
عَنْ عُرْوَةَ از ابن شهاب از عروة بن زبیر **وَعَنْ عَمْرَةَ** و از عمرة بنت عبد الرحمن بن سعد که
انصاریه
و لفظ عمره بفتح عین مهمله و سکون میم و راء مهمله هست **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ**
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ از عائشه صدیقه هست که

Marfat.com

زوج پیغمبر خدا بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکہ ام حبیبہ بنت جحش بفتح جیم وسکون حاء مہملہ کہ زوجہ عبد الرحمن
ابن عوف ہست وہمشیرہ حضرت زینب ام المومنین ہست مستحاضہ شد ہفت سال فَسَأَلَتْ
رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ ذٰلِكَ پس سوال کرد رسول خدا را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از حکم آن فَأَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ پس امر کرد او را رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکہ غسل کند فَقَالَ هٰذَا
عِرْقٌ پس فرمود کہ این رگ ہست فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ پس بود کہ غسل میکرد برای ہر نماز گفتہ
قسطلانی کہ امر اغتسال بطریق تطوع ہست نہ بطریق وجوب چنانچہ مذہب جمہور ہست مگر آن مستحاضہ
کہ او را ایام حیض مقرر بود و بعد آن نسیان کرد آن ایام را و موضع آنرا و وقت آن را و عدد آن را پس او
غسل کند برای ہر نماز زیرا کہ احتمال ہست در ہر روز کہ حیض باشد و طحاوی گفتہ ہست کہ حدیث ام حبیبہ
منسوخ ہست بحدیث فاطمہ بنت ابی حبیش بَابُ الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ
باب ہست در بیان حکم زن کہ حائض شود بعد از طواف افاضہ کہ آیا مانع از طواف وداع ہست یا نہ
و افاضہ بمعنی رجوع از عرفات و طواف زیارت ہست حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ يُوْسُفَ
قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حدیث کرد ما را عبد اللہ بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ از عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم از پدر خود کہ ابو بکر باشد
عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهَا
قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ
ابْنِ اَخْطَبَ از عمرة بنت عبد الرحمن از عائشہ رضی اللہ عنہا گفت مر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را کہ ای رسول خدا تحقیق صفیہ
بنت حیی بضم حاء مہملہ و فتح یاء مثناة تحتیہ اولی مخففہ و تشدید یاء ثانیہ ابن اخطب بخاء معجمہ
و آن صفیہ از ازواج مطہرات ہست وفات یافت در سنہ سی از ہجرت یا در سنہ سی و شش
قَدْ حَاضَتْ تحقیق حائض شد آن صفیہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاید کہ آن صفیہ حبس کند و مانع شود

Marfat.com

مارا از برامدن از مکه بسوی مدینه تا پاک شود و طواف کند بکعبه اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ
آیا نبود که طواف کرده بود با شما ای زنان طواف رکن فَقَالُوا بَلَى پس گفتند آری طواف کرده است
قَالَ فَاخْرُجِي فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پس خارج شو از مکه زیرا که طواف وداع ساقط
شد بسبب حیض در اینجا عدول فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم از غیبت بسوی خطاب یا آنکه
مراد آنست که فرمود عائشه را بگو صفیه را که خارج شود حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ
حدیث کرده است ما را معلی بن اسد گفت حدیث کرد ما را وهیب از عبد الله بن طاوس از پدر خود
از عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که رخصت داده شده است مر حائض را آنکه رجوع کند از مکه
بسوی وطن خود وقتی که حائض شود بغیر از طواف وداع ولفظ رخص بضم راء مهمله صیغه مجهول است
ولفظ تنفر بفتح اول وکسر ثالث یا بضم ثالث ای ترجع وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي آخِرِ أَمْرِهِ
آنها لا تنفر و بود عبد الله بن عمر که میگفت در اول بار تا آنکه آن زن رجوع نکند و مکث کند
تا وقتی که پاک شود از حیض و این لفظ کان ابن عمر الی اخره کلام طاوس است ثُمَّ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ تَنْفِرُ بعد آن شنیدم عبد الله بن عمر را که میگفت که رجوع کند إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى
الله عليه وآله وسلم رَخَّصَ لَهُنَّ تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم رخصت داد آن
زنان را که رجوع نمایند بغیر از طواف وداع بَابٌ بتنوین است إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ
الطُّهْرَ وقتی که ببیند مستحاضه طهر را باین طور که منقطع شود خون او وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي
گفت ابن عباس که غسل کند و نماز بخواند وَلَوْ كَانَ سَاعَةً اگرچه باشد طهر او یک ساعت اگر گفته شود
که اقل طهر پانزده روز است پس بودن او یک ساعت چه معنی دارد جواب آنست که اقل طهر مختلف فیه است
و شاید نزد ابن عباس اقل آن یک ساعت باشد بَأْتِيهَا زَوْجُهَا بیاید او را زوج او یعنی جماع
کند با او إِذَا صَلَّتْ یعنی مستحاضه وقتی که اراده کند نماز و غسل را پیش باید او را زوج او و لفظ اذا
صلت شرط است جزاء او مقدم است یا محذوف است که دلالت میکند بر مقدم و مراد از صلت

Marfat.com

ارادت الصلوة والغسل نهبت الصَّلٰوةُ اَعْظَمُ نماز اعظم بهت از جماع وفائده این کلام بیان
ملازمه بهت یعنی هرگاه جائز شد نماز پس جواز وطی بطریق اولی باشد حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ
عَنْ زُهَيْرٍ حدیث کرد مارا احمد بن یونس تمیمی کوفی از زهیر بن معاویه جعفی قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ گفت حدیث کرد مارا هشام بن عروه از پدر او که عروة بن زبیر بهت از
عائشه صدیقه رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم اِذَا اَقْبَلَتِ
الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ گفت عائشه که فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی که پیش آید
حیض پس ترک کن ای مخاطبه نماز را وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي و وقتی که پس
برود و رشود حیضه پس بشوی از خود خون را و نماز بخوان این حدیث مختصر بهت از حدیث فاطمه بنت
ابی حبیش و مثل او را مجذوم گفته میشود و در باب استحاضه مباحث او گذشت بَابُ الصَّلٰوةِ
عَلَى النُّفَسَاءِ بابست در بیان جنازه خواندن بر زنی که صاحب نفاس بهت و نفسا بضم نون و فتح
فا بامد مفرد بهت بر غیر قیاس وجمع او نفاس بهت بکسر نون بروزن فعال بکسر فا بر غیر قیاس زیرا که در
کلام عرب فعلا که جمع کرده شود او را بر فعال بکر نفسا و نفسا عبارة بهت از زنی که نو زائیده باشد
وَسُنَّتُهَا و طریقه آن نماز جنازه خواندن بر و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَبَابَةُ
حدیث کرد مارا احمد بن ابی شریح گفت خبر داد مارا شبابه بفتح شین معجمه و تخفیف با نام او مروان است
اصل او از خراسان بهت قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ گفت خبر داد مارا شعبة بن حجاج عَنْ حُسَيْنٍ
الْمُعَلِّمِ از حسین معلم بکسر لام مشدده عَنْ اَبِي بُرَيْدَةَ از ابی بریده اسلمی مروزی تابعی عَنْ سَمُرَةَ
ابْنِ جُنْدَبٍ از سمرة بن جندب بن هلال فزاری که صحابی بهت اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ انکه تحقیق
زنی فوت شد بسبب ولادت بطن و فی در اینجا بمعنی با سببیه بهت فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی الله
علیه واله وسلم فَقَامَ وَسَطَهَا پس نماز جنازه خواند بر و پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم پس ایستاد
در نماز محاذی وسط آن زن و لفظ وسط بفتح سین بهت بنا بر انکه اسم بهت و بسکون سین نیز
آمده بهت و آن ظرف بهت و میگویند بسکون در آنچه متفرق الاجزا باشد مثل آدمی و دواب و بفتح

Marfat.com

سین میگویند در آنچه متصل الاجزا باشد مثل دار باب حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ
حدیث کرد ما را حسن بن مدرک بضم میم و کسر راء مهمله قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ گفت حدیث
کرد ما را یحیی بن حماد شیبانی قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ گفت که خبر کرد ما را ابو عوانه
از کتاب خود اشاره کرد باین لفظ بآنچه گفته است امام احمد بن حنبل که آنچه ابو عوانه حدیث
کند از کتاب خود آن اثبت و محکم است و آنچه از یاد از غیر کتاب بگوید در و وهم است
که حفظ او بسیار نبود قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ
سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی الله علیه و اله و سلم گفت خبر داد ما را
سلیمان شیبانی از عبد الله بن شداد بن هاد و مادر او سلمی بنت عمیس همشیره میمونه بود
او میگوید که شنیدم من خاله خود را که میمونه زوجه پیغمبر خدا صلی الله علیه و اله و سلم بود أَنَّهَا كَانَتْ
تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه
و اله و سلم آنکه آن میمونه بود حائض نماز نمیخواند و او فتاده می بود بمقابله سجدگاه پیغمبر خدا صلی
الله علیه و اله و سلم در خانه در مسجد باید دانست که در لفظ کانت تکون یک کلمه زائده است و مکرر است
چنانچه در اکثر کلام کلمه زائده می آید یا آنکه ضمیر در کانت برای قصه باشد و در لفظ تکون راجع بمیمونه باشد
و لفظ مفترشة از افترش است ای انبسط فافترش ذراعیه بسطهما علی الارض و مفترشة ای منبسطة
علی الارض و قوله بحذاء بکسر حاء مهمله و بذال معجمه و مد یعنی محاذی و مقابل و لفظ مسجد بکسر جیم بمعنی موضع سجود
آنحضرت است صلی الله علیه و اله و سلم لانه مسجد معهود وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ و آنحضرت صلی الله
علیه و اله و سلم نماز میخواندند بر خمره خود و خمره بضم خاء معجمه و سکون میم سجاده صغیره که ساخته میشود از
پوست خرما و بافته میشود بخیوط و مسمی کرده شده آنرا بخمره از جهة آنکه می پوشد روی و کفین دست
را از گرمی زمین و سردی آن و از همین ماخوذ است لفظ خمار إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ
وقتی که سجده میکرد میرسید مرا بعضی از پرچه او و درینجا التفاتست از غیبت بسوی خطاب و با
آنکه لفظ قالت مقدر است و الاسباق کلام مقتضی آن بود که میفرمود اصابها بعض ثوبه تمام شد

Marfat.com

کتاب الحیض بسم الله الرحمن الرحیم کتاب التیمم کتاب ست در بیان تیمم
وتیمم در لغت بمعنی قصد ست ودر اصطلاح شرع قصد بسوی خاک از برای مسح روی ویدین نیة
جواز نماز وما نند آن وقول الله تعالی فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا
فامسحوا بوجوهکم وایدیکم ودر بیان قول الله تعالی ودر بعضی نسخ بدون واو ست پس
در بیضوره قول الله مبتدا است وبعد او خبر ست ای قول الله تعالی فی التیمم هذه الایة ولفظ صعید
خاک پاک را گویند وطیبا تاکید ست حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک
حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تینسی گفت خبر داد ما را امام مالک صاحب المذهب عن عبد
الرحمن بن القاسم از عبد الرحمن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی الله عنه عن عائشة
زوج النبی صلی الله علیه واله وسلم قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم فی بعض اسفاره از عائشه صدیقه گفت رسول صلی الله علیه واله وسلم که
برامدیم ما با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در بعضی سفرهای او که او غزوه بنی مصطلق بود در
ششم از هجرة نبوی علی صاحبها افضل الصلوة والسلام ودر همین غزوه قصه افک بود حتی
اذا کنا بالبیداء تا انکه وقتی که بودیم ما در بیداء بفتح باء موحده ومد موضعی ست قریب مکه ازدی
الحلیفه او بذات الجیش یا در ذات الجیش بفتح جیم وسکون مثناة تحتیه آخر او شین معجمه ست
دو موضع اند در میان مکه ومدینه وکلمه او برای شک ست واین شک از عائشه ست انقطع
عقد لی شکست قلاده که مرا بود ولفظ عقد بکسر عین مهمله وسکون قاف قلاده وآن قلاده
قیمت دوازده درهم داشت وقلاده آنرا گویند که بسته شود در گردن انداخته شود وآن قلاده
ملک عائشه نبود بلکه عاریت گرفته بود از اسماء که همشیره او بود واضافه آن بسوی خود باعتبار قبض است
فاقام رسول الله صلی الله علیه واله وسلم علی التماسه پس استاد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله
وسلم بجهت طلب وأقام الناس معه ولیسوا علی ماء واستادند مردم بهمراه انحضرت صلی الله
علیه واله وسلم ونبود ند مردم بر آب فاتی الناس الی ابی بکر الصدیق فقالوا الا ترری الی

Marfat.com

مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالنَّاسِ
وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ پس آمدند مردم بسوی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس گفتند
آیا نمی بینی بسوی چیزی که کرد عائشہ بند کرد و نگاه داشت پیغمبر خدا را و مردم را و نیستند مردم
که نزول کرده باشند بر آب و نیست با مردم آب فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ پس آمد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ در آنحال که رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نهاده بود سر مبارک خود را بر ران من قَدْ نَامَ تحقیق خواب کرده بود آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالنَّاسَ
وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ پس گفت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ که بند کردی رسول خدا
را و مردم را و نیستند نزول کننده بر آب و نبود بهمراه آنها آب فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ
أَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ پس گفت عائشه رضی اللہ عنہا که پس عتاب کرد مرا ابوبکر صدیق
و گفت چیزی که خواسته بود الله تعالیٰ آنکه بگوید وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ و بود که میزد
مرا بدست خود در تهیگاه من و یطعننی بضم عین و بفتح آن و بفتح بمعنی قول بهت چنانچه طعن در نسب
کسی بکند یا دیگر امری طعن بلسان کند و بضم عین از برای نیزه زدن بهت فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ
إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى فَخِذِيْ پس نمیکرد مرا از تحرک کردن
مگر بودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر ران من فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حِيْنَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ پس استاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتی که صبح کرد بر غیر آب فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ پس نازل کرد الله تعالیٰ آیه تیمم را فَتَيَمَّمُوْا پس تیمم کردند صحابه از جهة عمل نمودن
بآیه تیمم و این لفظ ماضی بصیغه بهت فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ پس گفت اسید بضم همزه مصغر اسد
که ابن حضیر بهت بضم حاء مهمله و فتح ضاد معجمه او صحابی سنی انصاری از نقبا بهت که ایمان آورد در عقبه
ثانیه و وفات یافت در سنه بیست از هجرة مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِيْ بَكْرٍ این برکة که حاصل
شد بمسلمین بر خصته تیمم اول برکة شما ای آل ابی بکر بلکه این برکة مسبوق بهت ببرکات دیگر و لفظ آل

Marfat.com

بمعنی اہل ہست و بمعنی اتباع نیز آمده و اطلاق نمیشود مگر بر اہل بیت اکابر چنانچه گفته نمیشود آل الحجام بلکه گفته
میشود آل السلطان قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ
گفت عائشه که ما برانگیختیم و برخیزانیدیم شتری را که بودم من سوار شونده بر وی پس یافتیم قلاده را زیر او حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حدیث کرد ما را محمد بن سنان بکسر سین مهمله و تخفیف نون قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
بضم ها و فتح شین معجمه و سکون مثناة تحتانیه بن بشیر بفتح موحده و کسر معجمه ح تحویل اسناد است چنانچه
سابق مذکور شد قَالَ گفت بخاری وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ و حدیث کرد مرا سعید بن نضر بفتح
نون و سکون ضاد معجمه ابو عثمان بغدادی قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ گفت خبر کرد ما را هشیم مذکور قَالَ أَخْبَرَنَا
سَيَّارٌ گفت خبر کرد ما را سیار بفتح سین مهمله و تشدید یاء مثناة تحتیه قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ
گفت حدیث کرد ما را یزید بن صهیب که فقیر است میگویند که مدتی آزارمند شد استخوان پشت او و فقار
استخوان پشت را میگویند پس فقیر ماخوذ از فقار است و آن یزید صهیب از مشائخ ابو حنیفه است
قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه و اله وسلم قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا
لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي گفت خبر کرد ما را جابر بن عبد الله انصاری که پیغمبر خدا صلی الله علیه و اله وسلم فرمود
که داده شدم من پنج خصلت که داده نشده است آن پنج خصلت هیچ کس را از پیغمبران پیش از من نُصِرْتُ
بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ یاری داده شدم بانداختن خوف در دل اعداء تا راه یکماهه و تخصیص این
شهر بجهة آن فرمود که نبود در میان آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم و در میان هیچکس از اعداء او زیاده از یکماه لفظ نصرت
بصیغه متکلم مجهول است و رعب بضم راء مهمله است وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا و گردانیده شد برای
من همه جا سجده و جای نماز خواندن که خاص نیست از آن زمین برای سجده موضع معین و در امم سابقه
نماز بدون موضع معین که مسجد باشد درست نبود چنانچه در حدیث دیگر آمده است و لم یکن من الانبیاء احد
یصلی حتی یبلغ محرابه وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورٌ و گردانیده شد برای من تمام زمین پاک کننده
یعنی وقتی که آب نیابد همه زمین برای او مطهر است در هر جا از زمین که پاک باشد تیمم کند آن تیمم برای او مثل
وضو مطهر است و در انبیاء سابق این تیمم جائز نبود و باین حدیث تمسک گرفته اند امام ابو حنیفه و امام مالک

Marfat.com

بر جواز تیمم بجمیع اجزاء زمین و در بعضی روایات جعلت تربتها طهورا هم آمده و شافعی عام را بر این خاص
حمل میکند فایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل پس هر مردی از امت من که دریابد او را
وقت نماز پس نماز بخواند یعنی هر جا که رسیده هست او را وقت و لازم نیست رسیدن بمسجد و احلت
لی الغنائم و حلال کرده شد برای من غنیمتها و غنیمت آنچه حاصل شود از کفار بغلبه و لم تحل لاحد
قبلی و حلال نشد مر هیچکس را قبل از من زیرا که بعضی انبیا را از ان بجهاد نبود و بعضی را که از ان شد بجهاد
غنیمت حرام بود بر انها بلکه می آمد آتش و میسوخت آنرا و اعطیت الشفاعة و داده شدم من شفاعت
باید دانست که مراد از شفاعت شفاعت عظمی هست که مراد هست بمقام محمود و آن شفاعت عامه است
که می باشد در محشر وقتی که رجوع میکنند همه خلائق بجناب او صلی الله علیه و اله وسلم و این شفاعت
مخصوص هست بآنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم گفته هست امام نووی که شفاعت پنج قسم هست اول
آن مخصوص بحضرت پیغمبر ما صلی الله علیه و اله وسلم و آن خلاص نمودن هست از هول موقف و دوم در ادخال
مردم در جنة بلا حساب سیوم شفاعت برای مردم که مستوجب نار اند بجهة عدم دخول در آتش دوزخ
چهارم شفاعت بجهة کسی که داخل شدند در دوزخ از کنه کاران پنجم شفاعت در زیادت درجات در
بهشت برای اهل بهشت و این چهار قسم بدیگر پیغمبران هم میشود و قسم اول مخصوص هست بحضرت محمد رسول
الله صلی الله علیه و اله وسلم و احتمال هست که مراد از شفاعت در اینجا شفاعت هست برای خروج کسی که در
مثقال ذره از ایمان باشد یا مراد شفاعت غیر مردوده هست و این هر دو نیز مخصوص بآنحضرت هست
صلی الله علیه و اله وسلم وکان النبی یبعث علی قومه خاصة و بعثت الی الناس عامة
و بود پیغمبر خدا که مبعوث میشد بسوی قوم خود خاص و بسوی همه مردم نمیشد و من مبعوث شدم بسوی
مردم عام همه یعنی قوم من و غیر آن از عرب و عجم باب اذا لم یجد ماء و لا ترابا باشد وقتی
که نیابد آب را بجهة وضو و نه خاک را بجهة تیمم حدثنا زکریا بن یحیی قال حدثنا عبد الله بن نمیر
حدیث کرد ما را زکریا بن یحیی گفت حدیث کرد ما را عبد الله بن نمیر بضم نون کوفی بود قال حدثنا هشام
ابن عروة عن ابیه عن عائشة گفت حدیث کرد ما را هشام بن عروه از پدر خود از عائشه انها استعارت

Marfat.com

مِنْ اُخْتِهَا اَسْمَاءَ قِلَادَةً آنکه عائشه عاریت طلبید از همشیره خود که اسماء بنت ابی بکر صدیق است
یک قلاده را بگرفت فَهَلَكَتْ پس هلاک شد وضائع گشت آن قلاده فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صلی الله علیه واله وسلم رَجُلًا فَوَجَدَهَا پس فرستاد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم مردی را
پس یافت آن قلاده را ومنافات نیست درمیان این قول وقول سابق که عائشه گفت فاصبنا
العقد تحت البعیر زیرا که لفظ اصبنا عام است مر عائشه را ومر رجل را پس حمل یافت رجل صادق
شد قول عائشه فاصبنا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا پس دریافت آنها را
وقت نماز ونبود بهمراه اوشان آب پس نماز خواندند بغیر وضو چنانچه فاقد الطهورین را نماز خواندن
بی وضو وبی تیمم درست است بر بعضی اقوال واحتمال است که این نماز خواندن بی وضو باجتهاد کرده
باشند یا حکم شرعی چنین باشد لیکن بعد یافتن آب اعاده است ودر مسئله فاقد الطهورین اختلافست
یک قول آنست که واجب است خواندن نماز واعاده هم لازم است ودوم آنکه واجب نیست بر و
لیکن مستحب است وواجب است قضا بر وخواه نماز خواند خواه نخواند وثالث آنکه حرام است بر و
نماز خواندن زیرا که بی وضو است واگر نخواند اعاده لازم است وهمین است مذهب امام ابو حنیفه وهمام
آنکه واجب است نماز خواندن وواجب نیست اعاده واین مذهب مزنی است فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم پس شکایت کردند این حال فقدان آب را بسوی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ پس نازل کرد الله تعالی آیه تیمم را فَقَالَ
اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ پس گفت اسید بن حضیر که بصیغه تصغیر است مر عائشه را جَزَاكِ
اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرًا جزا بدهاد الله تعالی ترا نیکی مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكِ
لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا نازل نشد بتو امری که مکروه می پنداری تو آنرا مگر آنکه گردانید الله تعالی
آن امر را برای تو وبرای همه مسلمانان در وی نیکی وبهبود باب التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ
اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ باب است در بیان حکم تیمم در حضر وقتی که نیابد آب را بانکه آب مفقود باشد یا
قدرة نباشد بر استعمال او بسبب عوارض وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وترسد فوت وقت

نماز را و به قال عطاء و بتیمم این خائف قائل بهت عطاء بن ابی رباح و باین قائل بهت شافعی
نیز لیکن او قضا هم لازم میکوید و نزد امام ابو حنیفه تیمم در شهر جائز نیست مگر در سه صورة برای
خوف فوت صلوة عید اگر وضو کند و برای خوف فوت صلوة جنازه و خوف جنب از سردی بسبب
اغتسال و قال الحسن فی المریض عنده الماء و لا یجد من یناوله یتیمم و گفت حسن
بصری در مریضی که نزد او آب باشد و نیابد بکسی را که بدهد او را آب و اعانت کند او را بر استعمال
تیمم کند و نزد شافعی هم تیمم درست بهت و اقبل ابن عمر حتی اذا کان بالجرف و پیش آمد عبد الله
ابن عمر بن خطاب از زمین خود در موضع جرف بضم جیم و راء مهمله و سکون راء هم آمده بهت نام
موضع بهت قریب از مدینه بسه میل بطرف شام و اصل جرف در لغة آن زمین را میکویند که جای
شود در وسیول و بخورد آن را سیول فحضرت العصر بمربد النعم پس حاضر شد نماز عصر در
موضع مربد نعم و مربد بکسر میم و سکون راء مهمله و فتح باء موحده و بدال مهمله موضعی که می نشینند در و
و غیر آن و آن موضعی بهت بر دو میل از مدینه فصلی پس نماز خواند بعد آن که تیمم کرد ثم دخل
المدینة پس داخل شد در مدینه و الشمس مرتفعة فلم یعد و حال آنکه آفتاب بلند بود
از کناره پس اعاده نکرد نماز را پس ازین معلوم شد که عبد الله بن عمر جائز میداشت تیمم را در حضر زیرا که
آن مربد نعم حد سفر نبود از مدینه و این بهت مذهب مالک که اعاده نیست در نیصورة و شافعی قائل
باعاده آن حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن جعفر بن ربیعة عن الاعرج
قال سمعت عمیرا حدیث کرد ما را یحیی بن بکیر گفت حدیث کرد ما را لیث از جعفر بن ربیعه از اعرج
گفت شنیدم من عمیر را و عمیر تصغیر بهت مولی ابن عباس بن قال اقبلت انا و عبد الله بن
یسار مولی میمونة که معتق عبد الله بن عباس بهت که گفت که پیش آمدم من و عبد الله بن یسار مولی
میمونه زوج النبی صلی الله علیه واله وسلم که آن میمونه زوج پیغمبر خدا بهت صلی الله علیه واله وسلم
حتی دخلنا علی ابی جهیم بن الحارث تا آنکه داخل شدیم ما بر ابی جهیم بن حارث لفظ جهیم بضم
جیم و فتح ها بتصغیر بهت نام او عبد الله بهت صحابی بهت ابن الصمة بن صمة بکسر صاد مهمله و تشدید

میم بن عمرو بن عتیک خزرجی الانصاری است فقال ابو الجهیم اقبل النبی صلی
الله علیه واله وسلم پس گفت ابو الجهیم که پیش آمد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم من نحو بئر جمل
از طرف بیر جمل بجیم ومیم مفتوحتین نام موضعی است قریب مدینه فلقیه رجل پس ملاقات کرد او را مردی
که نام او ابو الجهیم است فسلم علیه پس سلام داد انکس بر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فلم یرد النبی
صلی الله علیه واله وسلم پس رد نکرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بر وی سلام را حتی اقبل علی
الجدار فمسح بوجهه ویدیه تا انکه پیش آمد بر دیوار پس مسح کرد بر روی خود وهر دو دست خود
ثم رد علیه السلام پس رد کرد بران شخص سلام را ودر روایت طبرانی در اوسط مروی است که
بعد آن فرمود لم یمنعنی ان ارد علیک الا انی کنت علی غیر طهر یا کره ان اذکر الله علی غیر طهارة واین جوزی
گفته است زیرا که سلام از اسماء الهی است لیکن این حدیث محمول است بر انکه در آنوقت آب موجود
نبود زیرا که تیمم باوجود آب هیچ نیست ودر حدیث عائشه رضی الله عنها آمده است کان رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم یذکر الله علی کل احیانه پس بنا بر ین حدیث تیمم نبا بر اولویت باشد باب
المتیمم هل ینفخ فیهما یعنی است در انکه متیمم آیا نفخ کند ونفس زند در هر دو دست بعد از زدن
بر خاک حدثنا آدم حدیث کرد ما را آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة گفت حدیث کرد ما را
شعبة بن حجاج قال حدثنا الحکم گفت حدیث کرد ما را حکم بن عتیبه عن ذر از ذر بفتح ذال معجمه
وتشدید راء مهملة بن عبید الله همدانی عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی از سعید بن
عبد الرحمن بن ابزی بفتح همزه وسکون باء موحده وبرای معجمه مفتوحه عن ابیه از پدر خود که
عبد الرحمن است واو صحابی خزاعی کوفی است قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب گفت آمد مردی
از اهل بادیه بسوی عمر بن خطاب رضی الله عنه فقال انی اجنبت پس گفت که من جنب شدم فلم اصب
الماء پس نیافتم آب را فقال عمار بن یاسر لعمر بن الخطاب پس گفت عمار بن یاسر مر عمر بن خطاب را
وعمار بن یاسر از سابقین اولین بود واو وپدر او حاضر شده همه مشاهد را وفرمود آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم در باب اوان عمارا ملی ایمانا اخرجه الترمذی واستیذان بمنوذر وزی عمار از آنحضرت صلی الله علیه

Marfat.com

وسلم در دخول پیش فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا بالطیب الطیب و فرمود آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من عادی عمارا عاداہ اللہ و من ابغض عمارا ابغضہ اللہ آما تذکر انا کنا فی سفر
فاجنبنا انا و انت ایا یاد نداری کہ ما بودیم در سفر پس جنب شدیم من و تو فاما انت فلم تصل
اما تو پس نماز نخواندی زیرا کہ توقع وصول آب داشتی پیش از وقت یا از جہة اعتقاد انکہ تیمم برای رفع
حدث نیست نہ برای رفع جنابت و عمار قیاس کرد حدث اکبر را بر اصغر و اما انا فتمعکت و ایا من
پس غلطیدم در خاک و بتمام جسد خود خاک مالیدم باین گمان کہ تیمم کہ بعوض غسل باشد ببر تمام بدن خاک مالیدہ شود
فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس ذکر کردم این را نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فقال انما یکفیک ھکذا پس فرمود جز این نیست کہ کفایت میکند ترا این چنین فضرب
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکفیہ الارض پس زد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہر دو کف خود
زمین را و نفخ فیہما و نفخ کرد در ہر دو و دست از جہة تخفیف خاک شاید کہ خاک بسیار بود ثم مسح
بہما وجھہ و کفیہ بعد آن مسح کرد بہر دو دست خود روی مبارک خود را و ہر دو کف دست خود را
تا رسغین و این مذہب امام احمد بن حنبل ست پس واجب نیست نزد او مسح تا مرفقین و نیز یک ضربة
کافی ست برای مسح وجہ و کفین چنانچہ ظاہر این حدیث دال ست بران و از مشہور مذہب مالکیہ ہم ضربتین
و مسح تا مرفقین ست و مذہب امام ابو حنیفہ و مشہور از شافعی آنست کہ تیمم دو ضربة ست یک ضربة
برای مسح وجہ و یک ضربة برای مسح یدین و مسح یدین تا مرفقین ست بحدیثی کہ روایت کردہ ست حاکم
و دار قطنی از عبد اللہ بن عمر از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال التیمم ضربتان ضربة للوجہ و ضربة
للیدین الی المرفقین و لفظ الی در الی المرفقین بمعجم مع ست و قیاس بر وضو دلیل ست بر انکہ مراد درین
حدیث عمار آنست ای و کفیہ الی المرفقین و کفتہ ست قسطلانی کہ صحح الرافعی الاکتفاء بضربة لحدیث الباب
والاول اصح مذہبا و الثانی اصح دلیلا و اما حدیث الدار قطنی و الحاکم التیمم ضربتان الی آخرہ و الصواب وقفہ
علی ابن عمر و قضیة حدیث عمار الاکتفاء بمسح الوجہ و الکفین و ہو قول قدیم قال الخطابی الاقتصار علی الکفین
اصح فی الروایة و وجوب الذراعین اشبہ بالوصول و اضح فی القیاس باب التیمم للوجہ

Marfat.com

وَالْكَفَّيْنِ بابست در تیمم برای وجه و هر دو کف دست هست حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حدیث کرد ما را حجاج
ابن منهال بگفتیم قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ گفت خبر داد ما را شعبة بن حجاج عَنِ الْحَكَمِ از حکم بن عیینه
عَنْ ذَرٍّ از ذر بفتح ذال معجم بن عبد الله همدانی عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى از سعید بن
عبد الرحمن بن ابزی بفتح همزه و زای معجم که در میان آنها باء موحده هست عَنْ اَبِيهِ از پدر او که عبد الرحمن است
قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا گفت عمار باین مذکور سابق که در حدیث سابق گذشت از روایت آدم از شعبه
وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ و گفت حجاج و زد شعبة بن حجاج بهر دو دست خود
بسوی زمین ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ پس نزدیک کرد هر دو دست خود را تا سر غین یا تا مرفقین
وَقَالَ النَّضْرُ و گفت نضر بنون و ضاد معجمه بن شمیل اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ
ذَرًّا يَقُولُ خبر داد ما را شعبة بن حجاج از حکم بن عتیبه گفت شنیدم ذر بن عبد الله را که میگوید یا بیدا
که در حدیث سابق حکم بطریق عن ذر گفته بود و درین حدیث لفظ سمعت ذرا گفت و فرق در سماع
وعنعنه مشهور هست عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنِ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ از ابن عبد الرحمن بن ابزی و نیز گفت حکم بن عتیبه مذکور و تحقیق من هم شنیدم
این را از پسر عبد الرحمن بن ابزی از پدر او یعنی بلا واسطه هم شنیدم از و لفظ قال الحکم یا تعلیق هست
از بخاری یا از کلام شعبه هست در نصوره مسند می باشد قَالَ قَالَ عَمَّارٌ گفت عبد الرحمن که گفت
عمار اَلصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ یعنی خاک پاک وضو مسلمان است
کفایت میکند او را از آب نزد نابودن آب حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حدیث کرد ما را سلیمان
ابن حرب ازدی واشجی بصری قاضی مکه بود قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ گفت حدیث کرد ما را شعبه از حکم از ذر از
ابن عبد الرحمن بن ابزی از پدر خود آنکه آن عبد الرحمن حاضر شد عمر بن خطاب را وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ
و گفت آن عمر را عمار بن یاسر كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ بودیم ما در لشکری که بر کفار میرفتیم سریه آن جماعه را گویند
که بغیر امیر و سردار باشند و پنهان بروند فَاَجْنَبْنَا پس جنب شدیم و تا آخر حدیث مثل سابق نقل کرد

Marfat.com

واین عبارة زیاده کفت وقال تفل فیهما وکفت عمار لفظ تفل فیهما ای فی الیدین یعنی در بدل
لفظ نفخ فیهما که در حدیث سابق بود لفظ تفل فیهما کفت حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا
شعبة عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی عن عبد الرحمن قال قال
عمار لعمر کفت عبد الرحمن که کفت عمار بن یاسر حضرت عمر بن خطاب را تمعکت غلطیدم
من در خاک فاتیت النبی صلی الله علیه واله وسلم پس آمدم من پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله
وسلم فقال یکفیک الوجه والکفان پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که کفایت میکنند
ترا روی وهر دو کف یعنی زیاده بر کفین هم فرض نیست وهمین هست مذهب امام احمد بن حنبل
واز شافعی هم مروی هست در قول قدیم ومذهب حنفیه تا مرفقین هست وکفته اند حدیث کفین
قوی هست از روی روایت وصحت اسناد وحدیث مرفقین قوی هست از روی قیاس بر وضو اگرچه
اسناد او باین درجه نیست ودر بعضی روایات مسح تا آباط ومناکب هم آمده هست اما ضعیف
من حیث الروایة والدرایة ونیز تا نصف ذراعین هم آمده هست واین روایت بخاری که از عمار
اقوی هست از روی اسناد واز جهة آنکه عمار فتوی میداد بعد زمان پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم
بهمین اکتفا بکفین واو مجتهد بود واعرف بود بمراد این حدیث از غیر او وحاکم وبیهقی ودار قطنی
حدیث مرفوع آورده اند از جابر بن عبد الله که آنحضرت فرمودند التیمم ضربة للوجه وضربة للذراعین
الی المرفقین وحاکم کفته هست هذا اسناده صحیح وذهبی هم کفته که اسناده صحیح والتفات نیست
بقول کسی که منع صحت او میکند ونیز در مسح ذراعین مسح کفین هم حاصل میشود واز عکس آن حاصل
نمیشود مسح ذراعین کذا قال القسطلانی حدثنا مسلم حدیث کرد ما را مسلم بن ابراهیم فراهیدی
بصری عن شعبة عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن عن عبد الرحمن قال شهدت
عمر از شعبه از حکم از ذر از ابن عبد الرحمن از عبد الرحمن کفت عبد الرحمن که حاضر شدم مر عمر بن خطاب را
فقال قال له عمار وساق الحدیث پس کفت عمار مر او را وسوق کرد آن
حدیث سابق را حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن الحکم

Marfat.com

عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صلی الله
علیه وآله وسلم بِیَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَکَفَّیْهِ حدیث کرد مارا محمد بن بشار گفت
حدیث کرد مارا غندر گفت حدیث کرد مارا شعبه از حکم از ذر از ابن عبد الرحمن بن ابزی از پدر خود گفت
پدر وی که عبد الرحمن است که گفت عمار پس زد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بدست مبارک خود زمین را
پس مسح کرد روی خود را و هر دو کف دست خود را بَابُ الصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ وُضُوْءُ
الْمُسْلِمِ یَکْفِیْهِ مِنَ الْمَاءِ خاک پاک وضوء مسلم است کفایت میکند او را از آب وَقَالَ الْحَسَنُ
یُجْزِئُهُ التَّیَمُّمُ مَا لَمْ یُحْدِثْ وگفت حسن بصری که کفایت میکند او را تیمم تا مادامی که بی وضو نشده
و همین است مذهب حنفیه و امام مالک و شافعی و حنبل میفرمایند نخواند به تیمم مگر فرض واحد را زیرا که طهارت
ضروریه است وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَیَمِّمٌ و امامت کرد ابن عباس دیگر مردم متوضیان را و حال
آنکه او متیمم بود و این مذهب حنفی و شافعی و مالک و جمهور است و اختلاف است اوزاعی را وَقَالَ یَحْیٰی
ابْنُ سَعِیْدٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی السَّبْخَةِ وَالتَّیَمُّمِ بِهَا و گفت یحیی بن سعید انصاری که
پاک نیست بنماز خواندن بر زمین شوره و تیمم کردن بآن لفظ سبخه بفتح سین مهمله و باء موحده و خاء معجمه
که هر سه حرف مفتوح اند در قسطلانی آورده است احتج ابن خزیمة لذلک بحدیث عائشة رضی الله عنها ان
صلی الله علیه وآله وسلم قال رایت دار هجرتکم سبخة ذات نخل یعنی المدینة وقد سمی النبی صلی الله علیه وآله
وسلم طیبة فدل علی ان السبخة داخلة فی الطیب ولم یخالف ذلک الا اسحق بن راهویه حَدَّثَنَا
مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حدیث کرد مارا مسدد گفت
حدیث کرد مارا یحیی بن سعید گفت حدیث کرد مارا عوف که او اعرابی است قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ
گفت که حدیث کرد مارا ابو رجا بفتح راء مهمله و تخفیف جیم که نام او عمران بن ملحان است بکسر میم و سکون
لام و حاء مهمله تابعی است مسلمان شد بعد فتح مکه دریافت زمان سعادت نشان را و ندید جمال
مبارک را عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ از عمران بکسر عین مهمله بن حصین بضم حاء مهمله و فتح صاد مهمله
و سکون یاء مثناة تحتیه و بنون خزاعی است و او قاضی بصره بود و از فضلاء صحابه و فقهاء ایشان

Marfat.com

وبود او که میدید کرا ما کاتبین را و تکلم میکردند با و وسلام میدادند با و تا وقتی که داغ کرد سبب آزاری
بر بدن خود و فات یافت در سنه پنجاه و دو و در بخاری از و دوازده حدیث مروی هست قَالَ
كُنَّا فِي سَفَرٍ گفت بودیم ما در سفر در وقت رجوع از خیبر چنانچه در مسلم هست یا در حدیبیه چنانچه
در ابو داود هست یا در راه مکه چنانچه در موطا هست مَعَ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم
وَإِنَّا أَسْرَيْنَا بهمراه پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم و تحقیق بودیم ما که سیر کردیم حَتَّى كُنَّا فِي
آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً تا آنکه بودیم ما در آخر شب خواب کردیم خواب کردن و لفظ وقعنا
وقعة ای نمنا نومة کانهم سقطوا عن الحرکة وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا و نیست
نومه شیرین تر نزد مسافر از ان نومه که در آخر شب باشد فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ
پیش از انکه ما را از خواب مکرر می آفتاب وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ و بود اول
کسی که بیدار شد فلان کس بعد و مروی هست که اول ابو بکر صدیق رضی الله عنه بیدار شد ثُمَّ
فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ بعد آن فلان بعد آن فلان لَمْ يُسَمِّهِمْ أَبُو رَجَاءٍ تسمیه میکرد آن مستیقظین را
ابو رجا فَنَسِيَ عَوْفٌ پس فراموش کرد عوف ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ بعد آن عمر بن خطاب
بیدار شد چهارم بود در بیدار شدن وَكَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم لَمْ يُوقَظْ
و بود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی که خواب میکرد بیدار کرده نمیشد یعنی کسی بیدار نمیکرد
او را و لفظ لم یوقظ بصیغه مجهول هست حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُسْتَيْقِظَ تا آنکه می بود آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم خود بیدار شونده لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يُحْدِثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ زیرا که
ما نمی دانستیم ما که چه حادث میشود مر او را از خواب او از وحی و بودند که می ترسیدند انقطاع
وحی را به بیدار کردن از خواب فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ پس
هرگاه بیدار شد عمر و دید انچه رسیده مردم را از فوت نماز صبح و خروج وقت آن و عدم آب وَكَانَ
جَلِيدًا و بود حضرت عمر مردی صاحب جلادة لفظ جلید بفتح جیم و کسر لام از جلادة هست بمعنی
صلابت و سختی و محکمی فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ پس تکبیر گفت و بلند کرد آواز خود را بتکبیر فَمَا زَالَ

Marfat.com

وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ پس همیشه بود که تکبیر میگفت حضرت عمر و بلند میکرد آواز خود را تکبیر
حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم تا آنکه بیدار شد با آواز او پیغمبر خدا
صلی الله علیه واله وسلم فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ پس چون بیدار شد شکایت
نمودند بسوی او آنچیزی را که رسیده بود آنها را از فوت نماز قَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ فرمود
صلی الله علیه واله وسلم که ضرر نیست یا این لفظ فرمود که ضرر نمیکند این شک از راویست که عوف است
ارْتَحِلُوا کوچ کنید ای صحابه ازین مقام فَارْتَحَلَ پس کوچ نمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از انجا
و سبب کوچ از انجا حضور شیطان بود در آنموضع فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ پس سیر کرد راه غیر بعید یعنی
نزدیک ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ بفتح واو پس نزول کرد و طلبید آب وضو را فَتَوَضَّأَ پس وضو
کرد وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ واذان داده شد بنماز فَصَلَّى بِالنَّاسِ پس نماز خواند بمردم فَلَمَّا انْفَتَلَ
مِنْ صَلَاتِهِ پس گاه برگشت از نماز خود إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ ناگاه
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مقارن بود بمردی که کناره شونده است نماز نخواند بهمراه مردم گفته اند
که او خلاد بن رافع بن مالک انصاری بود برادر رفاعه قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ گفت
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم چه چیز مانع شد ترا از آنکه نماز بخوانی بهمراه مردم قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا
مَاءَ گفت آنشخص که رسید مرا جنابة و نیست آب قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فرمود آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم لازم بگیر خاک پاک را فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ پس آن خاک کفایت میکند ترا ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ
صلی الله علیه واله وسلم فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ پس سیر کرد پیغمبر خدا صلی الله
علیه واله وسلم پس شکایت کردند بسوی او مردم از تشنگی فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا پس نزول فرمود آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم پس طلبید فلانکس را يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ تسمیه میکرد او را ابو رجاء
و فراموش کرد او را عوف اعرابی میگوید که او عمران بن حصین بود چنانچه در روایت مسلم است
فَدَعَا عَلِيًّا وطلبید آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم حضرت علی بن طالب را رضی الله عنه فَقَالَ اذْهَبَا
فَابْتَغِيَا الْمَاءَ پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آن هر دو را بروید پس طلب کنید آب را لفظ ابتغیا

Marfat.com

بسار موحده و بعد آن تاء مثناة فوقیه از ابتغاء هست فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاةً بَيْنَ مُزَادَتَيْنِ
پس روان شدند این هر دو بزرگ و یافتند زن را در میان دو مشک لفظ مزادتین تثنیه مزاده هست
بضم میم و زای معجمه بمعنی مشک کلان و آنرا مزاده برای آن گویند که زیاده کرده میشود در و پوست دیگر
از غیر آن لهذا از مشک که آنرا قربه گویند کلان می باشد از دو پوست می باشد أَوْ بَيْنَ سَطِيحَتَيْنِ
این شک راوی هست یعنی یا لفظ سطیحتین گفت و آنهم بمعنی مزاده هست تثنیه سطیحه بفتح سین
مهمله و کسر طاء مهمله بمعنی مزاده یا بمعنی آوند از دو پوست که یکی سطیح دیگری باشد یعنی از دو پوست
که بالای یکی دیگری باشد مِنْ مَاءٍ از آب پر بودند عَلَى بَعِيرٍ لَهَا بر شتری که مر آن زن را بود فَقَالَا
لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ پس گفتند آن زن را که کجا هست آب قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ
گفت آن زن که زمان من که مقارن بود با آب دی روز بود همین ساعت یعنی مثل همین ساعت
که امروز هست دی روز از آب مقارن بودم و لفظ بالماء متعلق هست بمتلبسا یا کائنا که حال است
از عهدی یا بالمتلبس و الکائن که صفت عهدی هست و عهدی مبتدا است و خبر مبتدا لفظ امس است
و امس مبنی بر کسر است عند حجازیین و معرب غیر منصرف هست از جهة عدل و علمیة نزد بنی تمیم پس در بنصورة
مضموم باشد بنا بر خبریت مبتدا و لفظ هذه الساعة بدل هست از لفظ امس بدل بعض از کل و مراد
مثل هذه الساعة است و یقین که مثل این ساعت بعض هست از تمام امس و بعضی گفته اند که لفظ
بالماء خبر هست برای عهدی و امس ظرف هست ای عهدی کائن بالماء امس وَنَفَرٌ نَا خَلُوفًا و مردان
ما پس هستند یا غائب اند لفظ نفر بتحریک چند مرد را گویند از سه تا ده و نفیر هم مثل او هست و خلوف
بضم خاء معجمه جمع خالف هست بمعنی مسافر مثل شاهد و شهود و لفظ خلوفا بنصب هست بتقدیر کان
که کان نفرنا خلوفا یا آنکه حال هست سد مسد خبر و در بعضی روایات خلوف بضم آمده هست و کرمانی
و اصیلی گفته هست که یقال خلوف ای غیب قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا گفتند آن هر دو مر آن زن را
که روان شو بهمراه ما درین هنگام قَالَتْ إِلَى أَيْنَ گفت آن زن تا کجا بروم قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صلی الله علیه و اله وسلم گفتند آن هر دو که برو بسوی رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم قَالَتْ

Marfat.com

اَلَّذِیْ یُقَالُ لَهُ الصَّابِیُ گفت آن زن که آن شخص که گفته میشود او را صابی صابی آنرا گویند که از
یک دین برآید و در دین دیگر داخل شود مشتق است از صبا بهمزه ای خرج من دین الی آخر و در بعضی
روایات بیاء مثناة تحتیه است از صبا یصبی ای مال یمیل قَالَ لَا هُوَ الَّذِیْ تَعْنِیْنَ گفتند آن
هر دو بزرگ او آنکس است که تو اراده میکنی و در این لفظ مخلص است زیرا که اگر نفی میکردند مقصود فوت میشد
و اگر نعم میگفتند پس تقریر میشد مر بودن آنحضرت را صابی و اگر او را از جرو توبیخ می نمودند از آمدن بهمراه ایشان
امتناع میکرد فَانْطَلِقِیْ پس روان شو فَجَاءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم پس آوردند
او را بسوی پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم وَحَدَّثَتْهُ الْحَدِیْثَ و حدیث گفتند نزد آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم این حدیث که واقع شد در میان آنها و در میان آن زن قَالَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِیْرِهَا
پس طلب نزول نمودند او را از شتر او یعنی فرآوردند و لفظ جمع باعتبار توابع است که در اینجا دیگر مردم
هم بودند وَدَعَا النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم بِاِنَاءٍ و طلبید آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
آوندی فَفَرَغَ فِیْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَیْنِ اَوِ السَّطِیْحَتَیْنِ پس ریخت در ان آوند از دهنها
آن هر دو مشک و این شک از راوی است که لفظ مزادتین است یا سطیحتین است و معنی واحد است
وَاَوْکَاَ اَفْوَاهَهُمَا و بست دهنها آنها را وَاَطْلَقَ الْعَزْلَی و کشاد دهن آن مزادتین را که اسفل
بود و هر مزاده را دو دهن بود یکی بالا و یکی اسفل بود دهن بالا را بند کردند و دهن اسفل را کشادند
و لفظ عزالی بفتح عین مهمله و زای معجمه و کسر لام و فتح لام هم جائز است و بفتح یاء مثناة تحتیه جمع عزلا
بسکون زا و مد است یعنی دهن مزاده که پایان است و آن عروق مزادتین است که آب از انها میریزد
وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اُسْقُوْا و ندا کرده شد در مردم که آب بنوشید بگیرید برای خود و
و آب بدهید بمواشی و فرق در سقی و استقا آنست که استقا آب کردن برای نفس خود است و
آب کردن برای مواشی است و بعضی بالعکس هم تفسیر کرده اند فَسَقَی مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَی مَنْ شَاءَ
پس آب کرفت برای مواشی کسی که خواست و آب کرفت برای خود کسی که خواست وَکَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ
اَنْ اَعْطَی الَّذِیْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِنْ مَاءٍ و بود آخر این سقی و استقا انکه داد آنکسی را که

رسیده بود او را جنابة آوندی از آب قال اذهب فافرغه علیک فرمود برو و بر بنیر آن آب را
بر خود فهی قائمة تنظر الی ما یفعل بمائها و آن زن استاده بود می دید بسوی چیزی که
کرده می شود با آب او و گفته اند علماء حدیث که گرفتن آب او بلا رضاء او از جهة آن بود که او کافره
بود و حربیه بود مال او غنیمت بود و بر تقدیری که زمید باشد پس ضرورة تشنگی و خوف هلاک مجوز آن
می شود که مال غیر را بگیرد بعوض و آن زن را هم عوض داد ندفایم الله لقد اقلع عنها و قسم خداست
که تحقیق باز داشته شد گرفتن را از آن مشک لفظ ایم بوصل همزه و رفع مبتدا است خبر او محذوف است
و نون نیز محذوف هست ای ایمن الله قسمی این لفظ را وضع نموده اند برای قسم چنانچه یمین الله هم
میگویند و ایمن جمع یمین است و همزه وصل مفتوحه سوای این لفظ جای دیگر نیامده و بعضی این را
قطعی گفته اند کذا قال الکرمانی و انه لیخیل الینا انها اشد ملئة منها حین ابتدئ فیها
و باز داشته شد آب گرفتن را از آن مشکها در انحال که تحقیق خیال کرده میشد بسوی ما انکه آن مشکها
زیاده بود از روی پری از انها از وقتی که شروع نموده شده بود آب گرفتن را در انها و لفظ ملئة
بکسر میم و سکون لام و همزه و تاء تانیث بمعنی امتلاء و پری هست و این از معجزات آنحضرت است صلی الله
علیه و اله وسلم که هم صحابه وضو کردند و نوشیدند و آب بمواشی دادند از آن آب و جنب غسل کرد و در روایت
مسلم آمده هست که پر کردند همه آوندهای خود را که بودند با آنها با وجود آن از حال ابتدا هم زیاده بود پری
آن مزادتین فقال النبی صلی الله علیه و اله وسلم اجمعوا لها پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم
که جمع کنید برای آن زن چیزی از طعام و غیر آن فجمعوا لها من بین عجوة و دقیقة و سویقة
پس جمع کردند صحابه برای آن زن از میان خرمای مدینه که اجود تمر هست و آرد و ستو و عجوه یک قسم تمر
که اجود هست از اقسام دیگر تمر مدینه حتی جمعوا لها و لفظ دقیقه و سویقه مکبر و مصغر هر دو روایت است
یعنی بفتح دال و سین و کسر قاف و واو و بضم اول و فتح ثانی بصیغه تصغیر نیز آمده هست حتی جمعوا
لها طعاما تا انکه جمع کردند برای آن زن طعام را فجعلوه فی ثوب پس گردانیدند آن طعام را در جامه
و حملوها علی بعیرها و گردانیدند آن زن را بر شتر او و وضعوا الثوب بین یدیها و نهادند

Marfat.com

آن جامه در پیش آن زن بر ستر و قال لها تعلمین ما رزئنا من مائك شیئا و فرمود آنحضرت
صلی الله علیه و آله و سلم که میدانی که ناقص نکردیم از آب تو چیزی را و لفظ رزینا بفتح راء مهمله و کسر زای
معجمه و بعد آن همزه است ای ما نقصنا یعنی آنچه ما گرفتیم از آب حق تعالی زیاده کرد برای ما و موجود کرد
و لکن الله هو الذی اسقانا و لیکن الله تعالی آنکس است که آب داد ما را فاتت اهلها و قد
احتبست عنهم پس آمد آن زن نزد اهل خود و تحقیق بند شده بود از ایشان بسبب این حادثه قالوا
ما حبسك یا فلانة گفتند آنمردم که چه چیز حبس کرد ترا ای فلانه زن قالت العجب گفت آن زن
که حبس کرد مرا عجب لقیني رجلان فذهبا بي الى هذا الذي يقال له الصابي ففعل كذا
و كذا ملاقات کردند مرا دو مرد پس بردند مرا بسوی این شخص که گفته میشود او را صابی پس کرد چنین و چنین
فوالله انه لاسحر الناس من بين هذه و هذه پس قسم بخدا است که او ساحرترین مردم است
از میان این و این یعنی در میان آسمان و زمین و قال باصبعيها الوسطى و السبابة یعنی
اشاره کرد بهر دو انگشت خود که سبابه و وسطی است فرفعتهما الى السماء یعنی السماء و الارض
پس برداشت آن هر دو انگشت را بسوی آسمان و اراده میکرد باین لفظ هذه و هذه آسمان و زمین را
او انه لرسول الله صلی الله علیه و آله و سلم یا انکه او تحقیق رسول خدا است صلی الله علیه
و آله و سلم حقا تحقیق و کان المسلمون بعد ذلك يغيرون على من حولها من
المشركين و بودند مسلمانان بعد آن که غارت میکردند بر کسی که حول و گرد آن زن بودند از مشرکان و کانوا
يصيبون الصرم الذي هي منه و نمیرسیدند آن مردم را که این زن از انها بود لفظ صرم بکسر صاد
مهمله و سکون راء مهمله جماعته که نزول میکنند بمعه اهل خود بر آب و بیوت مجتمعه می سازند و آنها هم کفار بودند
اما از جهة طمع اسلام آنها یا از برای استیلاف فقالت المرأة يوما لقومها ما ارى ان هؤلاء
القوم يدعونكم عمدا پس گفت آن زن یک روز مر قوم خود را که نمی بینم این قوم مسلمین را که میکنند از بهر شما
قصدا از غارت فهل لكم في الاسلام پس آیا رغبتی هست شما را در اسلام فاطاعوها فدخلوا
في الاسلام پس اطاعت نمودند آن قوم آن زن را و داخل شدند در اسلام باب اذا اخاف

Marfat.com

الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضُ اَوِ الْمَوْتُ اَوِ الْعَطَشُ وقتی کہ بترسد جنب بر نفس خود مرض را یا
موت را یا بترسد تشنگی را تیمم تیمم کند باوجود آب و یذکر اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَجْنَبَ فِي
لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وذکر کرده میشود انکہ عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم کہ صحابی ہست اسلام آورد
قبل از فتح مکہ در صفر در سال ہشتم از ہجرۃ او جنب شد در شب سرد پس تیمم کرد و نماز خواند قَبْلَ
وَلَا تَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا و خواند این آیہ را و قتل نکنید نفسہا خود را بتحقیق
کہ اللہ تعالی بود ہست بشما رحیم وَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فَلَمْ يُعَنِّفْ وذکر کرده
این حال عمرو بن عاص را نزد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس تعنیف نکرد او را بر جرو توبیخ نکرد یعنی تقریر نمود آنرا
زیرا کہ عدم تعنیف تقریر ہست حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ حدیث کرد ما را بشر بن خالد گفت حدیث کرد ما را محمد آن غندر ہست از
شعبۃ بن حجاج از سلیمان اعمش از ابی وائل کہ شقیق بن سلمہ ہست قَالَ قَالَ اَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي گفت ابو وائل گفت ابو موسی اشعری مر عبد اللہ بن مسعود را وقتی کہ نیابد آب
آنخواند نماز را و در بعضی روایات بصیغۂ خطاب ہم آمدہ ہست ای از لم تجد الماء لا تصلی و اگر بصیغۂ خطاب
باشد معنی آنست کہ اگر نمی یابی آب را پس نماز نمی خوانی باید دانست کہ این کلام از ابو موسی بر سبیل استفہام
زیرا کہ عبد اللہ بن مسعود چنان میداند ہست کہ جنب تیمم نکند زیرا کہ حق تعالی فرموده ہست وان کنتم جنبا
فاطهروا و آیۂ تیمم در حدث نازل شده ہست قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ
گفت عبد اللہ بن مسعود آری اگر نیابم آب را یکماہ نماز نمی خوانم لَوْ خَصَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا كَانَ
اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا اگر رخصت دہم من مر این مردم را در جواز تیمم در حال جنابت
خواہد بود وقتی کہ می یابد یکی از ایشان سردی را خواہد گفت اینچنین یعنی قائل تیمم خواہد شد یَعْنِي يَتَيَمَّمُ وَ
یعنی تیمم خواہد کرد و نماز خواہد خواند قَالَ اَبُو مُوسَى قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ گفت ابو موسی پس کجا
شد قول عمار بن یاسر مر عمر بن خطاب را کہ در حدیث سابق مذکور شده ہست کہ ہر دو در سفر بودند و جنب
شدند و عمار عمر بن خطاب در باب تیمم گفت قَالَ فَاِنِّي لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ گفت عبد اللہ بن

مسعود کرمن اعتقاد نمیکنم عمر بن خطاب را که قناعت کرده باشد بقول عمار بن یاسر یعنی اگر چه عمار گفته بود
اما عمر قبول نکرد قول او و نماز نخواند حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ
سَمِعْتُ شَقِیْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ حدیث کرد مارا عمر بن حفص گفت حدیث
کرد مارا پدر من از اعمش گفت شنیدم من شقیق بن سلمه را چون احوال این راویان مذکور بهت اعاده
مسعود
نمیکنم آنرا یعنی گفت شقیق بن سلمه که تابعی بهت که همان ابو وائل بهت که بودم من نزد عبد الله بن
وَاَبِی مُوْسٰی وَنَزْدِ ابو موسی اشعری فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اَرَاَیْتَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ
فَلَمْ یَجِدِ الْمَاءَ کَیْفَ یَصْنَعُ پس گفت مر عبد الله را ابو موسی اشعری ای اباعبد الرحمن وای کنیت عبد الله
ابن مسعود بهت وقتی که جنب شود مرد پس نیابد آب را چگونه بکند فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یُصَلِّیْ حَتّٰی یَجِدَ
الْمَاءَ پس گفت عبد الله بن مسعود که نماز نخواند تا وقتی که بیابد آب را فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَکَیْفَ تَصْنَعُ
بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِیْنَ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْفِیْکَ پس گفت ابو موسی پس
چگونه میکنی بقول عمار وقتی که فرمود او را رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که هر گاه جنب شدی کفایت میکرد
ترا مسح وجه وکفین یعنی تیمم قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ یَقْنَعْ بِذٰلِکَ گفت عبد الله بن مسعود که آیا ندیدی عمر را
که قناعت نکرد باین قول منه از عمار یعنی عمار این حدیث را نزد عمر بن خطاب بیان کرد و عمر از و باین
قول قناعت نکرد بلکه قائل بآن بود که نماز نخواند فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی لَهٗ فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ کَیْفَ
تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ پس گفت ابو موسی مر عبد الله بن مسعود را پس بگذار ما را از قول عمار و قطع کن نظر را از و
چگونه میکنی باین آیة که در باب تیمم آمده بهت در قول الله تعالی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا
یعنی انتقال کرد در رجحة از دلیل مختلف فیه بسوی دلیل متفق علیه فَمَا دَرٰی عَبْدُ اللّٰهِ مَا یَقُوْلُ
فِیْ تَوْجِیْهِ الْاٰیَةِ پس معلوم کرده نشد عبد الله بن مسعود را که چه میگوید در توجیه این آیة بر موافق فتوای
او و گفته اند که توجیه عبد الله بن مسعود درین آیة آن بود که ملامسته را در آیة حمل بر مماسته بشرتین میکند
نه بر جماع و این ناقض وضوء بهت و موجب حدث بهت نه موجب جنابت پس تیمم در صورة حدث اصغر
که تیمم خلیفهٔ وضوء بهت نه غسل و در صورة جنابت امر بغسل بهت بآیة وان کنتم فاطهروا و آیة ولا جنبا الا

Marfat.com

عابری سبیل حتی تغتسلوا و چون مجلس مناظره طویل نبود لهذا بیان نکرد ابن مسعود این توجیه را و الا مذهب
او همین است و مذهب حضرت عمر بن خطاب نیز همین است حاصل آنکه حضرت عمر و عبد الله بن مسعود
اعتقاد نمیکردند تیمم را از برای جنب از جهة آیة وان کنتم جنبا فاطهروا و آیة ولا جنبا الا عابری سبیل
حتی تغتسلوا فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰى اَحَدِهِمُ الْمَاءُ اَنْ
يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ پس گفت عبد الله بن مسعود اگر من رخصت بدهم مر آن مردم را درین جواز تیمم هر آئینه قریب است
وقتی که سرد شود بر یکی ازینها آب آنکه بگذارد آب را و تیمم کند فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ
لِهٰذَا میگوید اعمش که پس گفتم من مر شقیق را پس جز این نیست که مکروه دانست عبد الله بن مسعود از
این احتمال که شاید بسبب سردی تیمم کند قَالَ نَعَمْ گفت شقیق آری بَابُ التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ
بابست در بیان آنکه تیمم یک ضربة است حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ حدیث کرد ما را محمد بن
سلام گفت خبر داد ما را ابو معاویه که نام او محمد بن خازم بمعجمتین است از اعمش که سلیمان بن مهران است
از شقیق که گفت که بودم من نشسته با عبد الله بن مسعود و ابو موسی اشعری فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسٰى
لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا مَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي پس گفت مر او را ابو موسی اشعری اگر
مردی جنب شود پس نیابد آب را یکماه تیمم نکند و نماز نخواند فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ پس
چگونه میکنید باین آیة تیمم که در سوره مائده است فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَاَوْشَكُوا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَتَيَمَّمُوا
الصَّعِيدَ پس عبد الله بن مسعود اگر رخصت داده شود مر این مردم را درین جواز تیمم هر آئینه قریب
میشوند مردم وقتی که سرد شود بر انها آب آنکه تیمم کنند خاک را قُلْتُ وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ لِهٰذَا گفتم و جز این
نیست که کریه میدانید این جواز تیمم را از برای تیمم صاحب سردی قَالَ نَعَمْ گفت شقیق آری فَقَالَ
اَبُو مُوسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ پس گفت ابو موسی اشعری آیا نشنیدی قول عمار بن یاسر را
که مر عمر بن خطاب را گفته بود بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و اله وسلم فِي حَاجَةٍ گفت عمار مر

Marfat.com

حضرت عمر را که فرستاد مرا رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در حاجتی یعنی در سریه فَأَجْنَبْتُ پس
جنب شدم فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ پس نیافتم آب را فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ پس غلطیدم من در خاک پاک
كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ چنانچه می غلطد دابه در خاک و لفظ تمرغ برفع غین معجمه و بحذف یکی از دو تا است از جهت
تخفیف فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پس ذکر کردم آنرا از برای پیغمبر خدا صلی الله
علیه وآله وسلم فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ پس
فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم جز این نیست که کفایت میکند ترا که بکنی اینچنین پس زد بکف خود یک ضربه
بر زمین و در دیگر روایات دو ضربه آمده است ثُمَّ نَفَضَهُمَا بعد آن افشاند آن هر دو دست
ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ بعد آن مسح کرد بآن ضربه پشت کف راست خود را بدست
چپ خود أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ یا پشت دست چپ خود را بکف راست خود ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا
وَجْهَهُ بعد آن مسح کرد بآن هر دو دست روی خود را باید دانست که درین حدیث اکتفا بضربه
واحده است و تقدیم مسح کف بر وجه و اکتفا بظهر کف واحده و عدم مسح ذراعین و کرمانی گفته است
یک ضربه برای یک ظهر کف است و برای ظهر کف دوم ضربه دیگر باشد و تقدیر کلام چنین است ثم ضرب
ضربة اخری ثم مسح بهما یدیه و حنفیه این حدیث را بر نسخ حمل میکنند بحدیث دیگر که در و ضربتین و مسح
وجه و ذراعین است فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ پس گفت عبد الله بن
مسعود آیا ندیدی عمر را که قناعت نکرد بقول عمار وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ كُنْتُ مَعَ
عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى و زیاده کرد یعلی بن عبید طنافسی حنفی از اعمش از شقیق که بودم من با عبد الله
بن مسعود و ابی موسی اشعری فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ پس گفت ابو موسی اشعری
آیا نشنیدی قول عمار را که گفت مر عمر بن خطاب را أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرستاد مرا و ترا پس جنب شدم
ظاهر آن بود که بجای لفظ وانت و ایاک میفرمود که ضمیر منصوبست لیکن ضمائر یکی بجای دیگری واقع میشوند
و مناوبه در میان آنها میشود فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ پس جنب شدم پس غلطیدم بخاک فَأَتَيْنَا

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَاَخْبَرْنَاہُ پس آمدیم آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
پس خبر کردیم او را فَقَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ ھٰکَذَا پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جز این نیست کہ
کفایت میکند ترا اینچنین وَمَسَحَ وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ وَاحِدَۃً و مسح کرد روی خود را و کفین خود را
یکبار یعنی مسحۃ واحدۃ یا ضربۃ واحدۃ بَابٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ
حدیث کرد ما را عبدان گفت خبر داد ما را عبد اللہ بن مبارک قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ گفت خبر داد ما را
عوف اعرابی عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ از ابی رجاء کہ نام او عمران بن ملحان ست قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ
حُصَیْنٍ الْخُزَاعِیُّ گفت کہ حدیث کرد ما را عمران بن حصین خزاعی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم رَاٰی رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ یُصَلِّ فِی الْقَوْمِ انکہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ والہ وسلم دید مردی را کہ کنارہ میکرد بود از مردم نماز نخواند در قوم فَقَالَ یَا فُلَانُ مَا
مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای فلان چہ چیز مانع شد ترا
از انکہ نماز نخوانی در قوم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَلَا مَاءَ پس گفت یا رسول اللہ
رسید مرا جنابت و نیست آب قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ گفت رسول خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم لازم بگیر بر خود خاک پاک را پس آن کفایت میکند ترا یعنی تیمم بخاک و مسح کردن
بر روی و بر دو دست کفایت میکند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابُ
الصَّلٰوۃِ این کتاب صلوۃ ست و صلوۃ در لغت بمعنی دعا ست و در شرع عبارۃ ست از
ارکان مخصوصہ کہ مشتمل بر اقوال و افعال ست مفتتح بتکبیر و مختتم ست بتسلیم بَابُ
کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ فِیْ لَیْلَۃِ الْاِسْرَاءِ بابست در بیان آنکہ چگونہ فرض کردہ شد نماز را
در شب اسرا کہ عبارت از شب معراج ست و اسرا لیلۃ الاسرا بجہۃ آن گویند کہ در آن شب سیر
کنانیدہ شد رسول خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسوی آسمانہا بجسد و روح مبارک او و نماز ہم
فرض شد در آن شب و آن واقع شد قبل از ہجرۃ از مکہ بیکسال و در بعضی روایات یکسال و پنج ماہ
یا سہ ماہ و در بعضی روایات قبل از ہجرۃ سہ سال در ربیست و ہفتم رجب و امام نووی در شرح

Marfat.com

مسلم در بیست و هفتم ربیع الاول گفته و بعضی در بیست و هفتم ربیع الآخر گفته اند قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانُ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ و گفت ابن عباس رضی الله عنه که حدیث کرد مرا ابو سفیان
که نام او صخر بن حرب بست در حدیث هرقل که بیان کرده بود فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَوٰةِ وَالصِّدْقِ
وَالْعَفَافِ پس گفت ابو سفیان که امر میکند ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم بنماز و راست گفتن
و بعفاف یعنی باز ماندن از فواحش و محرمات حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حدیث کرد ما را یحیی بن بکیر بضم
موحده بصیغه تصغیر قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ گفت حدیث کرد ما را لیث بن ماجه عَنْ يُونُسَ از یونس
ابن یزید عَنِ ابْنِ شِهَابٍ از ابن شهاب زهری عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ از انس بن مالک قَالَ كَانَ
أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ گفت انس که بود ابو ذر
غفاری رضی الله عنه که صحابی کبیر عظیم الشان و تارک دنیا حدیث میکرد که تحقیق رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم فرمود فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ لفظ فرج بضم فاو کشاده یعنی کشاده شد
از سقف خانه من یعنی سقف را بر داشته شد در آن حال که من در مکه بود و این اضافه بیت بسوی
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم برای ادنی ملابسه است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در خانه ام هانی
بود و آنچه در بعضی روایات آمده که عروج از زیر حطیم بود پس بعضی گفته اند که دو مرتبه واقع شد یکبار
در بیت ام هانی و مرتبه دوم از حطیم و بعضی گفته اند که اول در بیت ام هانی صدر واقع شد بعد در
وقت عروج آسمان زیر حطیم بود فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي پس نازل شد جبریل پس
بشکافت سینه مرا و فرج بفتحات بهت ای شق ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ
مِنْ ذَهَبٍ بعد آن غسل داد دل مرا و شست آنرا با آب زمزم پس آورد آوندی از طلا و لفظ طست
بفتح طاء مهمله و سکون سین مهمله بمعنی اناء بهت مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا همچو طستی که پر بود از
حکمت و ایمان یعنی از علم و ایمان و حکمت عبارتست از علمی که متصف بهت باحکام مشتمله بر معرفة الله تعالی
و تحقیق حق و عمل بحق و امتناع از اتباع هوا و باطل و بعضی گفته اند مراد بحکمت نبوة بهت فَأَفْرَغَهُ
فِي صَدْرِي پس بریخت آنچیزی را که در طست بود در سینه من ثُمَّ أَطْبَقَهُ پس بپوشانید و بپوسته

کرد دل مرا و مهر کرد بر وچنانچه مهر کرده میشود بر آوند تا راه نیابد بسوی او شیطان و گفته اند که
استعمال آوند طلا اگرچه منع است در دنیا اما این فعل ملائکه بود و این طلاء بهشت بود و از عالم
دیگر بود و نیز گفته است که مانی که ایمان و حکمت از معانی اند و انداختن آنها در آوند و ریختن آنها
در دل با وجود که ریختن و انداختن از صفات اجسام است باین معنی است که در طشت چیزی بود
از انوار که حاصل میشد با و کمال حکمت و ایمان و سبب بود آنرا پس ذکر مسبب و اراده سبب کرد یا نکه
آن حکمت و ایمان را متمثل ساخته باشند بصورتیه ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِی پس گرفت جبریل بدست
من فَعَرَجَ بِی اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا پس بر د مرا بسوی آسمان دنیا قَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ
اِفْتَحْ گفت جبریل مر نگاهبان آسمان دنیا را که بگشا دروازه آسمان را قَالَ مَنْ هٰذَا گفت آن
نگاهبان آسمان که کیست این شخص که دروازه را می کوبد قَالَ جِبْرِیْلُ گفت جبریل که این جبریل است
قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ گفت آن نگاهبان آسمان که آیا هست بهمراه تو کسی
گفت جبریل آری هست بهمراه من مَعِیَ مُحَمَّدٌ بهمراه من محمد است صلی الله علیه و آله وسلم قَالَ
فَقَالَ اَاُرْسِلَ اِلَیْهِ گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم پس گفت آن خازن آسمان آیا فرستاده است
بسوی او کسی برای طلب عروج و بالا آمدن یا خود آمده و بعضی گفته اند که مراد سوال از اصل رسالت را
لیکن این وجه ضعیف است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم مشهور بود در آسمانها و این
سوال از ارسال کسی با و برای عروج بجهت آن کردند که این امر بسیار غریب نمود و باعث تعجب گشت
که کسی از بشر صعود آسمان نکرده بدون اذن الله تعالی و بدون آنکه امر شود ملائکه را باصعاد او قَالَ
نَعَمْ گفت جبریل آری فرستاده شد برای طلب او مرا فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا پس چون
گشاد دروازه را بالا شدیم بر آسمان دنیا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی یَمِیْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰی
یَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ پس ناگاه مردی نشسته بود که بر جانب راست او اشخاص بسیار بود و بر جانب
چپ او اشخاص بسیار بود یعنی ارواح مردم و لفظ اسودة جمع سواد است چنانچه از منه جمع زمان است
و سواد شخص را گویند و سواد الناس عوامهم و کل عدد کثیر یعنی سواد مردم اکثر مردم را میگویند و هر عدد

بسیار را میگویند زیرا که هر جا مردم بسیار باشند زمین را سایه می افکنند و سیاه میکنند ﴿اذا نظر
قبل یمینه ضحک و اذا نظر قبل یساره بکی﴾ وقتی که نظر میکرد بسوی جانب راست خود خنده
میکرد و وقتی که نظر میکرد بسوی جانب چپ خود گریه میکرد و لفظ قبل بکسر قاف و فتح موحده بمعنی جهت و طرف است
﴿فقال مرحبا بالنبی الصالح و الابن الصالح﴾ پس گفت آمرزشته که رسیدی در مکان وسیع
نه ضیق که ملابس بهشت آن مکان وسیع نه پیغمبر صالح و ابن صالح و این کلمه مرحبا گفته میشود بجهة تایین
کسی که از سفر بیاید ﴿فقلت یا جبریل من هذا قال ادم﴾ پس گفتم ای جبریل کیست این شخص
گفت این آدم است علیه السلام ﴿و هذه الاسودة عن یمینه و شماله نسم بنیه﴾ و این
اشخاص که از جانب راست و از جانب چپ او هستند ارواح اولاد او هستند و لفظ نسم بفتح نون
و سین مهمله جمع نسمه نفس و روح ﴿فاهل الیمین منهم اهل الجنة﴾ پس اهل جانب راست از انها
اهل بهشت اند ﴿و الاسودة التی عن شماله اهل النار﴾ و اشخاص که از جانب چپ او هستند
اهل دوزخ باید دانست که قسطلانی نوشته است که در احادیث صحیحه وارد شده که جنت فوق
آسمان هفتم است و ارواح کفار در سجین در زیر زمین هفتم می باشند پس در این حضرت آدم آن
ارواح را در آسمان دنیا بجهة باشد که کشف کرده شده باشد حجاب از نظر او شاید تا به بیند بسوی
آنها و دوزخ در طرف شمال حضرت آدم باشد و بهشت در جانب یمین او باشد و گمانی گفته است
که احتمال دارد که هم ارواح عرض کرده شده باشند بر آدم در بعضی اوقات پس موافق شد وقت عرض
بآمدن آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و بودن آنها در بهشت و دوزخ در او وقات دیگر باشد چنانچه
معلوم میشود از این آیة تریفه النار یعرضون علیها غدوا و عشیا ﴿فاذا نظر عن یمینه ضحک
و اذا نظر قبل یساره بکی﴾ پس وقتی که نظر میکرد از جانب راست خود خنده میکرد و وقتی که نظر
میکرد بجانب چپ خود گریه میکرد ﴿حتی عرج بی الی السماء الثانیة﴾ تا آنکه عروج کرد و بالا برد مرا
آسمان دوم ﴿فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول﴾ پس گفت جبریل مر نگاهبان
آن آسمان دوم را که بگشاد دروازه را پس گفت مر جبریل را نگاهبان آسمان دوم مثل چیزی که گفته بود

اول که مر آسمان اول را بود فَفَتَحَ پس کشاد دروازه را قَالَ اَنَسٌ فَذَکَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ
اٰدَمَ وَاِدْرِیْسَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ گفت انس
ابن مالک پس ذکر کرد ابوذر غفاری که تحقیق آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم یافت در آسمانها آدم را
و ادریس را و موسی را و عیسی را و ابراهیم را علیهم الصلوات والتسلیمات وَلَمْ یُثْبِتْ
کَیْفَ مَنَازِلَهُمْ و اثبات نکرد ابوذر که چگونه بود و کجا بود منازل آن پیغمبران یعنی معین نکرد
برای هر پیغمبر یک آسمان را غَیْرَ اَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا وَاِبْرَاهِیْمَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ
مگر انکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم یافت آدم را در آسمان دنیا و ابراهیم علیه الصلوة والسلام را در
آسمان ششم قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِیْلُ بِالنَّبِیِّ بِاِدْرِیْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ
الصَّالِحِ گفت انس بن مالک پس هرگاه گذشت جبریل در انحال که مصاحب بود با پیغمبر خدا صلی الله
علیه وآله وسلم و مرور کرد با ادریس علیه السلام گفت ادریس مرحبا به پیغمبر صالح و برادر صالح و لفظ
ابن صالح نگفت بمثل آدم علیه السلام زیرا که نبود ادریس از آباء آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِیْسُ پس گفتم من که کیست این مرد ای جبریل گفت جبریل که این ادریس است
ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی پس گذشتم بموسی علیه السلام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ
پس گفت موسی مرحبا به پیغمبر صالح و برادر صالح قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰی گفتم من که کیست
این مرد گفت جبریل که این موسی است ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِیْسٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ
الصَّالِحِ بعد آن گذشتم بعیسی علیه السلام پس گفت مرحبا به پیغمبر صالح و برادر صالح قُلْتُ مَنْ هٰذَا
گفتم من کیست این قَالَ هٰذَا عِیْسٰی گفت جبریل که این عیسی علیه السلام است ثُمَّ مَرَرْتُ
بِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ پس گذشتم بر ابراهیم
علیه السلام پس گفت مرحبا به پیغمبر صالح و ابن صالح قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
گفتم من کیست این گفت این ابراهیم علیه السلام است قَالَ ابْنُ شِهَابٍ گفت ابن شهاب
زهری که نام او محمد بن مسلم است فَاَخْبَرَنِی ابْنُ حَزْمٍ پس خبر داد مرا ابن حزم بفتح حاء مهمله وسکون زای

Marfat.com

معجمه که نام او ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری تابعی است تولد او در زمان سعادت نشان آنحضرت
بود صلی الله علیه وآله وسلم مردی فقیه بود کشته شد در وقعه حره بعضی او را در صحابه شمرده اند اَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِیَّ که تحقیق ابن عباس و ابا حبه انصاری لفظ ابا حبه بفتح
حاء مهمله و تشدید باء موحده بروایة صحیح و در بعضی روایات بیاء تحتیه و بنون نیز آمده نام او عامر است
صحابی انصاری بدری است شهید شد روز احد و نام پدر او عبد بن عمیر بن ثابت و بعضی گفته اند
مالک است گفته است کرمانی که بعضی گفته اند که درین اسناد وهم است زیرا که ابن حزم یا ابوبکر است
و او ملاقات نکرده است ابوحبه را و یا محمد است و او ملاقی نشده است با ابن شهاب زهری و جواب
آنست که ابن حزم که ابوبکر است روایت کرده است از ابوحبه بطریق ارسال و مرسل تابعی مقبول است
و چون لفظ سمعت و اخبرنی نگفت و نقل کرد بلفظ اَنَّ از هر دو پس وهم نیست و محمول بر ارسال است
و اگر راوی متروک می بود و بلفظ سمعت و اخبرنی میگفت که موهم سماع و اتصال میشد وهم می بود و ارسال
در محل اعتماد و تیقن میکنند کَانَا یَقُوْلَانِ بودند آن ابن عباس و ابوحبه که میگفتند قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
الله علیه وآله وسلم فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم ثُمَّ عَرَجَ بِیْ بعد آن بالا برد مرا جبریل
علیه السلام اگر بصیغه معلوم خوانده شود و لفظ عرج بفتحات است و اگر بصیغه مجهول بضم اول و کسر ثانی
باشد پس معنی آنست که بعد آن بالا برده شد مرا حَتّٰی ظَهَرْتُ تا آنکه بالا شدم لِمُسْتَوًی بواو
مفتوحه یعنی بموضع بلند که صعود کرده میشود بر و لفظ مستوی ظرف است بمعنی موضع استوا و استوا بمعنی
صعود است و لام از برای علت است ای علوت لاستعلاء مستوی یعنی بالا شدم از جهة بلند شدن
بر مکان استوا یا از برای دیدن او یا آنکه لام بمعنی الی است اَسْمَعُ فِیْهِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ که می شنوم
دران مکان آواز نوشتن قلمها که ملائکه می نوشتند قضاهای الهی و وحی را و نسخه میگرفتند از لوح محفوظ
یا چیزی که حق تعالی خواست که بنویسند از امر و نهی و تدبیر او در خلق او قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ گفت ابن حزم و انس بن مالک ظاهر است این است که از جمله مقوله ابن شهاب باشد یا
تعلیق باشد از بخاری و احتمال است که قول ابن حزم و انس بطریق ارسال باشد باعتبار وساطة ابوذر

Marfat.com

یا متصل باشد باعتبار سماع از انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فَفَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس فرض کرد اللہ تعالے
بر امت من پنجاہ نماز در روز و شب فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ پس رجوع کردم و برگشتم از انجا باین پنجاہ نماز
حَتّٰی مَرَرْتُ بِمُوْسٰی تا انکہ گذشتم بر موسی علیہ السلام فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِکَ
پس گفت موسی علیہ السلام کہ چہ چیز فرض کرد اللہ تعالے بر امت تو قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً
گفتم من کہ فرض کرد اللہ تعالے پنجاہ نماز قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ
گفت موسی علیہ السلام پس برگرد و رجوع کن بسوی پروردگار خود یعنی بسوی موضعی کہ امر شدہ بود در آن
موضع اول مرتبہ پس تحقیق امت تو طاقت نخواہد داشت این پنجاہ نماز را فَرَاجَعْتُہٗ پس مراجعت
کردم پروردگار خود را و التماس کردم فَوَضَعَ شَطْرَھَا پس نهاد و تخفیف کرد اللہ تعالے از امت من
بعض نماز را ازین پنجاہ و لفظ شطر بمعنی نصف ہم آمدہ ہست پس اگر نصف مراد شود در مرتبہ اولی
بیست و پنج نماز تخفیف شود و در مرتبہ ثانیہ کہ لفظ شطر آمدہ ہست نصف بیست و پنج دوازدہ و نیم
میشود انرا تکمیل باید کرد و سیزدہ نماز مراد شود و در مرتبہ ثالثہ سبعہ تخفیف شود تا پنج بماند لیکن
این مخالف ہست بعضی روایات کہ در انجا تخفیف پنج پنج نماز در ہر مرتبہ آمدہ ہست چنانچہ در روایت
ثابت آمدہ و شیخ حافظ ابن حجر آنرا معتمد نمودہ و دیگر روایات را تاویل و محمول ساختہ پس در صورۃ
مراد از شطر جزو بعض باشد کہ این ہم معنی شطر آمدہ ہست فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقُلْتُ
فَوَضَعَ شَطْرَھَا پس آمدم بسوی موسی علیہ السلام پس گفتم کہ پس تخفیف کرد اللہ تعالے بعض نماز را یا نصف را
فَقَالَ رَاجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ پس گفت موسی علیہ السلام مراجعت کن بسوی پروردگار
خود پس تحقیق امت تو طاقت نخواہد داشت این را فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَھَا پس رجوع کردم
پس تخفیف کرد بعض آنرا یا نصف آنرا فَرَجَعْتُ اِلَیْہِ پس رجوع کردم بسوی موسی علیہ السلام
فَقَالَ رَاجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ پس گفت موسی کہ باز بر و بسوی پروردگار خود
پس تحقیق امت تو طاقت ندارند آنرا فَرَاجَعْتُہٗ پس مراجعت کردم پروردگار خود را فَقَالَ ھِیَ خَمْسٌ

Marfat.com

وَهِیَ خَمْسُوْنَ پس گفت پروردگار تعالی و تقدس که این نمازها پنج است در فعل و تعداد و این پنجاه است
در ثواب که هر نماز را ده حسنه است چنانچه فرمود الله تعالی من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی ثواب ناقص
نشد و نماز را تخفیف شد لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ تبدیل کرده نمیشود این قول را که مساوات خمس
بخمسین است نزد من یا آنکه مبدل کرده نمیشود قضاء مبرم را نزد من بخلاف قضاء معلق که از و الله تعالی
محو میکند چیزی را که میخواهد و با رجوع آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نزد پروردگار بجهة تخفیف نمازها
باوجود آنکه قول الله تعالی مبدل نمیشود بجهة آن بود که دانسته بودند که قول اول واجب نبود بر طریق
قطع و ابرام و بعضی گفته اند مراد از عدم تبدیل قول عدم تبدیل است بعد از مقرر شدن این پنج نماز
یعنی ازین کم نمیشود لیکن این معنی مناسب نیست باین لفظ که بعد آن مذکور میشود که آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم فرمود که زیاده ازین در تخفیف التجا نمیکنم زیرا که حیا میکنم از پروردگار خود والا میفرمودند
که زیاده ازین تخفیف ممکن نیست و اگر گفته شود که هرگاه تبدیل قول نمیشود پس خمسین را چرا تبدیل
بخمسه شد جواب آنست که این عدم تبدیل در اخبارات است بخلاف تکلیفات شرعیه که مبدل میشود
بنسخ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ رَاجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَبِّیْ پس رجوع
کردم بسوی موسی علیه السلام پس گفت موسی که رجوع کن بسوی پروردگار خود گفتم من که حیا میکنم از پروردگار
خود ثُمَّ انْطُلِقَ بِیْ بصیغه مجهول و معلوم هر دو روایت است یعنی پس روان کرده شدم یا روان
کرد جبریل مرا حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی تا آنکه رسید جبریل بهمراه من بسوی درخت سدره
المنتهی و آن درخت بیرسیست که در بالای آسمانهاست و در صحیح مسلم است که آن سدره بالای آسمان ششم است
پس احتمال است که بیخ او در آسمان ششم باشد و شاخهای او در هفتم باشد و نامیده شد او بمنتهی زیرا که
علم ملائکه منتهی میشود تا آنجا و از و تجاوز نکرده هیچ یک مگر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و دیگر آنکه روایت است
از ابن مسعود که او را منتهی از انجهة میگویند که منتهی میشود بسوی او آنچه فرو می آید از فوق او و آنچه بالا
میرود از زیر او یا منتهی میشوند بسوی او ارواح شهدا و مقربان حق وَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ
مَا هِیَ و پوشیده بود او را احاطه کرده بود آن سدره را رنگها که نمیدانم من چه بودند و چه قسم بود آن رنگها

Marfat.com

چنانچه در آیه کریمه واقع هست اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشَی ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ بعد آن
داخل کرده شدم در بهشت فَاِذَا فِیْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ پس ناگاه دران بهشت رشتهای مروارید است
ولفظ حبائل بحاء مهمله و باء موحده و بعد الف یاء مثناة تحتیه هست بعد آن لام جمع حبالة هست بمعنی عقد
و حبال لؤلؤ بمعنی عقود لولو هست وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ و ناگاه خاک آن بهشت مشک ست یعنی در
خاک او بوی مشک هست حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حدیث کرد ما را
عبد اللہ بن یوسف گفت که خبر داد ما را مالک بن انس که صاحب مذهب هست عَنْ صَالِحِ بْنِ
کَیْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ از صالح بن کیسان بفتح کاف از عروة بن زبیر بن عوام عَنْ عَائِشَةَ
اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ از عائشه ام المومنین هست رضی اللہ عنہا که گفت فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ
حِیْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فرض کرد اللہ تعالی نماز را وقتی که فرض
کرد دو دو رکعت در هر نماز در حضر و سفر و مراد ازین نماز نماز رباعیه هست زیرا که در روایه احمد بن
حنبل هست الا المغرب گفته هست زیرا که او وتر نهار هست فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ پس مقرر کرده
شد و قرار داده شد نماز سفر را بر دو رکعت وَزِیْدَ فِی صَلٰوةِ الْحَضَرِ و زیاده کرده شد در نماز
حضر و تمسک کرفته اند باین حدیث حنفیه بآنکه قصر در سفر بر اصل خود هست پس اتمام چهار رکعت درست
نیست لیکن شافعیه میکویند که این قول حضرت عائشه هست و احتمال هست که از اجتهاد خود گفته
باشد و حنفیه میکویند که این اخبار از امر وقوعی هست و در اخبارات قول صحابی محمول بر سماع است
چرا که اجتهاد را در اخبار دخل نیست و از ابن عباس آمده هست فرضت الصلوة فی الحضر اربعا
و فی السفر رکعتین و این قول احتمال معنیین دارد باب وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ فِی
الثِّیَابِ بابست در بیان وجوب نماز در جامها مراد ستر عورت هست و ذکر لفظ جمع مثل قول
عرب هست فلان یرکب الخیول ویلبس البرود یعنی با وجود رکوب یک خیل و لباس یک برد لفظ جمع
باعتبار اوقات مختلفه میکویند و این ستر عورت نزد حنفیه و شافعیه و عامه فقها و اهل حدیث
شرط هست در صحة نماز اما حنفیه شرط نمیکنند ستر را از نفس خود اگر شخصی مجلول الجید باشد و نظر بر عورت

Marfat.com

خود کند نماز فاسد میشود و بعضی میگویند که ستر عورت فرض است فی نفسه از فروض نماز نیست
واسماعیل بن بکیر و شیخ ابو بکر گفته که از سنن نماز است وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ
كُلِّ مَسْجِدٍ و بابست در بیان قول الله تعالی بگیرید زینت خود را یعنی جامهای خود را بپوشید نزد هر وقت
سجده یا نزد هر مسجد باعتبار اطلاق اسم محل است بر حال و مراد از مسجد صلوة است و طواف است
وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ و کسی که نماز میخواند پیچیده در یک جامه وَيُذْكَرُ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ و ذکر کرده میشود از سلمة بن الاکوع
آنکه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود و لفظ یذکر بصیغه مجهول است بنا بر تعلیق و تمریض است یزد
وَلَوْ بِشَوْكَةٍ بضم زای معجمه و تشدید راء مهمله یعنی بند کند و جمع کند طرفین آن جامه را اگرچه جمع حاصل شود
بخار چنانچه زررت القمیص زرا ای شددت ازراره و یزره ای یجمع بین طرفیه کیلا یری عورته و این
حدیث در جواب سوال سلمة بن اکوع بود که او گفت یا رسول الله انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد
قال نعم زره ولو بشوکة هذا لفظ ابن حبان و در این حدیث بلفظ غائب مذکور است که سوال از حال
شخص غائب شده باشد و در بعضی روایات تزره بصیغه خطاب است وَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ و در اسناد
این حدیث نظر است از جهة انکه در راویان او موسی است بن محمد تیمی و او مطعون است در حدیث
وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى و بابست در بیان کسی که
نماز میخواند در جامه که جماع میکند در ان جامه با زن خود مادامی که ندیده است در ان جامه نجاست را
وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ و امر کرد پیغمبر خدا
صلی الله علیه و آله و سلم انکه طواف نکند به بیت الله برهنه زیرا که طواف بمنزله نماز است شرط است
در و آنچه شرط است در نماز و برای همین مناسبت این را در باب مذکور کرد حَدَّثَنَا مُوسَى
ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ حدیث کرد ما را موسی بن اسمعیل گفت
حدیث کرد ما را یزید بن ابراهیم از محمد بن سیرین عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ از ام عطیه بنت کعب صحابیه است
نام او نسیبه است قَالَتْ أُمِرْنَا گفت آن ام عطیه که امر کرده شدیم ما لفظ امرنا بصیغه مجهول متکلم

Marfat.com

مع الغیر ان تخرج الحیض یوم العیدین انکه برایم ما زنهای حائضها را روز عیدین ولفظ تخرج
از باب افعال هست تخرج بضم نون وسکون خاء معجمه وکسر راء مهمله بصیغه متکلم ولفظ حیض بضم حاء مهمله
وتشدید یاء مثناة تحتیه جمع حائض هست وذوات الخدور زنهاء صاحبان پرده ها وسترها
بخاء معجمه وبدال مهمله سترهای صواحبات الستور فیشهدن جماعة المسلمین ودعوتهم پس
حاضر شوند آن زنان جماعه مسلمانان را ودعاء آنها را ویعتزل الحیض عن مصلاهن
وکناره شوند زنان حائض از مصلای آن زنان که حائض نیستند ومصلا جای نماز را گویند
یعنی در مکان نماز نیایند علاحده باشند تا در دعا شریک شوند ودر بعضی روایات عن مصلاهم آمده است
ومصلا بضم میم وفتح صاد مهمله وتشدید لام جای نماز قالت امراة یا رسول الله احدانا لیس
لها جلباب گفت یکزن که یا رسول الله بعضی از ما نمی باشد او را چادر پیش چگونه حجاب کند واین
مذکور بعد نزول آیه حجاب بود لهذا سوال کرد ولفظ جلباب بکسر جیم چادر را گویند قال لتلبسها
صاحبتها من جلبابها فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم باید که بپوشاند آن زن را همراه
او از چادر خود یعنی چادر خود را بر وهم اندازد تا هر دو را ستر شود ویا آنکه هر صاحبه او که دو چادر
یا زیاده داشته باشد یکی با و بدهد هر دو بمعنی محتمل لفظ هست قال الکرمانی ای تشرکها فی جلبابها او
یعطیها جلبابا مستقلا من جلابیبها فهو محتمل للمعنیین لفظ لتلبسها بضم تاء فوقیه وسکون لام وکسر
باء موحده وسکون سین هست وجه مطابقه ترجمه مر این حدیث را این هست که هر گاه برای خروج
برای صلوة عید لباس واجب شد پس بجهة نماز بطریق اولی باشد واگر شبهه شود که در این حدیث
دلالت بر وجوب لباس بر زنان معلوم میشود پس وجوب بر رجال از چه معلوم میشود جواب آنست
که حکم عورت مرد حکم تمام بدن زن هست در وجوب ستر اتفاقا پس هر گاه ستر بدن زن لازم شد در
نماز ستر عورت مرد هم لازم هست که حکم بدن زن وحکم عورت مرد برابر هست قال عبد الله بن
رجاء بجیم ومد هست وبفتح راء مهمله وخفت جیم ابو عمرو غدانی هست بضم غین معجمه وفتح دال مهمله
ونون
او بصری هست حدثنا عمران حدیث کرد ما را عمران بکسر عین قطان بصری هست قال حدثنا محمد

ابن سیرین قال حدثتنا ام عطیة گفت که حدیث کرد مارا محمد بن سیرین گفت که حدیث
کرد مارا ام عطیه سمعت النبی صلی الله علیه واله وسلم بهذا که شنیدم رسول خدا را صلی
الله علیه واله وسلم بهمین حدیث باب عقد الازار علی القفا فی الصلوة بابست
در بیان حکم بستن ازار بر قفا در نماز و قفا موخر کردن یعنی بیخ کردن از طرف پشت و ازار
چادر را گویند که بر نصف اسفل بدن بسته میشود و چون دیگر چادر نباشد یک چادر باشد و او را
بر نصف اسفل پوشند قدری از و که زیاده شود بر قفا به بندند قال ابو حازم گفت ابو حازم
بجاء مهمله و زای معجمه نام او سلمة بن دینار اعرج زاهد مدنی بست عن سهل بن سعد از سهل
انصاری که صحابی بست و آخر کسی بست که مرد از صحابه در مدینه و او سهل بن سعد ساعدی است
کنیت او ابو العباس بست خزرجی بست نام او حزن بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم تسمیه کرد او را
بسهل که ضد حزن بست صلوا مع النبی صلی الله علیه واله وسلم عاقدی ازرهم
علی عواتقهم لفظ صلوا بصیغه ماضی بست یعنی نماز خواندند صحابه بهمراه آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
در انحال که بسته بودند ازارها خود را بر کتفها خود لفظ عاقدی حال بست و لفظ ازر بضم همزه و سکون
زای معجمه جمع ازار بست و او چادر بست که بر نصف اسفل پوشیده میشود و لفظ عواتق جمع عاتق
و آن کتف بست و کتف از طرف پشت هم داخل قفا بست زیرا که موخر و عقب کردنست حدثنا
احمد بن یونس حدیث کرد مارا احمد بن یونس و این نسبت بسوی جد بست و الا پدر او عبد الله بود
فوت شد در کوفه حدثنا عاصم بن محمد حدیث کرد مارا عاصم بن محمد بن زید بن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رضی الله عنه قال حدثنی واقد بن محمد گفت حدیث کرد مارا واقد بقاف مکسوره
و دال مهمله قرشی عدوی مدنی برادر عاصم بن محمد بست عن محمد بن المنکدر از محمد بن منکدر که تابعی
مشهور بست قال صلی جابر فی ازار قد عقد من قبل قفاه گفت محمد بن منکدر که نماز
خواند جابر بن عبد الله انصاری در یک ازار که تحقیق کرده بود او را از طرف پس کردن خود و لفظ قبل
بکسر قاف و فتح باء موحده ای جهة قفاه و ثیابه موضوعة علی المشجب و جامهای او نهاده شده

Marfat.com

بود بر جوب ولفظ مشتب بکسر میم وسکون شین معجمه وفتح جیم چوبها که ضم کرده میشود سرهای آنها را وکشاده
کرده میشود بالهای آنها را ونهاده میشود بران پرچها وغیر آن قَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ
وَاحِدٍ گفت آن جابر را گوینده که او عبادة بن ولید بن عبادة بن صامت بود که آیا نماز میخوانی
در ازار واحد فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ پس گفت جابر جز این نیست
که کردم من این را تا به بیند مرا احمق مثل تو وانکار کند ومن اظهار جواز نمایم نزد او تا او اقتدا کند بمن
وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وکدام ما بود مر او را
دو جامه در عهد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ومقصود ازین استشهاد فعل خود است بسوی آنچه
مقرر بود در عهد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم باید دانست که خلاف در منع جواز نماز در جامه واحد
ثابت است چنانچه از عبد الله بن مسعود رضی الله عنه مرویست که لا تصلین فی ثوب واحد وان کان
اوسع مما بین السماء والارض وعامه فقها بر خلاف آنند رواه ابن ابی شیبة حَدَّثَنَا عَرِّفٌ
حدیث کرد ما را مطرف بضم میم وفتح طاء مهمله وکسر را مهمله مشدده وبقا ابن عبد الله است قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ گفت حدیث کرد ما را ابو مصعب بضم میم وفتح عین بن عبد الله بن سلیمان
اصم مدنی وابو مصعب مولی میمونه ام المومنین ومصاحب امام مالک است قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي گفت که حدیث کرد ما را عبد الرحمن بن ابی الموالی ولفظ موالی بوزن جواری است
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صلى الله عليه وآله وسلم يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ از محمد بن منکدر است گفت دیدم من جابر
ابن عبد الله انصاری را که نماز میخواند در یک جامه وجابر گفت که دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله علیه وآله
وسلم که نماز میخواند در یک جامه بَابُ الصَّلَوٰةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِالْبَتِّ
در بیان نماز خواندن در یک جامه در آن حال که پیچیده باشد بآن جامه گفته است کرمانی که التحاف در لغت
تغطی است یعنی پوشیدن وپیرده کردن ای متغطیا وکل شئ تغطیت به فقد التحفت به وتوشح هم بمعنی
لبس پوشیدن است قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ گفت زهری در حدیث

Marfat.com

خود کہ ملتحف بمعنی متوشح است وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقِهِ ومتوشح آنرا گویند کہ مخالفت
کند درمیان طرفین آن جامہ بر کتف آن مصلی وَهُوَ الِاشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وآن توشح اشتمال است
بر ہر دو منکب آن شخص ومخالف نمودن طرفین جامہ بر عاتق بآن صورۃ است کہ بگیرد طرف آن چادر را
کہ انداختہ است بر کتف راست وبر ارد از زیر دست چپ وبگیرد آنطرف را کہ انداختہ است
بر کتف چپ از زیر دست راست بعد آن بہ بندد طرفین آن را بر سینہ خود قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ
گفت مولف کہ گفت ام ہانی کہ نام او فاختہ است بنت ابو طالب است ہمشیرہ حضرت علی
ابن ابی طالب است کرم اللہ تعالی وجہہ اَلْتَحَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بِثَوْبٍ
پیچید رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بجامہ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ومخالفت کرد
درمیان طرفین آن جامہ بر ہر دو کتف مبارک خود حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حدیث کرد
ما را عبید اللہ بن موسی قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ گفت عبید اللہ کہ حدیث کرد
ما را ہشام بن عروہ از پدر خود عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ از عمر بن ابی سلمہ بفتح لام نام ابو سلمہ عبد اللہ
ابن عبد الاسد مخزومی ربیب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بود ومادر او ام المومنین ام سلمہ
متولد شد در حبشہ در سنہ ثانیہ از ہجرۃ مبارک وفات یافت در مدینہ در خلافت عبد الملک
ابن مروان واو را در بخاری ہمین یک حدیث است اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ آنکہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز
خواند در جامہ واحد تحقیق مخالفت کردہ بود درمیان ہر دو طرف جامہ خود حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّهُ
رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ
حدیث کرد ما را محمد بن مثنی گفت کہ حدیث کرد ما را یحیی قطان گفت حدیث کرد ما را ہشام بن عروۃ
ابن زبیر گفت کہ حدیث کرد مرا پدر من کہ عروہ است از عمر بن ابی سلمہ بسبب آنکہ او تحقیق دید پیغمبر خدا را صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کہ نماز میخواند در یک جامہ در خانہ ام سلمہ قَدْ اَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ تحقیق انداخت

Marfat.com

هر دو طرف آن جامه را بر هر دو کتف خود حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حدیث کرد مارا عبید
ابن اسمعیل قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ
اَخْبَرَهُ گفت حدیث کرد مارا ابو اسامه از هشام از پدر او که عروه ست آنکه تحقیق عمر بن
ابی سلمه خبر داد او را قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّيْ فِيْ
ثَوْبٍ وَاحِدٍ گفت که دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله وسلم که نماز میخواند در یک جامه
مُشْتَمِلًا بِهٖ در انحال که اشتمال کننده بود بآن جامه و طریقه اشتمال بالا گذشت فِيْ بَيْتِ
اُمِّ سَلَمَةَ در خانهٔ ام سلمه وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ در انحال که نهاده بود هر دو طرف
جامهٔ خود را بر هر دو کتف خود حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ حدیث
کرد مارا اسمعیل ابن ابی اویس گفت که حدیث کرد مارا مالک بن انس عَنْ اَبِي النَّضْرِ از ابی النضر
بفتح نون و سکون ضاد معجمه که سالم بن ابی امیه ست مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ که آزاد کرده شدهٔ
عمر بن عبید الله ست اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ آنکه تحقیق ابا مره
آزاد کرده شدهٔ ام هانی دختر ابو طالب بمشیره حضرت علی رضی الله عنه خبر داد آن مولی عمر بن عبید الله را
اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ آنکه ابا مره شنید ام هانی بنت ابی طالب را
که میگفت ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم عَامَ الْفَتْحِ رفتم بسوی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم روز فتح مکه در رمضان فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ پس یافتم آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم را که غسل میکرد وَفَاطِمَةُ بِنْتُهٗ تَسْتُرُهٗ و فاطمه دختر آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم پرده میکرد آنحضرت را صلی الله علیه واله وسلم قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ گفت ام هانی
پس سلام دادم بر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم که کیست این زن قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ گفتم که منم ام هانی بنت ابی طالب
فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ پس گفت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آمدی جای وسیع را ای ام هانی
لفظ مرحبا مفعول فعل محذوف ست و اسم مکان ست ای اَتَيْتِ مَكَانًا رَحْبًا ای واسعا و در

Marfat.com

بعضی روایات یا ام هانی است و در بعضی روایات بام هانی است فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ پس هرگاه فارغ شد
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از غسل خود قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
استاده شد پس نماز خواند هشت رکعت در انحال که پیچیده بود خود را بیک جامه یعنی چادر فَلَمَّا انْصَرَفَ
پس هرگاه برگشت و فارغ شد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از نماز خود قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ
ابْنُ أُمِّي گفتم من یا رسول الله گفت یا دعوی کرد پسر مادر من یعنی برادر من که علی بن ابی طالب است
کرم الله وجهه اگرچه ام هانی همشیره حقیقی از جانب پدر و مادر بود بحضرت علی لیکن تخصیص ام از جهة آن
نمود که چون عادت جاری بران است که اخوة از جانب مادر زیاده موکد است در تقاضای محبت
و رعایت و با وجود آن صدور منافی از شفقت منافی نیست و لفظ زعم بمعنی قال یا ادعی هم
آمده است أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ آنکه او عازم است بر مقاتله شخصی که تحقیق من او را امن داده ام
و لفظ قاتل اسم فاعل است فعل ماضی نیست فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ آن فلان است ابن هبیره
بضم ها و فتح باء موحده بن ابی وهب بن عمر مخزومی که شوهر ام هانی بود و زائیده بود ام هانی از و اولاد
که از انها هانی هم بود و او در شرک مرد و ام هانی مسلمان شد و اینجا که بلفظ فلان گفت مراد از و جعده باشد
که از بطن ام هانی است و احتمال است که دیگر پسر او باشد و گفت زبیر بن بکار که مراد از و حارث
ابن هشام مخزومی است و لفظ فلان مرفوع است بتقدیر هو فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله
علیه واله وسلم قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم تحقیق
امن دادیم کسی را که امن دادی تو و لفظ اجرنا بهمزه مقصوره است یعنی امان دادن تو مثل امان دادن
ما است پس حضرت علی را باید که قتال نکند و ازین حدیث معلوم شد که امان هر مسلمان خواه زن
باشد خواه مرد منظور است يَا أُمَّ هَانِئٍ ای ام هانی وَذَلِكَ ضُحًى و این نماز خواندن آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم هشت رکعت در وقت ضحی بود حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم عَنِ الصَّلَوٰةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ حدیث

قَالَتْ أُمُّ
گفت ام ها

Marfat.com

کرد ما را عبد اللہ بن یوسف تنیسی کہ خبر داد ما را امام مالک از ابن شہاب زہری از سعید بن مسیب از ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہ تحقیق یک سائل سوال کرد رسول خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم از نماز خواندن در یک جامہ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ پس فرمود رسول خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم آیا ہست مر ہر یکی از شما را دو جامہ یعنی نبود و نیست مر ہمہ شما را دو جامہ این استفہام
انکاری ست یعنی نیست و نبود شما را دو جامہ و نماز فرض ست پس البتہ درست ست باب
این بابست اِذَا صَلّٰی فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیَجْعَلْ عَلٰی عَاتِقَیْہِ وقتی کہ بخواند نماز در یک جامہ
پس باید کہ بگرداند بر ہر دو کتف خود آن جامہ را یعنی بعض آن را حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِکٍ
عَنْ اَبِی الزِّنَادِ حدیث کرد ما را ابو عاصم ضحاک بن مخلد از مالک بن انس از ابی الزناد عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الْاَعْرَجِ از عبد الرحمن ابن ہرمز اعرج عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ
النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَا یُصَلِّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی
عَاتِقَیْہِ شَیْءٌ و گفت گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز نخواند یکی از شما در یک جامہ کہ
نباشد بر کتفہاء او ہیچ چیز و این نہی از براء کراہت ست حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شَیْبَانُ حدیث کرد ما را ابو نعیم گفت حدیث ما را شیبان ابن عبد الرحمن عَنْ یَحْیَی بْنِ
اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ از یحیی بن ابی کثیر از عکرمہ مولی ابن عباس قَالَ سَمِعْتُہٗ گفت یحیی
کہ شنیدم من عکرمہ را اَوْ کُنْتُ سَاَلْتُہٗ یا بودم من کہ سوال کردہ بودم عکرمہ را و بعد سوال من گفتہ
بود این شک راوی ست کہ ابتداء گفتہ بود یا بعد از سوال من گفتہ بود نمیدانم کہ چگونہ واقع شد قَالَ
سَمِعْتُ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ گفت عکرمہ شنیدم من ابو ہریرہ را کہ میگفت اَشْہَدُ اَنِّیْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یَقُوْلُ شاہدی میدہم من کہ تحقیق
من شنیدم پیغمبر خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ میفرمود مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ
کسی کہ نماز بخواند در یک جامہ پس باید کہ مخالفت کند در دو طرف او و طریقہ مخالفت طرفین ما قبل بیان
بیان نمودہ شد کہ بگیرد طرف چادر را کہ انداختہ ست بر کتف راست و بردارد از زیر دست چپ

Marfat.com

دیگر را آنطرف راکه انداخته است بر کتف چپ از زیر دست راست بعد آن به بندد طرفین
آنرا بر سینه باب بتنوین هست اِذَا کَانَ الثَّوْبُ ضَیِّقًا وقتی که باشد جامه تنگ
چگونه بکند مصلی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ حدیث کرد ما را یحیی بن صالح قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ
سُلَیْمَانَ گفت حدیث کرد ما را فلیح بضم فا و فتح لام و بحاء مهمله بن سلیمان عَنْ سَعِیْدِ بْنِ
اَلْحَارِثِ از سعید بن حارث قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ
گفت سعید که سوال کردیم ما جابر بن عبد الله انصاری را از نماز خواندن در یک جامه فَقَالَ
خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صلی الله علیه واله وسلم فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ پس گفت جابر که برامدم من
با پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم در بعضی سفرها او فَجِئْتُ لَیْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِیْ پس آمدم من بسوی
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم برای بعضی کارهای خود فَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ پس
یافتم آنحضرت را صلی الله علیه واله وسلم و بر من یک جامه بود فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّیْتُ اِلٰی جَانِبِهٖ
پس اشتمال نمودم بآن جامه و نماز خواندم در آنحال که منضم شدم بسوی جانب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
فَلَمَّا انْصَرَفَ پس چون گاه که برگشت از نماز قَالَ مَا اَلْسُرٰی یَا جَابِرُ فرمود آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم چیست سبب سیر تو در شب ای جابر و لفظ سری بضم سین و قصر الف سیر شب را
گویند و سوال نمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از جهة آنکه میدانست که آمدن او درین وقت بسبب
امری هست فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِیْ پس خبر کردم آنحضرت را صلی الله علیه واله وسلم بحاجت خود
فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَیْتُ پس چون فارغ شدم فرمود چیست این
اشتمال که دیدم من ترا استفهام انکاری هست زیرا که جامه او ضیق بود و قابل آن نبود که مخالفت
طرفین او کرده شود بلکه ازار نمودن با و کافی بود و چون این جابر آنرا بطریق مخالفت طرفین بر سینه
بست انکشاف عورت میشد قُلْتُ کَانَ ثَوْبًا گفتم بود که بود یک جامه قَالَ فَاِنْ کَانَ وَاسِعًا
فَالْتَحِفْ بِهٖ فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم پس اگر باشد جامه یعنی چادر واسع باشد پس التحاف کن
با و باین طور که نصف را ازار کن و نصف را ردا خود بساز وَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ
و اگر تنگ باشد ازار کن با و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدیث کرد ما را مسدد بن مسرهد حَدَّثَنَا یَحْیٰی

Marfat.com

حدیث

حدثنا کرد ما را یحیی قطان عَنْ سُفْیَانَ از سفیان ثوری قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْحَازِمٍ گفت که
کرد ما را ابو حازم که سلمة بن دینار هست عَنْ سَهْلٍ از سهل ساعدی قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ
مَعَ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ بضم همزه وسکون زای معجمه جمع
ازار هست یعنی در انحال که بسته بودند چادرهای پایان خود را که ازار ها هست عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ
بر گردنهای خود کَهَیْئَةِ الصِّبْیَانِ مثل شکل بچها که بچها را بهمین طور چادر می پوشانیدند وقال
النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم لِلنِّسَاءِ و فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم مر زنان را
لَاتَرْفَعْنَ رُؤُسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا بر ندارید سرها، خود را ای زنان از سجده
تا انکه برابر شوند مردان در ان که نشسته باشند یعنی اول مردان سر از سجده بر دارند و این از انجهة
فرمودند که اگر زنان پیش از مردان سر از سجده بر دارند شاید چیزی از عورات مردان بآنها در نظر بیاید
و رغبت و شهوة بمردان پیدا شود در دل آنها بَابُ الصَّلٰوةِ فِی الْجُبَّةِ الشَّامِیَّةِ
باب است در بیان نماز خواندن در جبهٔ شامیه و شام اقلیم معروف هست که انبیا در انجا می بودند و چون
در انوقت اهل شام کفار بودند و آنها با فتنه بودند آنرا یعنی تا وقتی که نجاست با و نرسد نماز در و
درست هست وَقَالَ الْحَسَنُ فِی الثِّیَابِ الَّتِیْ یَنْسِجُهَا الْمَجُوْسُ لَمْ یَرَ بِهَا الْحَسَنُ بَاْسًا
و گفت حسن بصری در جامها که می بافند آنرا مجوسیان و لفظ مجوسی بیاء مفرد هست و بدون یا جمع است
و این جمله اگرچه صفت ثیاب هست و جمله در حکم نکره هست و ثیاب معرفه هست لیکن چون ثیاب
محلی بلام جنس هست مثل نکره هست اعتقاد نمیکرد حسن بصری بآن جامها پاک و گناه را یعنی پوشیدن
او و نماز خواندن با و درست هست پیش از انکه شسته شود و همین هست مذهب امام ابو حنیفه
و شافعی و مکروه داشته هست انرا امام مالک و ابن سیرین وَقَالَ مَعْمَرٌ و گفت معمر بن راشد رَاَیْتُ
الزُّهْرِیَّ یَلْبَسُ مِنْ ثِیَابِ الْیَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ دیدم من ابن شهاب زهری را که می پوشید
از جامهای یمن آن پرچها که رنگ کرده شده بود ببول یعنی بعد شستن می پوشید و اگر مراد باین بول
مایوکل لحمه باشد نیز زهری این بول پاک هست در مذهب او وَصَلّٰی عَلِیٌّ فِیْ ثَوْبٍ غَیْرِ مَقْصُوْرٍ
و نماز خواند حضرت علی رضی الله عنه ابن ابی طالب در جامه که شسته نشده نبود مشتق از قصارة است

Marfat.com

بمعنی شستن وظاهر آنست که این جامه هم منسوج کفار خواهد بود بقرینهٔ باب حَدَّثَنَا یحیی حدیث
کرد مارا یحیی بن موسی بن زکریا یلخی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ گفت حدیث کرد ما را ابو معاویه که نام او
محمد بن حازم ست عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ از اعمش که سلیمان بن مهران ست از مسلم بن صبیح
بضم صاد مهمله عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِیْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ از مسروق از مغیرة بن شعبة رضی الله عنه
و مسروق او را از انجهة گویند که او را در صغر کسی دزدیده بود قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صلی الله علیه
فِی سَفَرٍ گفت مغیره که بودم با پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم در یک سفر در سنه نهم از هجرة در غزوهٔ تبوک
فَقَالَ یَا مُغِیْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ای مغیره بگیر آفتابه که
در و آب وضو باشد لفظ اداوه بکسر همزه آوند آب وضو را گویند فَاَخَذْتُهَا پس گرفتم من آفتابه را
فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم حَتّٰی تَوَارٰی پس روان شد پیغمبر خدا صلی
الله علیه واله وسلم تا آنکه غائب شد از من فَقَضٰی حَاجَتَهُ پس قضا کرد حاجت خود را وَعَلَیْهِ
جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ و بر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ملبوس بود جبهٔ شامیه که بافته بودند آنرا در شام
مردم کفار زیرا که در آنوقت شام دار کفار بود فَذَهَبَ لِیُخْرِجَ یَدَیْهِ مِنْ کُمَّیْهَا پس شروع کرد آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم تا بر آرد دست خود را از آستین فَضَاقَتْ پس تنگ شد آستین یا جامه
زیرا که جبهٔ شامیه ضیقة الاکمام می باشد فَاَخْرَجَ یَدَهُ مِنْ اَسْفَلِهَا پس بر آورد آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم دست خود را از پایان آستین فَصَبَبْتُ عَلَیْهِ پس ریختم من آب را بر آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ پس وضو کرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مثل وضوئی
که برای نماز میکرد وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ صَلّٰی و مسح کرد بر هر دو موزه بعد آن نماز خواند

بَابُ کَرَاهِیَةِ التَّعَرِّیْ فِی الصَّلٰوةِ وَغَیْرِهَا

باب کراهیة التعری فی الصلوة وغیرها بست در بیان کراهیت برهنه
شدن در نماز و غیر نماز حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حدیث کرد ما را مطر بفتح میم و طاء مهمله
قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ گفت که حدیث کرد ما را روح بفتح راء مهمله بن عبادة قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا
ابْنُ اِسْحَاقَ گفت روح که حدیث کرد ما را زکریا بن اسحاق مکی قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ

Marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ گفت که شنیدم من جابر بن عبد الله انصاری را یُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم کَانَ یَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْکَعْبَةِ در حال
که حدیث میکرد که بتحقیق رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بود که بر میداشت بهمراه قریش سنگها را
از برای بناء کعبه شاید بعضی مواضع آنرا بجهة شکستگی تعمیری می نمودند و این بر داشتن سنگها قبل از
بعثت بود و در آنوقت عمر شریف آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بیک روایت سی و پنج ساله و در یک
روایت بیست و پنج ساله و در یک روایت پانزده ساله بود وَعَلَیْهِ اِزَارُهُ و بر آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم بود ازار او یعنی چادر که از ناف می بندند تا شتالنگ فَقَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ یَا ابْنَ
اَخِیْ لَوْ حَلَلْتَ اِزَارَکَ پس گفت حضرت عباس که عم آنحضرت بهت صلی الله علیه وآله وسلم که ای پسر
برادر من اگر میکشادی ازار خود را اسهل می بود فَجَعَلْتَ عَلٰی مَنْکِبَیْکَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ
پس میکردانیدی آن ازار را بر هر دو کتف خود زیر سنگها و محفوظ می ماند جسد مبارک تو از خراشیدگی
سنگها و سختی سنگ بکتف تو نمیرسید ظاهرا در آنوقت ستر عورت لازم نبود نزد قریش فَحَلَّهُ
فحله گفت جابر پس کشاد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ازار را فَجَعَلَهُ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ پس کردانید
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آن ازار را بر هر دو کتف مبارک خود فَسَقَطَ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ
پس افتاد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بیهوشی کرده شده بر او از جهة حیا از انکشاف عورت
زیرا که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مجبول و مخلوق بود بر احسن اخلاق و حیاء کامل لهذا از
کثرت حیا بیهوش شد و در روایت دیگر آمده که فرشته نازل شد و بست ازار آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم فَمَا رُئِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ عُرْیَانًا پس دیده نشد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم

بر هنه بَابُ الصَّلٰوةِ فِی الْقَمِیْصِ وَالسَّرَاوِیْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ باب است

در بیان نماز خواندن در قمیص و سراویل و تبان بضم تاء مشناة فوقیه و تشدید باء موحده سراویل
خورد که بپوشد عورت غلیظه را فقط که می باشد با ملاحان یعنی در بیان نماز خواندن در سراویل
و قبا بفتح قاف و تخفیف موحده با مد و قصر جامه و این مشتق از قبوبهت بمعنی ضم و جمع و نامیده شد

جامه را باین اسم از جهة انضمام اطراف او و اول کسی که پوشید قبا را سلیمان علیه السلام پور حدثنا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
حدیث کرد ما را سلیمان بن حرب گفت حدیث کرد ما را حماد بن زید از ایوب سختیانی از محمد بن سیرین
از ابی هریره قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه واله وسلم فَسَاَلَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ
فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ گفت استاد مردی بسوی پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم پس سوال کرد آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم را از نماز خواندن در یک جامه که صحیح هست یا نه فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ
پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آیا هم شما می یابد دو جامه این استفهام انکاریست یعنی نمی یابد
هم شما دو جامه پس درست نماز در یک جامه ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضى الله عنه
بعد آن سوال کرد مردی حضرت عمر بن الخطاب را رضی الله عنه از نماز خواندن در یک جامه فَقَالَ عُمَرُ
اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوا پس گفت حضرت عمر وقتی که وسعت کرد الله تعالی پس وسعت کنید شما یعنی
در دو جامه نماز کنید بسبب انکه حق تعالی توسعه کرده است بر شما و اصل جواز در واحد هم هست
و دو مستحب است جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ باید که جمع کند مرد بر خود جامها، خود را این مقوله حضرت
عمر است اگرچه جمع لفظ ماضی است امر را در مستقبل وارد است و همین قسم لفظ صلی است ای لیجمع علیه
ثیابه ولیصل فیها صَلّٰى رَجُلٌ فِي اِزَارٍ وَرِدَاءٍ باید که نماز بخواند مرد در ازار و ردا، لفظ ازار یعنی
چادر است که پوشیده می شود با و نصف اسفل بدن را و ردا، چادری که پوشیده شود با و نصف بالا،
را از بدن فِي اِزَارٍ وَقَمِيصٍ و بخواند در ازار و قمیص فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ در سراویل و قبا فِي
تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ در سراویل خورد و قبا فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ در سراویل خورد و قمیص قَالَ فَاَحْسِبُهُ
قَالَ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ گفت ابو هریره که گمان میکنم عمر را که گفت که نماز بکند در قمیص خورد و ردا
و این نه صورة است و جزم نکرده است ابو هریره بصورة اخیره بلکه بظن و گمان گفت زیرا که احتمال است
که حضرت عمر این صورة اخیره را مذکور نکرده باشد زیرا که این سراویل صغیر ستر عورت تمام نمیکند زیرا که
فخذ خارج می باشد و را هم نمی پوشد آنرا و با قبا و قمیص حاصل میشود ستر تمام و ابو هریره ظن کرد

Marfat.com

که انحصار اقسام تقاضا میکند که این صورة هم باشد وستر هم حاصل میشود اگر رداء وسیع وکلان
باشد حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ
حدیث کرد مارا عاصم بن علی گفت حدیث کرد مارا ابن ابی ذئب از ابن شهاب زهری از سالم از
ابن عمر گفت که سوال کرد مردی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس گفت که چیز بپوشد محرم فقال
لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم که نپوشد احرام کننده قمیص را و لا
السَّرَاوِيلَ و نه سراویل را وَلَا الْبُرْنُسَ و نپوشد برنس را بضم موحده و نون جامه معروف است
در بلاد عرب که سر او ملاصق بهت با و یعنی برقع یا قلنسوه طویله یعنی طاقین کلان که می پوشیدند
آنرا در ابتداء اسلام و سراویل لفظ مفرد بهت بلفظ جمع و جمع او سراویلات بهت وَلَا ثَوْبًا
مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ و نه جامه که رسیده باشد بو را زعفران وَلَا وَرْسٌ و نه جامه که رسیده باشد
او را ورس بفتح واو و سکون راء مهمله که آخر او سین مهمله بهت گیاه از رنگ که در یمن بهت و رنگ کرده
میشود با و جامها را فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ پس کسی که نیابد پاپوش را پس باید که بپوشد موزها و باید که قطع کند آن موزها
تا آنکه باشند آن موزها پایان از هر دو شتالنگ و بمثل تعلین شوند وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِثْلَهُ و از نافع که مولی ابن عمر بهت از عبد الله بن عمر از پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله وسلم مثل این حدیث سالم بهت بَابُ مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ باب
چیزی که پوشیده میشود آنرا از عورت لفظ یستر بضم یاء مشناة تحتیه و فتح تاء مشناة فوقیه و جائز
فتح اولی و ضم ثانیه و ما مصدریه بهت یا موصوله بهت و من بیانیه بهت و عورت چیزی که حیا کرده شود از
اظهار او و در شرع عبارة بهت از عضوی که انکشاف آن منع باشد و آن نزد ابو حنیفه از ناف تا زانو
و زانو داخل بهت در عورت و نزد شافعی و مالک ما بین زانو و ناف بهت و نزد اهل ظاهر عورت همین
قبل و دبر بهت که عورت غلیظه بهت حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حدیث کرد مارا

Marfat.com

قتیبة بن سعید ثقفی بلخی گفت حدیث کرد ما را لیث بن سعید عَنِ ابْنِ شِهَابٍ از ابن شهاب زهری
عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ از عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ
اَلْخُدْرِیِّ از ابی سعید خدری بدال مهمله قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم عَنِ
اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ گفت ابو سعید که نهی کرد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از اشتمال صماء بصاد مهمله
وتشدید میم وبمد گفته است اصمعی که اشتمال صماء این است که بپیچد جسد خود بجامه بتمام بدن وباقی نماند هیچ
طرف که برارد از و دست را برای همین او را صماء گفته میشود که هم منافذ مسدود میشود چنانچه سنگ
سخت را صخرهٔ صماء میگویند زیرا که خرق نمی باشد در و واین اشتمال مکروه است از جهة عدم قدرة برا ستعانة
بدست ها در چیزی که عارض شود مصلی را در نماز و فقها میگویند که اشتمال صماء آنست که اشتمال کند بیک
چادر و برارد از یک طرف و اندازد آنرا بر یک کتف خود پس ظاهر شود یک طرف او و در نصورة اگر انکشاف
عورت نشود حرام است واگر انکشاف نشود مکروه است وَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ ومنع کرد رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم از انکه احتبا کند مرد باین طور که بنشیند بر سرین خود واستاده کند هر دو ساق را
فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ در یک چادر که نباشد از ان چادر بر فرج او چیزی واما در
صورتی که فرج مستور باشد احتبا نمودن یعنی قعود بر این طور منع نیست واین قعده را حبوه هم میگویند
بضم حا وکسر آن واین طریقه قعود عادت عرب بود در مجالس حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حدیث کرد
ما را قبیصه بفتح قاف بن عقبه بضم عین قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ گفت حدیث کرد ما را سفیان ثوری
عَنْ اَبِی الزِّنَادِ از ابی الزناد بکسر زای معجم وبنون عبد الله بن ذکوان است عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ از اعرج از ابی هریره قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صلی الله علیه واله وسلم عَنْ بَیْعَتَیْنِ گفت
ابو هریره که نهی کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم از دو بیع لفظ بیعتین بفتح موحده وکسر هم آمده است
تثنیه بیعه است مثل خلبسته عَنِ اللِّمَاسِ میان آن دو بیعه است یکی از ان دو بیع لماس است که
آنرا بیع ملامسه میگویند ولماس بکسر لام وآن عبارت از ان است که مس کند جامهٔ پیچیده را یا در شب تاریک
وخرید نماید او را پیش خیار نباشد او را بعد دیدن آن وهمین شرط است که هر گاه لمس کردی خیار باشد ترا

Marfat.com

وبعضی تفسیر کرده اند بیع ملامسه را بانکه همین لمس را بیع قرار بدهد و بگوید بائع که هرگاه لمس کردی پس بیع شد
وسیوم تفسیر انکه هرگاه لمس کردی خیار مجلس نباشد کذا قال الکرمانی والقسطلانی وَعَنِ النِّبَاذِ ونهی
فرمود از بیع نباذ بکسر نون وبباء موحده وذال معجمه که انرا بیع منابذه میگویند وآنرا نیز بدو وجه تفسیر کرده اند
اول آنکه بائع بگرداند همین انداختن جامه را بسوی مشتری بمنزله بیع بلکه عین بیع ودوم تفسیر آنکه بگوید
وقتی که اندازم جامه را بسوی تو پس لازم شود بیع ومنقطع شود خیار واحتمال هست که مراد نبذ سنگریزه است
که بائع بگوید که بر هر جامه که سنگریزه اندازم پس بیع آن ثوب لازم شود یا همین انداختن سنگریزه بیع است
وَاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ ونهی کرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از انکه بپوشد کسی جامه را مثل
اشتمال صماء لفظ صماء عبارة هست از سنگ سخت که منافذ نداشته باشد یعنی چنانچه آن سنگ منافذ
ندارد آن قسم پرچه را بخود می پیچد که هیچ جا خالی نمیگذارد پس براوردن دست هم برای حاجت ضروریه
مثل دفع هوام وغیره در نماز ممکن نمیشود یا آنکه درین طور اشتمال در وقت سجده انکشاف عورت
هم میشود وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ومنع فرمود از انکه بنشیند مرد در یک جامه نشستن
احتبا که بر سرین بنشیند وهر دو ساق را بردارد وبر فرج او چیزی نباشد حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حدیث
کرد مارا اسحاق بن راهویه قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ گفت حدیث کرد مارا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد که سبط عبد الرحمن بن عوف است قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ گفت که
حدیث کرد مارا پسر اخی که ابن شهاب است که نام او محمد بن عبد الله بن اخی بن شهاب که محمد بن مسلم است ولفظ اخی
نام است بمعنی اخوة نیست عَنْ عَمِّهٖ از عم او که محمد بن شهاب زهری است قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ گفت که خبر داد مرا حمید بضم حاء مهمله وفتح میم بن عبد الرحمن بن عوف
اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ تِلْکَ الْحَجَّةِ انکه ابو هریره گفت که فرستاد مرا ابو بکر صدیق
رضی الله تعالی عنه دران حج که حج کرده بود آنرا ابو بکر صدیق بامر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بهمراه
مردم پیش از حجة الوداع بیک سال فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ بکسر ذال معجمه ونون یعنی در جماعه که اعلام میکردند در مردم
یَوْمَ النَّحْرِ روز عید قربان نُؤَذِّنُ بنون وهمزه بصیغه متکلم مع الغیر یعنی اعلام میکردیم ما بِمِنًی در منی

Marfat.com

أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ آنکہ حج نکند بعد ازیں سال ہیچ مشرک و ایں مقولہ موافق ہست
قول اللہ تعالیٰ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا ظاہر آنست کہ مراد از بعد عامہم
بعد خروج ہذا العام ہست نہ بعد دخول لیکن عینی گفتہ ہست کہ اولی آنست کہ این عام ہم در نہی داخل
باشد نظر بتعلیل وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وطواف نکند بخانہ کعبہ برہنہ ایں ابطال ہست مر
فعل اہل جاہلیہ را کہ طواف برہنہ میکردند و عورت غلیظہ مکشوف می بود و در آن وقت امر شد کہ ستر عورت
در طواف لازم ہست و شرط ہست قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ گفت حمید بن عبد الرحمن بن عوف
ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيًّا بعد ازاں فرستاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بعد از ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت علی را کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ
پس امر کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او را کہ خبر کند مردم را بسورہ براءۃ باید دانست کہ حکمت در
تخصیص حضرت علی رضی اللہ عنہ در اظہار سورہ براءۃ آنست کہ سورہ براءۃ متضمن نقض عہد است
با مشرکین و بود از سیرۃ عرب آنکہ نقض نکند عہد را مگر آنکس کہ عہد کردہ باشد یا کسی از اہل بیت او
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ گفت ابو ہریرہ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ پس اعلام کرد با ما
حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ در اہل منی روز نحر و لفظ اذن تشدید ذال معجمہ و لفظ معنا بفتح
عین مہملہ و سکون آن ہست لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ حج نکند بعد ازیں سال ہیچ مشرک و لَا
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وطواف نکند بخانہ کعبہ ہیچ برہنہ از لباس و درین ابطال ہست طریقہ
کہ طواف برہنہ میکردند پس ازین حدیث سند گرفتہ اند شافعیہ کہ قائل اند باشتراط ستر عورت برای
طواف کعبہ کہ بدون آن جائز نمیشود و نزد حنفیہ مکروہ ہست طواف برہنہ و این حدیث را حمل بر نہی
کردہ اند بَابُ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ باب ہست در بیان نماز خواندن بغیر از ردا کہ عبارۃ
از چادری کہ نصف بدن اعلی با و پوشیدہ میشود حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حدیث کرد
ما را عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي گفت حدیث کرد ما را پسر
ابو الموالی کہ نام او عبد الرحمن ہست عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ از محمد بن منکدر کہ تابعی ہست قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى

Marfat.com

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ گفت محمد بن منکدر که داخل شدم من بر جابر بن عبد الله وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ
مُلْتَحِفًا بِهِ او نماز میخواند در یک جامه در آنحال که او پیچیده بود خود را بجامه وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ
وچادر او نهاده شده بود بر زمین یا بر سه پایه فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ
مَوْضُوعٌ پس گاه برگشت از نماز گفتیم ما ای ابو عبد الله نماز میخوانی وحال آنکه چادر تو نهاده شده است
بر زمین قَالَ نَعَمْ گفت آری نماز میخوانم أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ دوست میدارم
که به بینند مرا جاهلان مثل شما و معلوم نمایند که جائز است نماز خواندن در یک چادر با وجودی که چادر دیگر هم
باشد رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَا دیدم آنحضرت را صلی الله علیه وآله وسلم اینچنین

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ باب است در بیان چیزی که ذکر کرده میشود در حکم فخذ یعنی در بیان
آنکه آن عورت است یا نه وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ و روایت کرده میشود از عبد الله بن عباس رضی الله
تعالی عنه وَجَرْهَدَ و از جرهد بفتح جیم و ها و سکون راء مهمله و بدال مهمله او ابو عبد الرحمن بن خویلد اسلمی
صحابی است از اصحاب صفه وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ و از محمد بن جحش بفتح جیم و سکون حاء مهمله و
معجمه صحابی قریشی است صاحب هجرتین است و پسر برادر زینب است که ام المومنین بود و پدر او
نیز صحابی بود او منسوب بجد است زیرا که پدر او عبد الله اسدی است وغیر او عبد الله بن جحش است
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ این هر سه صحابی روایت کرده اند از پیغمبر
خدا صلی الله علیه وآله وسلم که فخذ عورت است وَقَالَ أَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَنْ فَخِذِهِ وگفت انس بن مالک که صحابی مشهور است آنکه کشف فرمود و ظاهر نمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
از فخذ خود وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ وحدیث انس بن مالک اقوی است از روی سند از حدیث جرهد
ولهذا در حدیث انس بلفظ قال فرمود که دلالت بر یقین دارد و در حدیث جرهد یروی گفت بصیغه
مجهول که آنرا تمریض گویند و دلالت نمیکند بر قطع وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ وحدیث جرهد اکثر است
از روی احتیاط و اقرب است بسوی تقوی از حدیث انس حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ تا آنکه بیرون آمده
شود از اختلاف علما لفظ یخرج بضم یاء مثناه تحتیه و فتح راء مهمله بصیغه مجهول است و بصیغه معلوم نیز

Marfat.com

شده است و بصیغه متکلم مع الغیر نیز آمده کذا قال القسطلانی بدانکه جمهور تابعین و امام ابوحنیفه و مالک در
اصح او و شافعی و احمد در اصح روایتین و امام ابو یوسف و محمد قائلند بانکه فخذ عورت است و رفته ا
ابن ابی ذئب و داود و احمد بن حنبل در یک روایت و اصطخری از شافعیه و ابن حزم است بسوی انکه
نیست عورت و گفته است در کتاب محلی که اگر عورت می بود ظاهر نمیکرد انرا الله تعالی از رسول خود که
مطهر معصوم بود نزد خلق و نمیدید آنرا انس و نه غیر آن و جواب داده اند آنرا ائمه بانکه ظاهر شده بود از آنحضرت
صلی الله علیه و آله و سلم بی اختیار بسبب ازدحام مردم کذا قال القسطلانی قَالَ أَبُو مُوسَى گفت ابو موسی
اشعری غَطَّى النَّبِيُّ صلی الله علیه و آله و سلم رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ پوشید رسول صلی الله
علیه و آله و سلم هر دو زانوی خود را در وقتی که داخل شد عثمان بن عفان رضی الله عنه از جهة استحیا و ادب
چنانچه در روایت مسلم و بیهقی آمده است که فرمود الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکة و عادت شریف
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آن بود که میکرد با هر صحابه معامله با آنچه غالب می بود بر و چون غالب بر عثمان حیا بود
معامله کرد با و بطریق موافقت پس کشف زانو قبل از دخول عثمان رضی الله عنه دلیل نیست بر انکه زانو عورت
نیست باید دانست که باب در بیان حال فخذ است و در این حدیث ذکر رکبه است پس مناسبت او
باب ازین سبب است که هر گاه زانو عورت باشد پس فخذ بطریق اولی باشد پس امام بخاری فهمیده است که
هر گاه نزد ابو موسی زانو عورت شد فخذ بطریق اولی عورت شد پس اگر گفته شود که اگر رکبه عورت است پس
چرا پیش از دخول عثمان مکشوف بود و اگر عورت نیست پس چرا پوشید نزد دخول عثمان جواب آنست که
عورت نیست و پوشیدن آن نزد دخول عثمان بجهة استحیا بود از و زیرا که بر عثمان حیا غالب بود و معامله
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم با هر صحابی موافق حال او می بود پس چون قبل از حضرت عثمان کشف زانو
فرموده بود معلوم شد که زانو عورت نیست وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ و گفت زید بن ثابت انصاری
که صحابی است و کاتب وحی بود بجهة آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم و جمع کرده بود قرآن را در عهد خلافت
حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه و آموخته بود کتاب یهود را در نصف ماه و کتاب سریانیه را در هفده
روز بامر آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم و بود از علماء صحابه و فقهاء اجلّه عالم بفرائض و نقل کرده بود قرآن را

Marfat.com

در مصحف از مصحف در زمان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در شان او
فرمودند افرضکم زید ای اعلمکم بالفرائض رواہ احمد باسناد صحیح وفات یافت در سال چہل و پنج از
ہجرۃ تاسہ یا دو اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم وَفَخِذُہٗ
عَلٰی فَخِذِیْ یعنی نازل کرد اللہ تعالی بر رسول خود این آیت را کہ لا یستوی القاعدون من المومنین الی
آخرہ در آنحال کہ ران آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بر ران من بود فَثَقُلَتْ عَلَیَّ پس گران و ثقیل شد
ران مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بر من لفظ ثقلت بضم قاف ہست حَتّٰی خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ
فَخِذِیْ تا آنکہ من ترسیدم کہ شکستہ شود ران من از نہایت گرانی لفظ ترض بفتح تا مثناۃ فوقیہ
وراء مہملہ و تشدید ضاد معجمہ ای تکسر و بضم تا مثناۃ فوقیہ بصیغہ مجہول نیز مروی شدہ ہست پس استدلال کردہ است
بخاری ازین حدیث کہ فخذ عورت نباشد زیرا کہ مس نمودن و نہادن فخذ شریف بر فخذ این صحابی دلالت
دارد بر انکہ عورت نباشد زیرا کہ ظاہر آنست کہ بلا حائل خواہد بود و در عورت چنانچہ نظر حرام است
پس مس نیز حرام ہست و حنفیہ و دیگر مجتہدین کہ قائلند بعورت بودن او عورت جواب میدہند کہ از کجا معلوم
شود کہ حائل نبود و ظاہر آنست کہ حائل بود حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حدیث کرد ما را یعقوب
ابن ابراہیم دورقی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ گفت کہ حدیث کرد ما را اسمعیل بن علیہ بضم عین مہملہ
و فتح لام و تشدید یاء مثناۃ تحتیہ بصیغہ تصغیر و این نام مادر او ہست و نام پدر او ابراہیم بن سہم بصری
و او مشہور بنام مادر بود قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُھَیْبٍ گفت کہ حدیث کرد ما را عبد العزیز
ابن صہیب بضم صاد مہملہ بصری بود عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غزا
خَیْبَرَ از انس بن مالک ہست کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم غزا کرد خیبر را و این غزوہ
در جمادی الاول در سال ہفتم از ہجرۃ بود فَصَلَّیْنَا عِنْدَھَا صَلٰوۃَ الْغَدَاۃِ پس نماز خواندیم نزد آن
خیبر بیرون آن خیبر نماز صبح را بِغَلَسٍ در تاریکی یعنی در اول وقت لفظ غلس بفتح غین معجمہ و لام تاریکی
آخر شب را گویند فَرَکِبَ نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم پس سوار شد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم بر شتر کہ مہار کردہ شدہ بود بر سر پوست خرما و زیر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم پالان

Marfat.com

از پوست خرما بود و رَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ و سوار شد ابو طلحه که نام او زید بن سهل انصاری است
وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ و حال آنکه من سوار بودم در پس ابی طلحه فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ صلى الله تعالى
عليه وعلى اله وسلم فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ پس جاری کرد و روان کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم مرکوب
خود را در کوچهاء خیبر و لفظ زقاق بضم زای معجمه و بدو قاف بمعنی سکه یعنی کوچه و جمع او أَزِقَّة می آید
وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه واله وسلم و تحقیق که زانوی من هر آینه
متصل میشد بران پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم از جهة تنگی کوچه ثُمَّ حَسَرَ الإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ
بعد آن دور نمود ازار را از ران مبارک خود نزد راندن مرکوب خود تا متمکن شود از اجراء آن حتی
إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صلى الله تعالى عليه واله وسلم تا انکه تحقیق من نظر میکردم
بسوی سفیدی ران مبارک آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم باید دانست که لفظ حسر را شیخ ابن حجر
و کشمیهنی بصیغه معلوم روایت کرده اند یعنی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم کشف فرمود ازار را و
بصیغه مجهول روایت کرده که منکشف کرده شد ازار را از فخذ مبارک آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
بی اختیار بسبب اجراء مرکوب یا بوزیدن باد یا نوعدیگر بدلیل روایت مسلم که در انجا لفظ فانحسر آمده
یعنی خود منکشف شد بی اختیار و علما گفته اند که اگر صیغه معلوم باشد هم مراد همین است که بی اختیار
منکشف شد و اسناد فعل بسوی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم باعتبار تسبیب است که چون اجرا
نمودند مرکوب را بسبب این اجرا انکشاف واقع شد یا انکه منسوخ باشد این بدلیل قولی که
الفخذ عورة پس فخذ عورت است و کسی که عورت میگوید فخذ را متمسک او این حدیث است فَلَمَّا دَخَلَ
الْقَرْيَةَ چون بکاه داخل شد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در دیه یعنی در خیبر و این عبارة مشعر است
بانکه این کوچها خارج خیبر بودند قَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
الله اکبر خدا بزرگ است خراب شد خیبر و مقهور و مغلوب شد این اخبار است بمغلوب شدن اهل
آن إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وقتی که ما نازل می شویم در میدان یک
قوم کفار بجهة جهاد پیش وزبون است صباح آن قوم ترسانیده شده لفظ منذرین بفتح زال معجمات

Marfat.com

قَالَهَا ثَلٰثًا فرمود این کلمه را سه مرتبه قَالَ گفت انس وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰی اَعْمَالِهِمْ و بر آمدند قوم خیبر بسوی
مواضع اعمال خود که عمل میکردند در انجا یا از جهة اعمال خود بر آمدند از قلعه فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ پس گفتند این
محمد هست یا آنکه آمد محمد صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا گفت عبد العزیز
ابن صهیب راوی وگفتند بعضی اصحاب ما که محمد بن سیرین هست وَالْخَمِیْسُ لفظ والخمیس عطف بر محمد هست
یعنی این هر دو راوی این لفظ هم روایت کرده اند که قوم خیبر وقتی که بیرون آمدند و دیدند آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم را گفتند که این محمد هست و لشکر هست یا آنکه آمد محمد و خمیس یعنی لشکر در این روایت لفظ
خمیس هم آمده و در روایت اولی لفظ محمد آمده و لشکر را خمیس از انجهة گویند که پنج قسم می باشد قلب الجیش
و میمنه و میسره و مقدمه و ساقه یَعْنِی الْجَیْشَ مراد میداند از لفظ خمیس لشکر را قَالَ فَاَصَبْنَاهَا
عَنْوَةً گفت انس که پس رسیدیم ما ان خیبر را بغلبه و قهر لفظ عنوة بفتح عین مهمله وسکون نون بمعنی قهر
واختلافست در انکه خیبر بقهر مفتوح شد یا بصلح و بهر دو جانب احادیث آمده و تصحیح کرده هست
منذری که بعضی آن بقهر و بعضی بصلح بود پس صحیح شد هر دو آثار فَجُمِعَ السَّبْیُ پس جمع کرده شد
اسیران را از کفار فَجَاءَ دِحْیَةُ پس آمد دحیه بکسر دال مهمله وفتح آن که او صحابی مشهور است
وبغایت حسن صورة دشت فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَعْطِنِیْ جَارِیَةً مِنَ السَّبْیِ پس گفت دحیه
ای پیغمبر خدا بده مرا یک کنیز از این اسیران خیبر قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِیَةً گفت آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم برو پس بگیر یک کنیز را فَاَخَذَ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیٍّ پس گرفت دحیه صفیه را بفتح صاد مهمله
بنت حیی بضم حاء مهمله وکسر آن وفتح یاء مثناة اولی مخففه وتشدید یاء ثانیه ابن اخطب هست و او
از نسبات هارون علیه السلام بود در زیر کنانه بن ابی الحقیق بضم حاء مهمله وتخفیف قاف کشته
شده بود آن کنانه روز خیبر و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم امر فرمود بدحیه باخذ کنیز پیش از قسمت از جهة آنکه آنحضرت را
صلی الله علیه وآله وسلم اختیار بود در مغنم بهر که عنایت فرماید از اصل غنیمت یا از خمس الخمس
فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم پس آمد مردی بسوی پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم
فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَعْطَیْتَ دِحْیَةَ صَفِیَّةَ پس گفت آمرزای پیغمبر خدا دادی تو دحیه را صفیه سَیِّدَةَ

Marfat.com

قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ وآن صفیه سیده قریظه ونضیر ست که هر دو قبیله عظیم اند از یهود خیبر ومیرسد
در نسب بهارون علیه السلام ولفظ قریظه بضم قاف وفتح راء مهمله وسکون یاء تحتیه وبطاء معجمه ولفظ نضیر
بفتح نون وکسر ضاد معجمه لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ لائق نیست این صفیه مگر از برای تو زیرا که او از خاندان نبوت است
واز اهل ریاست ست که سیده هر دو قبیله ست وآن صفیه جمال هم بسیار داشت قَالَ اُدْعُوهُ بِهَا
گفت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که بطلبید دحیه را با آن صفیه فَجَاءَ بِهَا پس آورد او را دحیه با شخصی
فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا
پس هر گاه که نظر کرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسوی آن صفیه فرمود که بگیر یک دایه را از اسیران غیر آن صفیه گفته اند
شمار حان که کسی توهم نکند که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از هبه رجوع فرمودند زیرا که هنوز قبض نکرده
بود و هبه بدون قبض تمام نمیشود و نیز از آن در جاریه بود که متوسط باشد در جواری و چون صفیه
افضله بود از همه در نسب و جمال پس تمیز دحیه بآن از همه مردم با وجود که در آنجا افضل از دحیه بودند باعث
بر ملال دیگران بود پس استرجاع برای این مصلحت جائز بود و نیز وجه آنست که آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم والد و پدر هم ست و رجوع والد از هبه ولد جائز ست نزد اکثر و در بعضی روایات ست
که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم او را از دحیه خریدند و قیمت آن هم دادند و دیگر جاریه هم را زدند کذا قال
القسطلانی والکرمانی قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم وَتَزَوَّجَهَا گفت راوی
که انس ست پس آزاد کرد آن صفیه را پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم و نکاح کرد او را برای خود فَقَالَ لَهُ
ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا پس گفت آن را ثابت بنانی ای ابو حمزه این کنیت انس بن مالک ست
چه چیز مهر را داد او را پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم قَالَ نَفْسَهَا گفت انس بن مالک که مهر او نفس او بود
اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا آزاد کرد او را بلا عوض و نکاح کرد او را بر همین عتق پس آزادی او مهر او شد و این
از خصائص آنحضرت ست صلی الله علیه واله وسلم بدیگری درست نیست و امام احمد بن حنبل و حسن و ابن سیب
وغیر آن بظاهر آن عمل نمودند و تجویز کردند برای دیگران هم حَتَّى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا
لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ تا آنکه وقتی که بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در راه در روحا بر مانند بهل میل از مدینه

Marfat.com

تجهیز نمود و تهیو اسباب نمود برای آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ام سلیم بضم سین مهمله که او مادر
انس بن مالک است فَاَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّیْلِ پس زفاف کرد و سپرد ام سلیم آن صفیه را برای آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم از شب فَاَصْبَحَ النَّبِیُّ صلی الله علیه واله وسلم عَرُوْسًا پس صبح کرد پیغمبر
خدا صلی الله علیه وآله وسلم عروس باید دانست که در لفظ عروس مذکر و مونث برابر است گفته میشود رجل
عروس وامراة عروس فَقَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهُ شَیْءٌ فَلْیَجِئْ بِهِ پس گفت آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم که کسی که باشد نزد او چیزی پس باید که بیاورد او را وَبَسَطَ نِطَعًا وفراخ ساختند و انداختند
سفره از چرم ولفظ نطع بفتح نون وکسر آن وسکون طاء مهمله وفتح آن وجمع آن نطوع وانطاع است
فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالتَّمْرِ پس گشت مردی که می آورد خرما خشک را وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالسَّمْنِ
وگشت مرد که می آورد سمن را یعنی روغن را قَالَ فَاَحْسِبُهُ قَدْ ذَکَرَ السَّوِیْقَ گفت عبد العزیز
ابن صهیب که وگمان میکنم انس بن مالک را که تحقیق ذکر کرد سویق را یعنی ستو را که از گندم ساخته
بودند یا از جو قَالَ فَحَاسُوْا حَیْسًا گفت انس پس خلط کردند و ساختند حیس را بفتح حاء مهمله وسکون
مهمله که در میان آنها یاء مثناة تحتیه ساکنه هست و آن چیزی را گویند که ساخته میشود از خرما و روغن
و قروط وگاهی بعوض قروط آرد انداخته میشود فَکَانَتْ وَلِیْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه
وآله وسلم پس شد آن هر سه چیز ولیمه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم یعنی طعام عرس آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم واین ماخوذ از ولم هست بمعنی جمع وتسمیه کرده شد آنرا از جهة اجتماع زوجین وازین معلوم
میشود مشروعیة ولیمه برای عرس وولیمه بعد از دخول می باشد وامام نووی قبل از دخول هم جائز دانسته است
ونیز معلوم شد از ینحدیث که ولیمه بغیر از گوشت هم جائز هست بَابٌ فِیْ کَمْ تُصَلِّی الْمَرْاَةُ مِنَ
الثِّیَابِ بابست در بیان آنکه در چند جامه نماز بخواند زن وَقَالَ عِکْرِمَةُ وگفت عکرمه مولی ابن
عباس وعکرمه بکسر عین مهمله هست لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِیْ ثَوْبٍ لَاَجْزَتْهُ اگر بپوشد زن
جسد خود را در یک جامه هر آئنه جائز هست وکفایت میکند این پوشیدن آن جسد را ودر بعضی نسخها
بجای اجزته واقع شده هست حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ حدیث کرد ما را ابو الیمان که نام او حکم بن نافع ا

قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ گفت ابوالیمان که خبر کرد ما را شعیب که او ابن ابی حمزه است
از ابن شهاب زهری قَالَ اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ گفت زهری که خبر داد مرا عروة بن زبیر آن
عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّی الْفَجْرَ
گفت عائشه که تحقیق بود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که نماز میخواند فجر را فَتَشْهَدُ مَعَهُ
نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ پس حاضر میشدند بهمراه آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم زنان از زنان مومنات
مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ دران حال که پوشیده بودند و پیچیده بودند خود را بچادرها خود
لفظ متلفعات بفاء مشدده وعین مهمله بمعنی مغطیات الرؤس والاجساد و مروط جمع مرط است
بکسر میم چادر از ابریشم یا صوف و یا غیر آن و آن ملحفه رداء کلان یا ازار است و تلفع بعین مهمله
تلحف و اشتمال و تغطیه است یعنی پوشیدن خود و در بعضی روایات متلفعات بدو فاء هم آمده است
و تلفف هم خود را پوشیدن است ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰی بُيُوْتِهِنَّ مَا يُعْرَفُهُنَّ اَحَدٌ بعد آن
رجوع میکردند آن زنان بسوی خانهای خود نمی شناخت آنها را هیچ کسی از تاریکی بَابٌ
اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ لَهُ اَعْلَامٌ وَنَظَرَ اِلٰی عَلَمِهَا این بیان است در بیان آنکه وقتی که نماز
بخواند شخصی در جامه که مر او را علمها باشند و نگاه کند آن شخص در ان علم جامه باید دانست که ضمیر
علمها راجع است بسوی ثوب و تانیث ضمیر بتاویل خمیصه است که در عبارة حدیث مذکور است
حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حدیث کرد ما را احمد بن یونس منسوب کرده شد احمد را بسوی جد خود از جهة
شهرة او و نام پدر او عبد الله است قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ گفت که حدیث کرد ما را
ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ گفت که حدیث
کرد ما را ابن شهاب زهری عَنْ عُرْوَةَ از عروة بن زبیر بن العوام عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی
الله علیه واله وسلم صَلّٰی فِیْ خَمِيْصَةٍ از عائشه است که تحقیق پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم
نماز خواند در چادر سیاه مربع لفظ خمیصه بفتح خاء معجمه و کسر میم و بصاد مهمله کساء سیاه مربع که او را دو علم باشد
لَهَا اَعْلَامٌ که مر آن خمیصه را علمها بود فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً پس نظر کرد آنحضرت صلی الله علیه واله

Marfat.com

وسلم نسوی علمهای آن جامه نظر کردنی فلما انصرف قال اذهبوا بخمیصتی هذه الی ابی جهم
پس گاه که فارغ شد و برگشت از نماز فرمود ببرید این چادر مرا بسوی ابی جهم بفتح جیم وسکون ها نام
او عامر بن حذیفه عدوی قریشی مدنی مسلمان شد روز فتح مکه وائتونی بانبجانیة ابی جهم و بیارید
مرا چادر درشت بلا علم که از ابی جهم بهست لفظ انبجانیه بفتح همزه وسکون نون وکسر باء موحده و تخفیف
جیم وبعد آن الف وبعد آن نون وبعد از نون یاء مثناة تحتیه مشدده چادر غلیظ که علم نباشد او را
وجائز بهست کسر همزه وسکون نون وفتح باء موحده وتخفیف یاء مثناة تحتیه و این منسوب بست بسوی موضعی
که نام او انبجان بهست وبعضی میگویند که منسوب بست بسوی منبج بفتح میم وکسر موحده وتخفیف مثناة
موضع بهست در شام وقول اول اقرب بصواب است زیرا که گفته میشود ثوب انبجانی فانها الهتنی
انفا عن صلوتی پس تحقیق که جامه خمیصه مشغول کرد مرا الحال از نماز من وتوجه افتاد مرا باعلام او
ودر حضور تفاوت افتاد ودر بعضی روایات فکاد یفتنی که قریب بود که در فتنه اندازد و توجه باطرف
شود واگرچه جناب نبوة منزه ازان بهست که این امر مشغول سازد آنجناب را لیکن مراد آنست که شاید
مشغول کند چنانچه در روایت دیگر صریح بهست یا آنکه فی الجمله نظر وتوجه آنطرف را هم پسند نفرمودند گفته ا
قسطلانی که فرستادن این خمیصه برای ابی جهم لازم نیست که از برای پوشیدن باشد بلکه احتمال بهست که
از برای بیع ویا دادن بکسی باشد یا از برای پوشیدن در غیر اوقات نماز باشد پس شبهه نشود بانکه چون آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم خود مکروه پنداشت برای دیگر چون فرستاد وقال هشام بن عروة عن ابیه
وگفت هشام بن عروة بن زبیر از پدر خود که عروه بهست عن عائشة قال النبی صلی الله علیه
واله وسلم کنت انظر الی علمها وانا فی الصلوة از عائشه بهست که گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه
وآله وسلم بودم من که نظر میکردم بسوی علم آن خمیصه وحال آنکه من در نماز بودم فاخاف ان تفتنی پس بترسیدم
من از آنکه در فتنه اندازد مرا آن خمیصه ودر خطره اندازد ولفظ تفتنی بفتح مثناة فوقیه وکسر ثانیه وبدو
نون از باب ضرب یضرب ودر بعضی روایات بفتح یاء مثناة تحتیه در اول بدل فوقیه بهست یا در
ان صلی فی ثوب مصلب لفظ مصلب بفتح لام مشدده بهست یعنی جامه که در ونقش باشد مثل صلیب

Marfat.com

یعنی بابست که اگر کسی نماز خواند در جامه که نقش کرده شده بهت در رویا بافته شده بهت در رو صلیب اَوْ تَصَاوِیر یعنی نماز نخواند در جامه که صاحب تصاویر بهت لفظ تصاویر عطف بر ثوب بهت و اگر بر مصلب عطف باشد تقدیر انکه فی ثوب مصور بالصلیب او بتصاویر و در بعضی نسخ او فیه تصاویر بهت و این ظاهر بهت هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهُ آیا فاسد میشود نماز او یا نه وَمَا یُنْهٰی عَنْ ذٰلِكَ و این بابست در بیان چیزی که نهی کرده میشود ازین چیزها حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حدیث کرد ما را ابو معمر بمیمین و سکون مهمله نام او عبد الله بن عمرو مخدمی از شیوخ بخاریست حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حدیث کرد ما را عبد الوارث بن سعید ذکر او در اول کتاب گذشته بهت قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ صُهَیْبٍ او گفت که حدیث کرد ما را عبد العزیز ابن صهیب احوال او هم مذکور شده بهت سابق عَنْ اَنَسٍ از انس بن مالک قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ گفت انس که بود یک پرده نقش دار برای عائشه لفظ قرام بکسر قاف و تخفیف راء مهمله پرده که در و رقم و نقوش و تصاویر باشد و آن پرده باریک از صوف بود و الوان مختلفه داشت سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَیْتِهَا که پرده کرده بود عائشه بآن پرده یک طرف خانهٔ خود را فَقَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم اَمِیطِی عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که دور کن از ما این سر پرده خود را فَاِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِیرُهُ تَعْرِضُ فِی صَلٰوتِی پس بتحقیق همیشه بهت که این تصاویر ظاهر میشود برای من در نماز من و لفظ تصاویر در اکثر نسخ بغیر ضمیر بهت و در بعضی نسخ و در بعضی روایات تصاویره باضافه بسوی ضمیر بهت و تصاویر جمع تصویر بهت بمعنی صورة و لفظ تعرض بفتح فوقیه و کسر راء مهمله ای تلوح و این حدیث دلالت بر کراهة تصاویر باشد در لباس و در پرده و مقابل وجه و اگر بر بساط باشد آنرا حنفیه مستثنی کرده اند و شافعیه آنرا نیز مکروه میدارند بَابُ مَنْ صَلّٰی فِی فَرُّوجٍ حَرِیرٍ بفتح فا و تشدید راء مهمله مضمومه و تخفیف او و آخر او جیم بهت قبائی که فرجه و شق داشته باشد و مشقق باشد از جانب پشت و این لباس اعاجم بهت یعنی عجمی یعنی باب کسی که نماز بخواند در جامه که وا از باشد و پاره کرده شده باشد از جانب پشت و از ابریشم

بانداخت ثُمَّ نَزَعَهُ بعد آن کشید او را حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حدیث کرد ما را عبد الله
ابن یوسف قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ گفت حدیث کرد ما را لیث بن سعد عَنْ يَزِيْدَ از یزید بن
ابی حبیب عَنْ اَبِی الْخَيْرِ از ابی الخیر و نام او مرثد بن است تابعی است عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ از عقبة
ابن عامر جهنی صحابی است قاری و فصیح و شاعر و کاتب بود و او از ان کسان است که جمع نمودند
قرآن را در مصحف و مصحف او بر غیر تالیف حضرت عثمان بود و او در صفین با معاویه بود و امیر
بود او را معاویه بر مصر و فوت شد در خلافت معاویه رضی الله عن جمیع الصحابة قَالَ اُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ
صلی الله علیه واله وسلم فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ گفت عقبه که هدیه فرستاده شد بسوی پیغمبر خدا صلی الله
علیه واله وسلم جامه فرجی ابریشم لفظ اهدی بصیغه مجهول است فَلَبِسَهُ فَصَلّٰی فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ پس بپوشید انحضرت صلی الله علیه واله وسلم او را پس نماز خواند در ان جامه
بعد آن برگشت از نماز پس کشید آن جامه را کشیدنی سخت مثل کسی که مکروه پندارد آن را و قسطلانی
نوشته است که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فرمودند که جبرئیل آمد و مرا منع کرد از دو و این ابتدا تحریم
پوشیدن حریر بود و آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که پوشیده بود آنرا او نماز خواند در و در انوقت حرام
نشده بود پوشیدن ابریشم وَقَالَ لَا يَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ و فرمود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که
سزاوار نیست استعمال این حریر از برای متقیان یعنی مسلمانان که متقی اند از کفر و تعبیر بجمع مذکر فرمودند تا
خارج شوند زنان که جائز است زنان را استعمال آن و خروج آن بدلیل و احادیث دیگر معلوم شده است
چنانچه در حدیث است احل الذهب والحریر لاناث امتی و حرم علی ذکورها قال الترمذی حسن صحیح بَابُ
الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ بابست در بیان حکم نماز خواندن در جامه سرخ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ
حدیث کرد ما را محمد بن عرعره بدو عین مهمله و سکون راء اولی احوال او سابق مذکور شده قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ
ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ گفت حدیث کرد مرا عمر بن ابی زائده بضم عین بغیر واو عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ
از عون بن ابی جحیفه بضم جیم و فتح حاء مهمله نام او وهب بن عبد الله است تابعی کوفی است عَنْ اَبِيْهِ
از پدر خود که ابو جحیفه است او صحابی است رضی الله تعالی عنه قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه

واله وسلم فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ گفت ابو جحیفه که دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله علیه واله وسلم در قبه
سرخ از چرم قبه بضم قاف وتشدید باء موحده که آنرا خیمه میگویند گاهی از پرچه ساخته میشود وگاهی از چرم
در حیرو بر دبمنزله خانه است ولفظ ادم بفتح همزه ودال جمع ادیم است بمعنی جلد یعنی چرم وَرَاَيْتُ بِلَالًا
اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم ودیدم بلال بن رباح را بفتح راء مهمله وتخفیف
باء موحده که موذن آنحضرت بود صلی الله علیه واله وسلم که گرفت آب وضوء آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را لفظ
وضو درینجا بفتح واو بمعنی آب وضو است وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ ودیدم
مردم را که سرعت میکنند وطلب سبقت مینمایند از برای گرفتن آن آب وضو در بعضی روایات ذاک بغیر لام است
ودر بعضی روایات ذلک بلام است فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ پس کسی که میرسید از آن آب
چیزی را می مالید بآن آب روی خود را وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ صَاحِبِهٖ
وکسی که نمیرسید از آن آب چیزی را میگرفت از تری مصاحب خود ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً
بعد آن دیدم من بلال را که گرفت نیزه خورد را لفظ عنزه بفتح عین مهمله ونون وزای معجمه نیزه خورد که اورا
نوک باشد مثل نوک نیزه فَرَكَزَهَا پس خلانید آن نیزه را در زمین وَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم
فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وبرامد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در دو چادر سرخ وحله بضم حاء مهمله ولام مشدده
دو چادر را گویند که آن ازار ورداست واطلاق حله بغیر دو چادر نمیشود ومراد از سرخ آنست که خطوط
سرخ داشت بمعه خط سیاه مُشَمِّرًا در انحال که بردارنده بود ازار خود را صَلَّى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ
رَكْعَتَيْنِ نماز خواند بسوی آن نیزه خورد بهمراه مردم دو رکعت در نماز ظهر وَرَاَيْتُ النَّاسَ
وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ودیدم من مردم را وچارپایها را که میگذشتند در پیش نیزه
بَابُ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ بابست در بیان حکم نماز در سطحها وَالْمِنْبَرِ ونماز خواندن
در منبر بکسر میم وفتح باء موحده وَالْخَشَبِ بفتحتین وبضمتین هم جائز است یعنی نماز خواندن در چوبها
قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ گفت ابو عبد الله یعنی محمد بن اسماعیل بخاری گفت وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ
يُّصَلِّيَ عَلَى الْجَمَدِ وندید حسن بصری باک از انکه نماز بخواند بر آب منجمد لفظ جمد بفتح جیم وضم آن وسکون

Marfat.com

میم آب که منجمد شود از سختی سرما یعنی یخ وَالْقَنَاطِرِ و بر پلها ظاهر آنست که مراد از قناطر جسور باشد که
مطابق شود بترجمه که صلوة بر خشت بست و جسر از چوب می باشد بالای خندق و قنطره بنا می باشد وَإِنْ جَرَى
تَحْتَهَا بَوْلٌ اگرچه جاری باشد زیر آن پلها بول أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا یا بالای آن پلها و یا پیش آن پلها
بول باشد لفظ امام بفتح همزه بمعنی قدام إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ اگر باشد در میان بول و آن مصلی یا در
میان قناطر و مصلی سترة و پرده که مانع باشد از ملاقات نجاسة وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى سَقْفِ
الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ و نماز خواند ابو هریره رضی الله عنه بر سقف مسجد بهمراه نماز امام و امام پایان
بود در مسجد چون جای در مسجد تنگ شود از دحام بسیار شود اقتدا بر سقف هم درست است وَصَلَّى
ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ و نماز خواند حضرت ابن عمر رضی الله عنه بر یخ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حدیث کرد ما را علی بن
عبد الله قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ گفت حدیث کرد ما را سفیان بن عیینه قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
گفت حدیث کرد ما را ابو حازم که نام او سلمة بن دینار است قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ
شَيْءٍ الْمِنْبَرُ گفت ابو حازم که سوال کردند مردم سهل بن سهل ساعدی را که از کدام چیز بود منبر آنحضرت صلی
الله علیه و آله وسلم بعضی مردم شک داشتند در آنکه از کدام چوب منبر ساخته شده بود فَقَالَ مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ
أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي پس گفت سهل که باقی نمانده است در مردم تا تر بحال آن منبر از من هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ
آن منبر از درخت گز بود که واقع بود در غابه که موضع قریب است از مدینه از طرف عوالی و أثل بفتح همزه و سکون
ثاء مثلثه درخت گز را گویند چوب او خوب می باشد از آن پیالها می سازند و برگ آن برچلمی
عَمِلَهُ فُلَانٌ ساخته بود آنرا فلان شخص که نام او میمون بود کذا فی القسطلانی و در بعضی روایات نام او
باقوم بود بباء موحده و قاف مضمومه رومی بود کذا فی الکرمانی و در بعضی روایات باقول بلام بود و مولی
فُلَانَةَ آزاد کرده شدهٔ فلانه بود فلانه کنایة از زن است و نام آن زن عائشه است انصاریه بود
و بعضی میگویند میناء نام داشت بکسر میم و سکون یاء مثناة تحتیه و نون لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی
الله علیه و آله وسلم ساخته بود از برای پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم وَقَامَ عَلَيْهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم حِينَ عُمِلَ و استاده شد بر آن منبر پیغمبر خدا صلی

Marfat.com

الله علیه و آله وسلم وقتی که ساخت وَوُضِعَ ونهاده شد فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ پس استقبال
کرد قبله را و تکبیر گفت در بعضی روایات وکبر بوا و آمده است و درین روایت بغیر واو است جواب
از سوال مقدر است که کسی بگوید که بعد استقبال چه عمل کرد در جواب گفت که تکبیر گفت وَقَامَ
النَّاسُ خَلْفَهُ و استاده شدند مردم پس آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ
النَّاسُ خَلْفَهُ پس قراءة کرد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و رکوع کرد و رکوع کردند مردم پس آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى پس برداشت سر مبارک خود را از رکوع
پس برگشت بسوی پشت اما بر گشتن بر قفا که پشت ندارد تا آنکه پشت بقبله نشود که استقبال قبله
شرط است در نماز فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ پس سجده کرد بر زمین بعد آن عود کرد
بسوی منبر ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ
بِالْأَرْضِ بعد آن قراءت کرد بعد آن رکوع کرد بعد آن سر برداشت از رکوع بعد آن رجوع کرد بسوی
پس رو استد بار قبله تا آنکه سجده کرد بر زمین فَهٰذَا شَأْنُهُ پس این است حال او و باید دانست
که ارتفاع امام از ماموم در نیصورة کمتر از ذراع بود که در روایت آمده است که هر پایه منبر بقدر یک شبر
بود و در کم از ذراع اگر ارتفاع باشد کراهت نیست و چون در هر رکعت نزول از منبر بیک قدم واقع
میشود و در رکعت دیگر عروج هم بهمین طور پس فعل کثیر نشد که فعل کثیر اگر در یک رکن واقع شد مفسد میشود
و نیز احتمال است که این فعل قبل از تحریم فعل کثیر واقع شده باشد و در کرمانی و قسطلانی گفته است
گفته که منبر شریف را سه پایه بود و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم استاده بود بر پایه ثانیه پس در نزول و عروج
او دو خطوه می شود و دو خطوه عمل کثیر نیست پس مفسد نماز نشد اگرچه کراهت دارد اما از برای غرض تعلیم
و نمودن حال خود بمردم مکروه نیست قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ گفت ابو عبد الله بخاری قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ
گفت علی بن عبد الله مدینی سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سوال کرد مرا احمد بن حنبل ازین حدیث احمد بن حنبل که
صاحب مذهب است گفته است این را بهویه که احمد بن حنبل حجة است در میان خدا تعالی و بندگان
او در زمین و شاگرد امام شافعی نیز هست و موافق است مسائل مذهب او با مذهب امام ابو حنیفه مگر

Marfat.com

درمواضع معدوده ومعاصر بود با امام بخاری واو فوت شد در بغداد در سال دو صد وچهل ویک ومتولد شد
درسال یکصد وشصت وچهار وعمر او هفتاد وهفت بود امام بود در فقه وحدیث وزهد وورع
وعبادة وباو معلوم شد حدیث صحیح از سقیم ومجروح ومعلل پیدا شد در بغداد وطلب علم کرد وسماع
حدیث نمود از شیوخ خود بعد آن رحلت نمود بکوفه وبصره ومکه ومدینه ویمن وشام وجزیره وسماع نمود
از کبار علمای آن عصر واز شافعی نیز واز وروایت نمود محمد بن اسماعیل بخاری مولف این کتاب ومسلم
وابوداود وغیر آنها بسیار لیکن بخاری درین کتاب خود ذکر نکرد از احمد بن حنبل مگر یک حدیث در آخر
کتاب صدقات وامام شافعی گفته هست خرجت من بغداد وما خلق بها احد اتقی واورع ولا اعلم من
احمد بن حنبل وگفته هست ابوزرعه که حفظ داشت احمد بن حنبل ده لک حدیث وگفت ابوداود ندیدم اورا
که ذکر کرده باشد دنیا را وگفت عبد الله پسر امام احمد بن حنبل که پدر من بعد هر نماز این دعا میخواند اَللّٰهُمَّ کَمَا صُنْتَ
وَجْهِی عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْ وَجْهِی عَنِ الْمَسْاَلَةِ لِغَیْرِکَ قَالَ فَاِنَّمَا اَرَدْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه
واله وسلم کَانَ اَعْلَا مِنَ النَّاسِ گفت احمد بن حنبل که اراده کردم آنکه پیغمبر خدا بود صلی الله علیه واله
وسلم اعلا از مردم وبلند بود در وقتی که بر منبر استاده می شد برای نماز فَلَا بَاْسَ بِاَنْ یَّکُوْنَ الْاِمَامُ
اَعْلَا مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ پس باک نیست بانکه باشد امام بلند تر از مردم بسبب دلالت
این حدیث بر جواز علو بر بقدر درجات منبر وبعضی شافعیه گفته اند که اگر امام بر سر منارهٔ مسجد وما موم در پایان
مسجد باشد صحیح هست اقتدا قَالَ گفت علی بن عبد الله مدینی فَقُلْتُ پس گفتم اِنَّ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ
کَانَ یُسْاَلُ عَنْ هٰذَا کَثِیْرًا که تحقیق سفیان بن عیینه بود که سوال کرده میشد از این جواز فَلَمْ تَسْمَعْهُ
مِنْهُ پس آیا نشنیدی آن را از و قَالَ گفت لَا گفت احمد بن حنبل که نشنیدم از ابن عیینه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ حدیث کرد ما را محمد بن عبد الرحیم گفت که حدیث کرد ما را
یزید بن هارون قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ گفت خبر داد ما را حمید بضم حاء مهمله که طویل است تابعی است
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ از انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم سَقَطَ عَنْ
فَرَسٍ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ که تحقیق رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم افتاد از اسپ وزخمی شد ساق او

Marfat.com

از هجرة پس خراشیده شد ساق مبارک آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم لفظ جحشت بضم جیم وکسر حاء مهمله و شین
معجمه ای خدشت والجحش الخدش خراشیده شدن پوست اَوْ کَتِفُهُ یا خراشیده شد کتف مبارک آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم این شک راویست وکتف بفتح کاف وکسر آن وسکون تاء هست واز انس بن مالک
بروایت شیخین آمده فجحش شقه الایمن واین لفظ شامل هست ساق وکتف را فَاٰلٰی مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا
پس ایلا کرد یعنی سوگند خورد که داخل نشود بر زنان خود یک ماه مراد ازین ایلا همین حلف عدم دخول بر
نسا است تا چهار ماه فَجَلَسَ فِیْ مَشْرَبَةٍ لَهٗ پس نشست در غرفه که مر او را بود لفظ مشربه بفتح میم وسکون
شین معجمه وفتح راء مهمله وضم آن بمعنی غرفه خانه بلند دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ درجه او یعنی طرف
بالاء او یعنی سقف او از شاخها [illegible] در بعضی روایات لفظ نخل نیست من جذوع هست و لفظ
جذوع بضم جیم وذال معجمه عبارة از ساق وتنه آن درخت هست فَاَتَاهُ اَصْحَابُهٗ یَعُوْدُوْنَهٗ پس آمدند آنحضرت
را صلی الله علیه واله وسلم اصحاب او عیادت میکردند او را از جهة همان مرض افتادن از اسپ وخراشیده شدن
پهلوی راست آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فَصَلّٰی بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِیَامٌ پس نماز خواند آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم باین صحابه نشسته وحال آنکه آن مردم استاده بودند فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ
الْاِمَامُ اِمَامًا لِیُؤْتَمَّ بِهٖ پس هرگاه سلام داد فرمود که جز این نیست که گردانیده شد امام را امام تا اقتدا
کرده شود باو فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا پس وقتی که تکبیر بگوید شما هم تکبیر بگوئید وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ
فَاسْجُدُوْا و وقتی که رکوع کند پس رکوع کنید و وقتی که سجده کند پس سجده کنید وَاِنْ صَلّٰی قَائِمًا
فَصَلُّوْا قِیَامًا واگر نماز بخواند استاده پس نماز بخوانید استاده وازین معلوم میشود بطریق مفهوم
اگر امام بخواند نشسته شما هم نماز بخوانید نشسته بعضی تاویل کرده اند آن را بانکه اگر شما هم عاجز باشید
از قیام ومریض باشید مثل امام لیکن صحیح آنست که این حدیث منسوخ هست زیرا که در آخر عمر
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز خواند نشسته ومردم نماز خواندند استاده اما در مذهب امام
احمد بن حنبل این حدیث غیر منسوخ هست وعمل بر همین هست ونماز آخر عمر آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم را حمل بر امامت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ننموده که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم امام نبود

Marfat.com

وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ونزول فرمود و پایان آمد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ازان بالاخانه
بعد گذشتن بیست ونه روز فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا پس گفتند صحابه یا
رسول الله تحقیق تو سوگند خورده بودی که تا یک ماه دخول نکنی بر نسا والحال نزول فرمودی بعد
بیست ونه روز و در زعم آنها چنان بود که ماه البته سی روز می باشد فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ
تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که تحقیق این ماه بیست ونه روز بود باید
دانست که الف لام در لفظ ان الشهر از برای عهد است و مراد ازو این شهر محلوف به است و اگر
شخصی سوگند خورد بر فعلی تا یک ماه معین چنانچه صوم یا اعتکاف یا غیر آن و آن ماه بیست ونه روز
شود سوگند او تمام میشود و لازم نیست او را آن فعل تا سی روز و درینجا همین صورة بود که آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم ایلاء آن ماه معین کرده بودند و آن ماه بیست ونه روز شد و اگر کسی سوگند خورد
بماه مطلق چنانچه بگوید لله علی ان اصوم شهرا در انجا البته سی روز لازم میشود که مطلق منصرف بکامل است
پس مراد ازو شهر کامل است و شهر کامل سی روز است باید دانست که چون درجه غرفه که عبارة از سطح است
از چوب خرما بود و نماز میخواند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم برو پس درین بیان نماز بر سطح و خشب معلوم
شد چنانچه در ترجمه باب گفته زیرا که سطح درینجا زمین غرفه بود بَابٌ بتنوین است اِذَا اَصَابَ
ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ اِمْرَاَتَهٗ اِذَا سَجَدَ وقتی که برسد جامه مصلی را زن او وقتی که سجده کند فاسد نمیشود
نماز او حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدیث کرد ما را مسدد بن مسرهد عَنْ خَالِدٍ از خالد بن عبد الله طحان قَالَ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ گفت که حدیث کرد ما را سلیمان شیبانی تابعی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ شَدَّادٍ از عبد الله بن شداد بن هاد عَنْ مَيْمُوْنَةَ از ام المومنین میمونه است قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاؤُهٗ گفت آن میمونه که بود رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم که نماز میخواند و من محاذی و مقابل او بودم لفظ حذاؤه بکسر حاء مهمله و بذال معجمه
بمعنی محاذی ای انا محاذیه وَاَنَا حَائِضٌ و حال آنکه من حائض بودم وَرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا
سَجَدَ و بسا بود که میرسید مرا جامه او وقتی که سجده میکرد قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ گفت

Marfat.com

میمونه و بود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که نماز میخواند بر سجاده خورد لفظ خمره بضم خاء معجمه و سکون میم سجاده
خورد از پوست خرما که ساخته میشود بتارها و او آنقدر می باشد که برو سجده کرده شود و او را خمره از آنجهة
گویند که می پوشد روی مصلی را از زمین چنانچه خمار گفته میشود چادر خورد را که زنان می پوشند زیرا که او می
پوشد سر را و اگر سجاده مصلی کلان باشد بقدر طول مصلی یا زیاده آنرا حصیر گویند و خمره نمیگویند و جمع آن
خُمُر است و خلاف نیست در فقهاء امصار در جواز نماز بر خمره وقتی که دیگر مکان صلوة هم پاک باشد
و خمره را محض از برای اتقاء وجه از گرمی زمین می اندازد مگر از عمر بن عبد العزیز مرویست که خاک را می طلبید
و می انداخت بر خمره و سجده میکرد برو از جهة مبالغه در تواضع و خشوع و ازین حدیث معلوم شد که بدن
پاک است و نماز باطل نمیشود بمحاذات زن بیان

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

یعنی بابست در
حکم نماز خواندن بر بوریا و حصیر آنرا گویند که ساخته میشود از پوست خرما و درازی او بقدر درازی مرد باشد
و نکته درین ترجمه باب اشاره است بسوی ضعف حدیث شریح بن هانی که او سوال کرد عائشه را
که آیا بود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که نماز میخواند بر حصیر و الله تعالی میفرماید که جعلنا جهنم للکافرین حصیرا
پس گفت عائشه که نمیخواند بر حصیر و این حدیث ضعیف است پس اثبات میکند نماز خواندن آنحضرت صلی
الله علیه و آله و سلم بر حصیر بحدیث اقوی وَصَلّٰى جَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا و بابست
درین که نماز خواند جابر بن عبد الله انصاری و ابو سعید خدری که هر دو صحابی عظیم الشان اند احوال ایشان
سابق مذکور شده این هر دو نماز خواندند در کشتی استاده و این مسئله را بمسئله سابقه متصل ذکر
کرد بجامع آنکه هر دو مشترک اند در نماز خواندن بر غیر زمین که در سفینه هم نماز بر چوب میشود و بر حصیر
هم بر غیر زمین میشود بخلاف بعضی محدثین اهل ظاهر که اشتراط کرده اند مباشره مصلی را بزمین بظاهر
این حدیث که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمودند معاذ بن جبل را که غَفِّرْ وَجْهَكَ فِي التُّرَابِ و جمهور
حمل نموده اند این امر را بر استحباب و اما نماز خواندن در کشتی استاده بر تقدیر عدم دوران است
و اگر شاق باشد نشسته بخواند چنانچه مذکور میشود و نزد امام ابو حنیفه هم جائز است نماز در کشتی بلا
عذر جالسا وَقَالَ الْحَسَنُ و گفت حسن بصری تُصَلِّيْ قَائِمًا نماز میخوانی استاده مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى

Marfat.com

اَصْحَابِكَ تا مادامی که شاق نکنی و مشقت نه اندازی بر یاران خود تَدُقُّ دُمَعَهَا دوران بکنی و بگردی
بهمراه گشته هر طرف که بگردد گشتی وَاِلَّا فَقَاعِدًا و اگر شاق میشود بر اصحاب تو پس نماز بخوان نشسته
زیرا که حرج مدفوع است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ و
عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ گفت که حدیث کرد ما را مالک از اسحق بن عبد الله بن ابی طلحه
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ از انس بن مالک اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ آنکه تحقیق جده اسحق از جانب پدر که نام او
ملیکه بود بضم میم و فتح لام بنت مالک بن عدی و او والده مادر انس بن مالک است زیرا که مادر انس سُلَيْم
نام داشت و مادر او ملیکه مذکوره بود و بعضی شراح گفته اند که ضمیر جدته راجع است بسوی انس بن مالک
که انس از جده خود نقل میکند و این ملیکه جده انس از جانب مادر بود و باین جزم کرده اند اکثر محدثین و بعضی
گفته اند که این ملیکه همان ام سلیم است که مادر انس است پس در ینصوره ضمیر جدته البته راجع بسوی
اسحق باشد دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و اله وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ دعوت
کرد آن ملیکه رسول خدا را صلی الله علیه و اله وسلم از برای طعامی که ساخته بود آنرا ملیکه یا دختر او ام سلیم
والده انس اَبْرَای آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم فَاَكَلَ مِنْهُ پس خورد آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم
از آن طعام ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلَاُصَلِّیَ لَكُمْ پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم برخیزید تا
نماز میخوانم من از برای شما یعنی از برای تعلیم شما و نفع شما بوصول برکت و خیر آن بشما لام در لکم برای اجل است
ای لاجلکم و غرض آن ملیکه هم همین بود که آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم در خانه او نماز بخوانند که فیض
و برکت آن بآنها برسد و در بعضی روایات فلاصل بغیر یاء متکلم است بحذف یا بر لغت بعضی زیرا که
آنها میگویند که لام امر است و فعل مجزوم است بحذف آن یاء و در ینصورة لام مکسور باشد و در این
روایت متن بلام تاکید است و آن لام مفتوحه است و با ثبات یاء است و لفظ لکم ای لاجلکم اگرچه ظاهر
آنست که بکم میفرمودند بباء موحده لیکن مراد ایصال نفع است بحصول برکات قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ
اِلٰی حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ کفت انس بن مالک که پس ایستادم من بسوی بوریائی که
ما را بود تحقیق سیاه شده بود از درازی آنچه استعمال کرده شده بود و لفظ لبس بضم لام و کسر باء موحده ای

Marfat.com

استعمل فنضحته بماء پس باستادم او را و شستم آنرا بآب از جهة پاک کردن و صاف نمودن فقام
رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم علی الحصیر پس استاد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم
بر بوریا و صففت انا و الیتیم و صف کردم من و یتیم که نام او ضمیرة بن سعد است بضم ضاد معجمه
و فتح میم مولی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و در بعضی روایات صففت انا و الیتیم واقع شده است
بر یاد تی ضمیر فصل از برای تاکید مستکن در بصورة عطف یتیم بر ضمیر مستکن ظاهر است و درین روایت
که ضمیر فصل نیست اگر لفظ یتیم مرفوع باشد و عطف بر ضمیر صففت باشد مبنی بر مذهب کوفیان خواهد
بود در جواز عدم تاکید و احتمال است که مبتدا باشد و لفظ وراه خبر او باشد و اگر لفظ یتیم منصوب
باشد مفعول معه باشد و ا بمعنی مع باشد ای صففت مع الیتیم و رائه پس آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
و العجوز ام سلیم المذکورة من ورائنا و پیره زن که نام او ملیکه است یا ام سلیم مذکوره که مادر انس
ابن مالک است از پس ما یان بود فصلی لنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رکعتین
ثم انصرف پس نماز خواند از برای ما پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم دو رکعت بعد آن برگشت از نماز یا
از خانه او شان و شاید که این نماز برای تعلیم و ایصال برکات بود باب الصلوة علی
الخمرة بابست در بیان جواز نماز خواندن بر سجاده خورد که بقدر سجدگاه باشد چنانچه ما قبل تفصیل آن
مذکور شد حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبة حدیث کرد مارا ابو الولید که نام او هشام بن
عبد الملک طیالسی است گفت که حدیث کرد مارا شعبة بن حجاج قال حدثنا سلیمان الشیبانی گفت
که حدیث کرد مارا سلیمان شیبانی تابعی عن عبد الله بن شداد عن میمونة از عبد الله بن شداد
از ام المومنین میمونه رضی الله عنها است که قالت کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی
علی الخمرة گفت میمونه که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز میخواند بر سجاده صغیره تحقیق لفظ خمره که بضم خاء
معجمه است ما قبل مذکور شد و این خمره را از برای دفع کرمی زمین می انداختند که تا جبهه از کرمی و حرارت
زمین و سنگریزها محفوظ باشد بشرطی که دیگر موضع قدمین هم در نماز ظاهر باشد باب الصلوة
علی الفراش بابست در بیان حکم نماز بر فراش از هر نوع که باشد که جائز است وصلی انس علی

Marfat.com

فراشه ونماز خواند انس بن مالک بر فراش خود وقال انس کنا نصلی مع النبی صلی الله علیه واله
وانس بن مالک گفت بودیم ما بهمراه پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز میخواندیم فیسجد احدنا علی ثوبه
پس سجده میکرد یکی از ما بر جامه خود مراد از جامه آنست که از بدن منفصل باشد وانکه ملبوس باشد کالجبه است
حدثنا اسمعیل حدیث کرد ما را اسمعیل بن عبد الله بن اویس مدنی قال حدثنی مالک گفت حدیث
کرد مرا مالک عن ابی النضر از ابی النضر که نام او سالم است مولی عمر بن عبید الله که آزاد کرده شده عمر بن
عبید الله است عن ابی سلمة بن عبد الرحمن از ابی سلمه که نام او عبد الله است بن عبد الرحمن بن عوف
عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه واله وسلم انها قالت از عائشه زوجه آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم است که آن عائشه گفت کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم بودم من که می خوابیدم در پیش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فاذا رجلای فی قبلته وبهر زوی پای
من در جانب قبله آنحضرت بود صلی الله علیه واله وسلم یعنی در موضع سجود آنحضرت بود صلی الله علیه واله وسلم فاذا
سجد غمزنی پس وقتی که سجده میکرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم می مالید ومی افشرد مرا بدست خود
فقبضت رجلای پس قبض میکردم من هر دو پای خود را فاذا قام بسطتهما پس وقتی که استاده می شد
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم دراز میکردم هر دو پای خود را قالت والبیوت یومئذ لیس فیها
مصابیح گفت عائشه وخانها در آن روزها نبود در انها چراغها واگر چراغها می بود البته من بدون عمر
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم وقتی که می دیدم که اراده سجده میکند پاها، خود را قبض میکردم وازین حدیث
استدلال میکنند حنفیه بانکه کبس زن وضو منتقض نمیشود حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا
اللیث عن عقیل از عقیل بضم عین مهمله بن خالد بن عقیل بفتح عین مهمله عن ابن شهاب از ابن شهاب
زهری قال اخبرنی عروة ان عائشة گفت ابن شهاب که خبر داد مرا عروة بن زبیر بن عوام که
عائشه است ومادر او اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی الله عنه بود که خبر داد او را عائشه رضی الله عنها ان رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم کان یصلی وهی بینه وبین القبلة علی فراشه تحقیق که رسول خدا صلی
الله علیه واله وسلم بود که نماز میخواند وعائشه در میان آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ودر میان قبله می بود بر فراش

Marfat.com

اهل آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ بر عرض افتاده می بود مثل بودن جنازه بر عرض
یعنی چنانچه جنازه روبروی مصلی می باشد عائشه هم روبروی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم افتاده می بود لفظ
جنازه بکسر بمعنی میت وبفتح بمعنی نعش میت ودرینجا بکسر است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حدیث کرد مارا عبدالله بن یوسف گفت حدیث کرد مارا لیث بن سعد عَنْ يَزِيدَ از یزید
ابن ابی حبیب عَنْ عِرَاكٍ از عراک بکسر عین مهمله بن مالک عَنْ عُرْوَةَ از عروة بن زبیر اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله
علیه واله وسلم كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ
الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ آنکه تحقیق پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم بود که نماز میخواند وعائشه افتاده می بود
درمیان آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ودرمیان قبله بر فراشی که می خوابیدند بر وَبَابُ السُّجُودِ
عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ باب است در بیان سجده کردن بر کناره جامه در سختی گرمی وبهمین قیاس است
شده بر قَالَ الْحَسَنُ وَكَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ گفت حسن بصری
که بودند قوم یعنی صحابه که سجده میکردند بر عمامه بکسر عین مهمله وطاقیین کلان وقلنسوه بفتح قاف ولام وسکون
نون وضم سین مهمله وفتح واو وطاقیه کلان که بر سر پوشیده شود وعمامه هم باو پوشیده می شود از مطر
وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ وهر دو دست او در آستین بود یعنی هر دو دست هر واحد ازین قوم در آستین
می بود ونماز میخواندند واستدلال کرده امام ابوحنیفه ازینحدیث بر جواز سجده بر کور عمامه حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ
هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ حدیث کرد مارا ابوالولید که هشام بن عبدالملک است
گفت که حدیث کرد مارا بشر بکسر باء موحده وسکون شین معجمه بن مفضل بضم میم وفتح فاء وفتح ضاد معجمه
رقاشی بفتح راء مهمله قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ گفت که حدیث کرد مارا غالب بغین معجمه وکسر لام اَلْقَطَّانُ
بفتح قاف وطاء مهمله عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ از بکر بن عبدالله مزنی بصری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ
الْحَرِّ مَكَانَ السُّجُودِ از انس بن مالک است که گفت که بودیم ما نماز میخواندیم با پیغمبر خدا صلی الله علیه واله
وسلم پس یکی نهاد یکی از ما کناره جامه خود را که جامه متصل باشد یا منفصل باشد از جهة شدة گرمی بر جای سجده

Marfat.com

وحجة گرفته است امام ابوحنیفه باین حدیث و مالک و احمد و اسحق بر جواز سجود بر طرف ثوب در شدة حر
و بر رو باین قائل است حضرت عمر رضی الله عنه و غیره و امام شافعی تخصیص نمیکند جواز را بثوب منفصل
از مصلی یا متصل که حرکت نکند بحرکت مصلی باین سبب که ثوب متصل را کالجزء از مصلی میگویند پس جائز است
نزد او نماز وقتی که سجده کند بر ثوب متصل یا منفصل که حرکت کند بحرکت او و قیاس کرده است آنکه هر گاه
مسح بر عمامه قائم مقام مسح راس نمیشود واجب است که سجود بر عمامه هم قائم مقام سجود بر جبهه نباشد مع

بَابُ الصَّلٰوةِ فِی النِّعَالِ بابست در بیان حکم نماز در نعلها یعنی همراه نعلها یا بی آن فی بمعنی
یا بمعنی علی است حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حدیث کرد ما را آدم بن ابی ایاس بکسر همزه و تخفیف یاء
تحتانیه قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ گفت که حدیث کرد ما را شعبة بن حجاج قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ
گفت که خبر داد ما را ابو مسلمه بفتح میم و سکون سین مهمله و فتح لام سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ که نام او سعید بن یزید است
اَلْاَزْدِیُّ که از قبیله ازد بود او از تابعین است قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِیُّ صلی
الله علیه واله وسلم یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ گفت پرسیدم انس بن مالک را که آیا بود پیغمبر خدا صلی الله علیه
واله وسلم که نماز می خواند بهمراه نعلین قَالَ نَعَمْ گفت انس بن مالک که آری می خواند با نعلین بَابُ
الصَّلٰوةِ فِی الْخِفَافِ بابست در بیان نماز بهمراه موزها خفاف جمع خف است حَدَّثَنَا اٰدَمُ
حدیث کرد ما را ادم بن ابی ایاس قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ گفت که حدیث کرد ما را شعبة
ابن حجاج از اعمش که نام او سلیمان است قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ گفت که شنیدم ابراهیم نخعی فقیه را
که ابن یزید است او از عباد بود مرد در زمان حجاج یُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ حدیث میکند
از همام بن الحارث قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ گفت دیدم من جریر بن عبد الله بجلی صحابی را
بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ بول کرد بعد آن وضو کرد و مسح کرد بر هر دو موزه خود ثُمَّ قَامَ
پس استاده شد فَصَلّٰی پس نماز خواند فَسُئِلَ پس پرسیده شد جریر را ازین مسح بر خفین فَقَالَ رَاَیْتُ
النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا پس گفت جریر که دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله علیه
وآله وسلم که کرد همچنین قَالَ اِبْرَاهِیْمُ گفت ابراهیم نخعی فَکَانَ حَدِیْثُ جَرِیْرٍ یُعْجِبُهُمْ پس بود

Marfat.com

حدیث که خوش می آمد قوم را اِلّا اَنَّ جَرِیرًا کَانَ اٰخِرَ مَنْ اَسْلَمَ از برای آنکه جریر بود از آخر کسی که مسلمان
شده پس حدیث او موخر است و ناسخ است ما تقدم را اگر مخالف باشد و اسلام جریر بعد نزول سورهٔ
مائده است حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حدیث کرد ما را اسحق بن نصر بصاد مهمله قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ
گفت که حدیث کرد ما را ابو اسامه که نام او حماد است عَنِ الْاَعْمَشِ از اعمش عَنْ مُسْلِمٍ از مسلم بن
صبیح بضم صاد مهمله عَنْ مَسْرُوْقٍ از مسروق عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ از مغیرة بن شعبه که صحابی است
قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم فَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَصَلّٰی گفت که وضو کنانیدم
پیغمبر خدا را صلی الله علیه وآله وسلم پس مسح کرد بر موزهای خود و نماز خواند بَابُ اِذَا لَمْ یُتِمَّ السُّجُوْدَ
باب است وقتی که مصلی باتمام نکند سجده را حرام است این فعل بر وی اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ
خبر کرد ما را صلت بن محمد خارکی بخاء معجمه و راء مهمله و کاف منسوب بخارک که از سواحل بحر است اَخْبَرَنَا
مَهْدِیٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ خبر کرد ما را مهدی بن میمون از واصل احدب از ابی وائل که نام
او شقیق بن سلمه است عَنْ حُذَیْفَةَ از حذیفة بن یمان اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا آنکه حذیفه دید مردی را
لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ که تمام نمیکند در نماز رکوع و سجود را فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ
حُذَیْفَةُ مَا صَلَّیْتَ پس وقتی که تمام کرد نماز خود را گفت او را حذیفه نماز نخواندی قَالَ گفت ابو وائل
وَاَحْسِبُهٗ وگمان میکنم حذیفه را قَالَ که گفت لَوْ مِتَّ مِتَّ عَلٰی غَیْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صلی الله
علیه وآله وسلم اگر بمیری بمیرانیده شوی بر این طریقه میرانیده می شوی بر غیر طریقه پیغمبر خدا محمد
مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم بَابُ یُبْدِیْ ضَبْعَیْهِ باب است در آنکه ظاهر نماید وجد انماید
هر دو بازوی خود از بغل خود لفظ یبدی بضم یاء مثناة تحتانیه بمعنی یظهر از اظهار و ضبع بسکون باء
موحده و بضاد معجمه وسط بازو و غرض آنست که الصاق نکند هر دو بازو را به پهلوها خود در وقت
سجده وَیُجَافِیْ فِی السُّجُوْدِ و دور دارد در هر دو بازو را از پهلوها در سجده اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ
خبر داد ما را یحیی بن بکیر بضم باء موحده قَالَ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ گفت حدیث کرد ما را بکر بن مضر بفتح باء
موحده و سکون کاف و مضر بضم میم و فتح ضاد معجمه عَنْ جَعْفَرٍ از جعفر مصری عَنِ ابْنِ هُرْمُزٍ

Marfat.com

ازاین ہرمز بضم با و میم و بزای معجمہ نام او عبدالرحمن اعرج ہست عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ
از عبداللہ بن مالک بن بحینہ بیاء موحدہ و فتح حاء مہملہ و سکون یاء مثناۃ تحتانیہ و فتح نون او مادر عبداللہ است
و این صفت دوم ہست برای عبداللہ و صفت مالک نیست پس الف از ابن مالک حذف کردہ شد کہ واقع
شد در دو علم بغیر فاصل و ثابت گذاشتہ شد در ابن بحینہ زیرا کہ او ہم اگرچہ او ہم صفت عبداللہ است
اما فاصل ہست در و ابن مالک و آن عبداللہ بن مالک صحابی ہست عابد فاضل بود صائم الدہر می بود
فوت شد در زمان معاویہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ
يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ انکہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود وقتی کہ نماز میخواند
کشادگی میکرد در میان ہر دو دست خود یعنی ہر دو دست را از پہلو کشادہ میکرد تا آنکہ ظاہر میشد
سفیدی ہر دو بغل مبارک او و حکمت در تفریج آنست کہ او اشبہ ہست بتواضع و ابلغ ہست در
ساختہ جبہہ بر زمین و دور ہست از ہیئۃ کسلانہا و زن را چسپاندن دست بہ پہلو و بطن با
بہتر ہست کہ در ستر زیادہ ہست وَقَالَ اللَّيْثُ و گفت لیث بن سعد مصری عطف است
بر بکر کہ در حدثنا بکر بن مضر ہست ای حدثنا یحیی بن بکیر قال قال اللیث حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ
نحوہ کہ حدیث کرد مرا جعفر بن ربیعہ مانند حدیث بکر لیکن بکر بعنغنہ گفت و لیث تحدیث کرد
چون مولف از احکام ستر عورت فارغ شد شروع نمود در بیان استقبال قبلہ زیرا کہ محتاج الیہ
مصلی اول بسوی ستر عورت بعد آن باستقبال قبلہ بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ
الْقِبْلَةِ باب ہست در بیان فضیلت و بزرگی رو بر و استادن بقبلہ يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ
رِجْلَيْهِ باید کہ استقبال نماید نماز خواندہ قبلہ را بسرہاء انگشتان پاہاء خود یعنی در وقت
سجدہ سر انگشتان پاہا متوجہ بقبلہ باشد بلکہ در ہمہ نماز انگشتان پاہا متوجہ بقبلہ باشد و یقین
کہ ہرگاہ سرہاء انگشتان پاہا متوجہ بقبلہ باشد دیگر جسد ہم متوجہ می باشد وَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گفت این را ابو حمید بضم حاء مہملہ و فتح میم و سکون یاء مثناۃ
تحتانیہ کہ نام او عبدالرحمن بن سعد الساعدی مدنی انصاری ہست او روایت کردہ ہست این

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ باب در بیان فضیلت استقبال قبله یَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ استقبال کند مصلی بسرهای انگشتان هر دو پای خود قبله را در وقت سجده قَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ گفته است و روایت کرده است این حدیث را ابو حمید بضم حا مهمله نام او عبد الرحمن بن سعد ساعدی که انصاری است و صحابی از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ میگوید بخاری حدیث کرده است مارا عمرو بن عباس گفت عمرو بن عباس که حدیث کرده است مارا ابن مهدی گفت ابن مهدی که حدیث کرده است مارا منصور ابن سعد از میمون بن سیاه و سیاه لفظ عجمی بمعنی اسود است وی روایت میکند از انس ابن مالک که صحابی مشهور و معتبر است قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وگفت انس که فرموده است رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا کسی که بخواند نماز ما را و استقبال کند قبله ما را و بخورد ذبیحه ما را یعنی نه نماز یهود و نصاری که نماز ایشان رکوع ندارد و نه قبله او شان که قبله او شان کعبه نبود بلکه بیت المقدس بود و نه بخورد ذبیحه ما و هرگاه بخورند ذبیحه ما و بکنند این افعال معلوم شد که در دین اسلام آمدند که او شان ذبیحه ما نمیخورند فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ پس او آن مسلمان است که او را عهد خدا و رسول خدا است که او را نباید کشت

Marfat.com

ومال اورا نباید کرفت فَلَا تَخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ پس خیانت نکنید خدارا در نقض عهد او
واخفار بمعنی خیانت وبمعنی نقض عهد آمده حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ وحدیث کرده ست مارا نعیم بضم
نون وفتح عین مهمله وسکون تحتیه در بعضی نسخه وقال نعیم ست بی حدثنا قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ کفت نعیم که حدیث کرد مارا ابن مبارک از حمید طویل بضم حا مهمله
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ روایت میکند حمید از انس بن مالک رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم کفت فرمود رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم اُمِرْتُ اَنْ
اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مامور شده ام من که قتال کنم با مردم تا بکویند کلمه
لا اله الا الله مراد تمام کلمه ست یعنی لا اله الا الله محمد رسول الله فَاِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَ
اسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ
اِلَّا بِحَقِّهَا پس وقتی که کفتند آن کلمه را وخواندند نماز ما را یعنی نماز بارکوع وروی آوردند جانب
قبله ما یعنی کعبه وذبح کردند مثل ذبح کردن ما ذبیحه را پس حرام شد بر ما خونهای اوشان ومالهای
اوشان مکر بحق آن دماوا موال ودر بعضی نسخه بضم حا وتشدید را مکسوره بصیغه مجهول خواندند یعنی حرام
کردانیده شد وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ یعنی اکر در باطن نفاق داشته باشند حساب اوشان بر خداست
یعنی اکرچه در حفظ دماوا موال کفتن کلمه طیبه کفایت میکند لیکن بی تصدیق قلبی نجات از عذاب ابدی
حاصل نیست باید دانست که در اجراء احکام ظاهری محض اقرار کافی است وافعال مذکوره بجای آوردن
ضروری نیست پس ذکر آن افعال برای تاکید همان قول است بفعل وتخصیص این سه برای ظهور اینها است بر
هر کس بخلاف دیکر امور که بر هر کس ظاهر نمیکردد وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ
حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ وکفت ابن ابی مریم که خبر داد مارا یحیی بن ایوب کفت یحیی
که حدیث کرد مارا حمید کفت حمید که حدیث کرد مارا انس عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم
در ان حالتی که روایت میکند انس از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم همین حدیث را وَقَالَ عَلِيُّ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُونُ

Marfat.com

بْنُ سِيَاه عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وگفت علی بن عبد الله که حدیث کرد مارا خالد بن الحارث گفت
خالد بن الحارث که حدیث کرد مارا حمید گفت پرسید میمون از انس بن مالک فقال یا با حمزة وما یحرم
دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ پس گفت ای اباحمزة واین گنیت انس بن مالک ست وچه چیز حرام میکرداند خون بنده
ومال اورا فقال مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاَکَلَ
ذَبِیْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَیْهِ مَا عَلَی الْمُسْلِمِ پس گفت انس کسی که شاهدی
داد که نیست هیچ آله مگر الله واستقبال کرد قبله مارا ونماز گذارد مثل نماز ما وخورد ذبیحه مارا پس او آن مسلمانی
که برای ماست چیزی که برای مسلمان ست از حقوق مثل حفظ دماء واموال وغیر آن وواجب ست بروی آنچه واجب
بر دیگر مسلمانان باید دانست که اکتفا کردن بلا اله الا الله ومحمد رسول الله ذکر نکردن یا برای آنست که مراد از لا اله
الا الله تمام کلمه ست یا برای آنست که این افعال دلالت میکنند برای اعتقاد حقیت رسالهٔ حضرت پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله وسلم باید دانست که چون این حدیث معنعن ست وموقوف بر انس ست ورفع تا آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم نکرده ست ودر حدیث ابن ابی مریم بحدیث ورفع ست لهذا اباو تقویت نمودند باب
قِبْلَةِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَاَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ باب در بیان قبلهٔ اهل مدینه یعنی مدینه رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم واهل شام واهل مشرق ومراد اهل مشرق ومغرب ست ولفظ مشرق گفتند ومغرب
نگفتند باوجود که قبله در هر دو مشترک ست تخصیص مشرق برای آنست که اکثر بلاد اسلام در طرف مشرق است
ومراد اینجا هر دو ست ولفظ باب اگر مضاف خوانند جانب قبله جمله که مصدر بلیس ست مستانفه باشد واگر
واگر منون خوانند ولفظ قبله را که بعد از لفظ المغرب ست محذوف سازند لفظ قبلة اهل المدینة مبتدا باشد ولیس
فی المشرق والمغرب خبر آن پندارند لَیْسَ فِی الْمَشْرِقِ وَلَا فِی الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ نیست در جهة مشرق
ومغرب قبله یعنی قبله را خصوصیت بمشرق ومغرب نیست بامراد آنست که قبلهٔ اهل مدینه واهل شام واهل
مشرق ومغرب خاص در مشرق ومغرب نیست بلکه هر طرف که کعبه ست قبله ست پس خصوصیت قبله در مشرق
ومغرب نباشد لِقَوْلِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ
وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا برای فرمودن رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که روجانب قبله نکردانید وقت

Marfat.com

غائط و بول کردن ولیکن روی سوی مشرق کنید یا جانب مغرب متوجه شوید در وقت بول و غائط پس ازین
کلام حضرت معلوم شد که قبلهٔ اهل مدینه جانب مشرق و مغرب نیست حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ حدیث
کرده است مارا علی پسر عبد الله گفت علی حدیث کرده است مارا سفیان گفت سفیان حدیث کرده است مارا
زهری از عطا پسر یزید لیثی از ابی ایوب انصاری اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ اِذَا
اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا که بدرستی رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم فرمود وقتی که بیائید شما غایط را پس روی سوی قبله نکنید و پشت جانب قبله ندهید و
لٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا ولیکن رو سوی مشرق کنید یا رخ جانب مغرب آرید این حدیث نسبت
بمدینه است که قبله مدینه جانب مشرق و مغرب نیست قَالَ اَبُو اَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا
الْمَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ گفت ابو ایوب پس آمدیم ما در ملک شام پس یافتیم ما غسل
خانه ها را بنا کرده شده جانب قبله یعنی غسلخانها را بطوری ساخته بودند که ناچار غسل کننده را دران
خانها رو سوی قبله میشد چون قبل از غسل استنجا میکنند لاچار رو بقبله در استنجا میشود یا غسل خانها
کنایت از جای ضرورست یعنی قضای حاجت انسانی و مراحیض جمع مرحاض است و مرحاض جای غسل را
گویند که رحض بمعنی غسل است فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ پس ما دران غسل خانها وقتی که می در آمدیم
از استقبال قبله که در انجا منهی است منحرف میشدیم و از خدا مغفرت طلب میکردیم و استغفار کردن شاید
از جهت آن باشد که با وجود انحراف چیزی استقبال هم موجود بود یا استغفار برای بانیان آن خانها
باشد که از و شان رعایت طریق سنت در وقت بنا فوت شده بود والله اعلم وَعَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ و مرویست از
زهری که زهری روایت میکند از عطا که عطا شنید از ابی ایوب که ابو ایوب روایت میکرد از رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم که مثل همان حدیث سابق و فرق در هر دو حدیث از جهة آنست که درین اسناد
سماع عطا است از ابی ایوب و در انجا سماع نبود و نیز دران اسناد اَنَّ النبی بود و درین اسناد عن النبی است

Marfat.com

وسماع اقوی از عنعنه است وعنعنه اقوی است ازان باب وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ
مصلّی باب در بیان قول حق عزوجل که واتخذوا تا آخر است ودر کلمه واتخذوا دو قرأة است یکی بصیغه امر که مشهور است
بین قرارت معنی چنین باشد که بگیرید از مقام ابراهیم مصلی ودوم بصیغه ماضی وبر قرارت ماضی معنی چنان باشد
که گرفتند از مقام ابراهیم مصلی وگرفتن از مقام ابراهیم مصلی عبارت از نماز گذاردنست بران ومقام ابراهیم
نام سنگی است که دران سنگ اثر قدمین حضرت ابراهیم علیه السلام است یا نام موضعی است که حجر دران موضع
بود در وقت نهادن قدمین حضرت ابراهیم ونیز روایت است که مراد تمام حرم است ومراد از خواندن نماز
در مقام ابراهیم بنا بر اول معنی مقام خواندن نماز است در جوار آن وبنا بر دوم معنی اخیر خواندن در عین آن مقام
حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ
رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ حدیث کرد
ما را حمیدی وگفت که حدیث کرد ما را سفیان او گفت که حدیث کرد ما را عمرو ابن دینار گفت عمرو پرسیدیم
ما از ابن عمر که عبد الله بن عمر خطاب باشد از حال مردی که طواف کرده است خانه کعبه را برای عمره وسعی در میان
صفا ومروه نکرده است که آیا آن شخص پیش از سعی بین الصفا ومروه باید زن خود را او آمدن زن را کنایت
جماع است یعنی پیش از سعی از احرام حلال شده یا نه فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس گفت
ابن عمر تشریف آوردند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم یعنی در مکه برای ادای عمره پس طواف خانه کعبه کردند
هفت شوط ونماز خواندند پس مقام حضرت ابراهیم دو رکعت وسعی کردند میان صفا ومروه یعنی پیش
از سعی کاری دیگر که منافی عمره باشد نکردند پس معلوم شد که پیش از سعی از احرام عمره حلال نمیشود وَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وهست شما را در رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم اقتدای
نیک این آیت را عبد الله بن عمر خواند برای استدلال بر منهی بودن فعلی دیگر پیش از سعی که حق تعالی امر کرده است
شما را باقتدا حضرت وحضرت سوای افعال عمره کاری دیگر منافی آن پیش از سعی نکرده اند وَسَأَلْنَا
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وبرسیدیم جابر بن

عبداللہ را از ین مسئلہ پس گفت نزدیک نکرد دہر گز زن را تا کہ سعی کند در میان صفا و مروہ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا حدیث کردہ است مسدد حدیث کردہ است
مارا یحیی از سیف گفت سیف شنیدم من مجاہد را قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ گفت مجاہد آمدہ شد عبداللہ بن عمر را پس گفتہ شد اورا اینک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ داخل شدہ است کعبہ را پس
گفت عبداللہ بن عمر فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَدْ خَرَجَ پس پیش آمدم
من و حال آنکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمدہ بود ند از خانہ کعبہ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا
بَيْنَ الْبَابَيْنِ و یافتم من بلال را در ان حالی کہ استادہ است در میان دو در کعبہ یعنی در دو مصراع آن
و مصراع یک تختہ دراز دو تختہ را گویند چرا کہ کعبہ را در ان وقت یک در بود نہ دو در یا اطلاق کردہ است
باعتبار حال سابق کہ در زمان سابق کعبہ را دو در بود ند و اجد بلفظ مضارع برای استحضار آن حال
فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فِي الْكَعْبَةِ پس
پرسیدم من بلال را پس گفتم من ایا خواند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز در کعبہ قَالَ
نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِهِ اِذَا دَخَلْتَ گفت آری خواندہ اند
دو رکعت در میان دو ستونی کہ بر دست چپ خانہ کعبہ میشود وقتی کہ داخل شوی تو آنرا ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ پس بیرون آمد پس خواند پیش روی کعبہ دو رکعت
و روی کعبہ آن جانب را گویند کہ وران در ست حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حدیث کردہ است
مارا اسحاق بن نصر او گفت کہ حدیث کرد مارا عبدالرزاق او گفت کہ خبر داد مارا ابن جریج بلفظ جریج
بدو جیم است کہ راوی است از عطا کہ گفت عطا کہ شنیدم من عبداللہ بن عباس را لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا کہ گفت ہر گاہ داخل
شدند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در کعبہ دعا خواستند در ہمہ جوانب کعبہ وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى

Marfat.com

خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ونماز نخواندند حضرت درون کعبه تاکه برآمدند ازان پس هرگاه برآمدند
خواندند دو رکعت فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ بضم قاف وباء موحده یعنی مقابل کعبه وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ
وفرمود که این قبله است یعنی امر قبله مستقر شد بر استقبال این کعبه ومنسوخ نمیشود بعد این هرگز پس همیشه
بخوانید نماز باین طرف باید دانست که از حدیث بلال معلوم میشود که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
نماز خواندند در داخل کعبه واز حدیث ابن عباس معلوم میشود که نخواندند درون کعبه بلکه بیرون آمده خواندند
ووجه مطابقه آنست که چون در کعبه داخل شدند ودروازه بند کردند وعلاحده علیحده در هر گوشه آن دعا
میکردند وبلال قریب بود با آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ودید نماز او اسامه بعید بود او ندید نماز آن
حضرت را وابن عباس از اسامه اینچنین نشنید چراکه او خود داخل کعبه نبود واسامه داخل بود لهذا اینحدیث را
از مراسیل ابن عباس میگویند ومرسل آنست که صحابی با تابعی خود را آنحضرت نشنید نقل از آنحضرت میکند و
نام راوی نمیگیرد پس روایت بلال درین باب اقوی است ونیز آن حدیث مثبت است وحدیث اسامه
نافی است ودر حدیث قول مثبت از نافی اولی است بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ باب
در بیان متوجه شدن بطرف کعبه در نماز یعنی در جهة کعبه حَيْثُ كَانَ هر جا که باشد مصلی وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ گفت ابوهریره که فرمود
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم استقبال کن قبله را اول وتکبیر بگو برای نماز در بعضی نسخه فکبر بفا است
ودر بعضی ثم کبر بجای فا حق تعالی فرمود وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره یعنی هر جا باشید بگردانید روهای
خود را بطرف مسجد حرام حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ
الْبَرَاءِ حدیث کرده است عبد الله بن رجا بتخفیف جیم گفت رجا حدیث کرده است ما را اسرائیل
از ابی اسحاق از براء کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا که بوده اند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
که خواندند نماز را جانب بیت المقدس شانزده ماه یا هفده ماه بعد از هجرت کردن از مکه بمدینه واین
شک که در شانزده ماه وهفده ماه است از راوی است که براء بن عازب است ومقدس بفتح میم وسکون

Marfat.com

وسکون قاف وکسر دال مهمله وبضم میم وفتح قاف وفتح دال مشدده خوانند ومعنی هر دو لغت یکی دانند وکان رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم یحب ان یوجه الی الکعبة وبود نذر رسول خدا صلی الله علیه واله
سلم که دوست میداشتند که امر کرده شوند بتوجه نماز جانب کعبه فانزل الله تعالی قد نری تقلب
وجهک فی السماء پس نازل کردانید حق تعالی این آیه را ومعنی آیه اینست که تحقیق می بینیم ما گردیدن
روی تراسوی آسمان برای طلب کردن امر بتوجه جانب کعبه فتوجه نحو الکعبة پس بعد از نزول
این بتمامها که در آخر آن امر است بتوجه کردن جانب کعبه متوجه شدند حضرت در نماز جانب کعبه وقال
السفهاء من الناس وهم الیهود ما ولیهم عن قبلتهم التی کانوا علیها وگفتند
نادانان از مردم که یهود بودند چه چیز گردانید اوشان را از قبله اوشان که بودند بر آن قبله که آن بیت
المقدس بود قل لله المشرق والمغرب یهدی من یشاء الی صراط مستقیم بگو
ای محمد ملک مر خدا راست مشرق ومغرب هدایت میکند هر کرا میخواهد جانب راه راست که مالک ملک اوست
از هر جهة که خواهد بگرداند وبهر جهة که خواهد متوجه سازد یعنی هیچ مکان را خصوصیت ذاتی نیست که مقتضی
باشد استقبال او را بلکه بامتثال امر است فصلی مع النبی صلی الله علیه واله وسلم رجل
ثم خرج بعد ما صلی فمر علی قوم من الانصار فی صلوة العصر یصلون نحو بیت
المقدس پس خواند با رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم یک مردی که نام او عباد بن بشر بود بسیار برآمد بعد
نماز خواندن پس گذشت آن مرد بر یک قومی از انصار در انحالیکه بودند در نماز عصر را جانب بیت المقدس
فقال هو یشهد انه صلی مع النبی صلی الله علیه واله وسلم وانه توجه نحو
الکعبة پس گفت همان مرد که شاهدی میدهد او وقسم میخورد که بدرستی آن مرد نماز خواند با رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم وبدرستی آنحضرت متوجه شدند در نماز جانب کعبه وآنمرد از خود بغیبت تعبیر کرده است واین
طریق بلغا است که از خود بلفظ غیبت تعبیر میکنند چنانچه میگویند بنده چنان کرده است فتحرف القوم حتی یوجهوا
نحو الکعبة پس منحرف گشتند واز جانب بیت المقدس روگردانیدند قوم تا انکه متوجه شدند جانب کعبه

حدثنا مسلم حدثنا هشام حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن عبد الرحمن ابن جابر

Marfat.com

حدیث کرده است مارا مسلم او گفت که حدیث کرده است مارا هشام او گفت که حدیث کرده است مارا یحیی
بن ابی کثیر از محمد بن عبد الرحمن از جابر قال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی علی راحلته
حیث توجهت به گفت جابر بودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که نماز نفل میخواند بر راحله خود
هر جانب که متوجه میساخت آن راحله آنحضرت را بغیر تقیید بجهة کعبه نداشتند در حالت سیر بر سواری در نماز
نفل فاذا اراد الفریضة نزل فاستقبل القبلة پس وقتی که میخواستند نماز فرض خوانند فرود می
آمدند از سواری و بجانب قبله نماز میخواندند حدثنا عثمان حدثنا جریر عن منصور عن ابراهیم
عن علقمة عن عبد الله بن مسعود حدیث کرد ما را عثمان او گفت که حدیث کرده است ما را جریر
از منصور از ابراهیم از علقمه از عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله صلی النبی صلی الله علیه و
اله وسلم قال ابراهیم لا ادری زاد او نقص فلما سلم گفت علقمه گفت عبد الله یعنی ابن
مسعود نماز خواند رسول خدا صلی الله علیه وسلم گفت ابراهیم که راوی علقمه است نمیدانم که چیزی زیاده
کردند آنحضرت در نماز یا کم کردند و این کلام ابراهیم از خود درج کرده است برای بیان سبب سجده سهو ظاهر آنست
که نقصان در واجب خواهد بود والا در فرض سجده سهو جبر نقصان نمیکند پس هرگاه که سلام گفتند آنحضرت
قیل له یا رسول الله احدث فی الصلوة شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا و
کذا گفته شد آنحضرت را یا رسول الله آیا نو پیدا شده در نماز خبری بامر الهی فرمودند آنحضرت وچه خبر بوده است
آن تر حادث گفتند صحابه نماز خواندید شما چنان وچنان ولفظ کذا کذا کنایت است از امر حادث در نماز
که زیادتی بود یا نقصان فثنی رجله واستقبل القبلة وسجد سجدتین ثم سلم
بسترد انیدند آنحضرت پای خود را از جانب مردم بجانب و رو بجانب قبله آوردند و دو سجده کردند
بعد سلام گفتند فلما اقبل علینا بوجهه قال انه لو حدث فی الصلوة شیء لانبأتکم
به ولکن انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکروني پس هرگاه
که رو آوردند آنحضرت بر ما یاران فرمودند بدرستی شان انیست اگر حادث میشد در نماز خبری بامر الهی آن
هر آینه خبر میکردم من شما را بآن خبر ولیکن جز این نیست که من انسانم مثل شما فراموش میکنم من چنانچه

Marfat.com

فراموش مکنید شما بس وقتی که فراموش کنم من جبر برادر نماز یاد دهانید مرا تسبیح گفتن و مانند آن
وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ
ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ و وقتی که شک کند یکی از شما در نماز خود پس باید که بجوید صواب را بفکر
کردن تا یقین حاصل شود یا راجح و غالب را در باید پس باید که تمام سازد نماز را بنا کننده بران امر متیقن
یا مظنون پس سر سلام گوید پس سر دو سجده آرد برای سهو باید دانست که درین حدیث دلیل است بر انکه
برای سهو دو سجده است یک سجده مثل سجده تلاوت نیست و آنحضرت بعد از کلام کردن با مردم
سجده سهو آوردند شاید این حادثه پیش از حرمت کلام در نماز بود و از اول حدیث معلوم شد که سجده
سهو پیش از سلام است و از آخر حدیث بودن سجده سهو بعد از سلام مقتضی شد حدیث جواز هر دو
طریق را لیکن اختلاف در افضلیت است نزد ابی حنیفه بعد از سلام افضل است و نزد امام شافعی
پیش از سلام **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَى فَصَلَّى
إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ باب است در بیان آنچه وارد شده است در قبله و کسی که اعتقاد نکرده است اعاده
بر کسی که سهو کرد پس نماز خواند بسوی غیر قبله وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي
رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ و بدرستی سلام داد پیغمبر
خدا صلی الله علیه وآله وسلم در دو رکعت ظهر و متوجه ساختند بر مردم روی مبارک خود را پس تمام کردند
نماز را یعنی دو رکعت اخیره را پس در اثنای نماز استقبال جانب غیر قبله شد و با وجود آن اعاده نکردند
آن نماز را و وجه آوردن این حدیث در ترجمه آنست اگرچه بود آنحضرت در وقت انصراف که میدانست
خود را در غیر نماز اما چون اتمام نمود نماز او نیز آنچه خوانده بود سابق از محسوب در نماز فرمود پس در
وقت استدبار قبله در حکم مصلی بود پس ازین معلوم شد که اگر سهو بغیر قبله متوجه شد نماز جایز باشد
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حدیث کرده است ما را عمرو بن عون بفتح مهمله و سکون و نون حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حدیث کرد ما را هشیم مصغر بتخفیف کنانیه از حمید از انس قَالَ
عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ گفت عمر موافقت کردم من با پروردگار خود در سه چیز اول انکه

Marfat.com

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى گفتم من یا رسول الله اگر بگیریم ما
از مقام حضرت ابراهیم مصلی وجواب لو محذوف ست که لکان خیرًا باشد یا مانند آن اگر لو شرطیه است
و یا لو برای تمنی ست فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى پس شد این آیه یعنی وبگیرید
از مقام ابراهیم مصلی وَآيَةُ الْحِجَابِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَاءَكَ اَنْ
يَحْتَجِبْنَ فَاِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ دوم در آیه حجاب پس گفتم یا رسول الله اگر امر
کنی ازواج خود را که در پرده نشینند بهتر باشد چرا که سخن میگویند با ایشان مردم نیک و بد اینجا نیز حوالت
لو محذوفست فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ پس نازل شد آیه حجاب که اینست يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ وسیوم
در تبدیل خدا ازواج مطهرات را به بهتر و خوبتر از انها بر تقدیر وقوع طلاق بر انها وقتی که مجتمع گشتند
ازواج در غیرت بر آنحضرت چنانچه حضرت عمر میفرماید وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صلی الله علیه و
آله وسلم فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ ومتفق شدند ازواج مطهرات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
در غیرت بر آنحضرت وخواستند که آنحضرت نزد ماریه قبطیه که از سراری آنحضرت بود نرود چنانچه
در قرآن مذکورست وقصه وی در کتاب التفسیر خواهد آمد فَقُلْتُ لَهُنَّ پس گفتم من آن ازواج آنحضرت را
که عَسَى رَبُّهُ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُبْدِلَهُ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ قریب است پروردگار آنحضرت
اگر طلاق بدهد آنحضرت شما را از آنکه بدل دهد آنحضرت را خدا تعالی ازواجی که بهتر باشند از شما فَنَزَلَتْ
هٰذِهِ الْآيَةُ پس نازل شد این آیه که بعینه قول حضرت عمر بود و آن عسی ربه الی آخره ست و درین قول
بار تعالی نیست دلیل بر انکه در نظر عالم بهتر از ایشان کسی باشد برای آنکه معلق بچیزی که واقع
نشده ست واجب نیست وقوع او پس اگر گفته شود که موافقت حضرت عمر با جمیع اوامر الهی بود
وجه اختصاص باین سه امر چه باشد گوئیم که مراد موافقت پروردگار ست با مراد حضرت عمر لیکن طریق
ادب رعایت کرده وافقت ربی گفت باز اگر گوئی اینچنین موافقت نیز در بسیار مواضع واقع
شده چنانچه در منع جنازه بر منافقان و در حکم بقتل اساری بدر و در تحریم خمر و مانند آن وجه تخصیص

Marfat.com

این سه چیست گوئیم که شاید این قول حضرت عمر پیش از وقوع امور دیگر باشد یا گوئیم که ذکر عدد خاص دلالت ندارد بر نفی زاید
پس اگر بگوئی که چگونه است دلالت این حدیث بر ترجمه گوئیم که این حدیث دلالت دارد بر جزء اول ازان و وجه دلالت
بر قول کسی که تفسیر کرده است مقام ابراهیم را بکعبه ظاهر است و بر قول کسی که تمام حرم گفته است کلمه من را تبعیضیه دارند
و از بعض مقام کعبه مراد گیرند وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسًا بِهَذَا وگفته است ابن ابی مریم که نام وی سعید است که خبر داده است ما را یحیی بن ایوب گفت
یحیی که حدیث کرده است مرا حمید گفت حمید شنیدم من انس را که روایت میکرد این حدیث را و ذکر این اسناد
برای تقویت است او منعنعنه است که سماع اقوی از معنعنه است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يُوسُفَ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حدیث کرده است عبد الله
بن یوسف گفت عبد الله که خبر داده است ما را مالک از عبد الله بن دینار و او از عبد الله ابن عمر قَالَ
بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَوٰةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه
وآله وسلم قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ گفت عبد الله
بن عمر دران هنگام که بودند مردم در مسجد قبا بضم قاف موضعی است قریب مدینه و در لفظ قبا مشهور ردد
تذکیر و صرف است و عکس آن غیر مشهور نماز صبح ناگاه آمد ایشان را آینده عباد نام پس گفت بدرستی نازل شده
بر آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم امشب قرآن وامر کرده شد دران که استقبال کند کعبه را در نماز فَاسْتَقْبِلُوهَا
وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ پس استقبال کنید شما کعبه را و بودند
روهای ایشان سوی شام پس گردیدند سوی کعبه لفظ فاستقبلوها امر است و وجه موافقت در میان
حدیث سابق که دران نماز عصر مذکور بود در بن حدیث نماز فجر است که آینده در شهر مدینه وقت عصر رسیده باشد
و در قبا وقت فجر و دلالت این حدیث بر ترجمه باعتبار جزء اول از لفظ قد امران یستقبل الکعبه است و باعتبار
جزء ثانی از جهة آنست که ایشان خواندند اول نماز را بسوی قبله منسوخه که غیر قبله واجبه بود در حال جهل
بوجوب آن قبله و جاهل مثل ساهی است و باز مامور نشدند باعاده آن نماز حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حدیث کرده

Marfat.com

مارا مسدد گفت حدیث کرده است مارا یحیی از شعبه و وی از حکم و او از ابراهیم و او از علقمه و او از عبد الله بن مسعود قال
صلی النبی صلی الله علیه واله وسلم الظهر خمسا گفت عبد الله بن مسعود خواند نماز آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم نماز ظهر را پنج رکعت فقالوا ازید فی الصلوة قال وما ذاک قالوا صلیت خمسا پس گفتند
صحابه آیا زیاده کرده شده است چیزی در نماز فرمودند آنحضرت و چه چیز است آن زیاده پس گفتند خواندید بدرستی پنج رکعت
فثنی رجلیه وسجد سجدتین پس گردانیدند آنحضرت هر دو پای خود را یعنی قبله و دو سجده کردند و این حدیث را
دلالت بر ترجمه از جهت است که آنحضرت در وقت تکلم مستقبل قوم بودند در حالت صلوة حکمی بطریق سهو و اعاده نکرد
نماز را والله اعلم باب حک البزاق بالید من المسجد باب در بیان خراشیدن و دور ساختن
آب دهن بدست مبارک از مسجد است بزاق برای معجمه و صاد مهمله آب دهن هر دو لغت مشهوره است و بسین مهمله نیز
لغتی است حدثنا قتیبة قال حدثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس حدیث
کرده است مارا قتیبه او گفت که حدیث کرده است مارا اسمعیل بن جعفر از حمید از انس ان النبی صلی الله علیه
واله وسلم رای نخامة فی القبلة فشق ذلک علیه حتی رئی فی وجهه که بدرستی آن
حضرت صلی الله علیه وسلم دیدند بلغمی را در دیواری که جانب قبله مسجد بود نخامه بلغمی که از سینه بتازگی سر فرو آمد پس
دشوار آمد آن بر آنحضرت تا که مشاهده کرده شد اثر آن دشواری در روی مبارک آنحضرت فقام فحکه بیده فقال
ان احدکم اذا قام فی صلوته فانه یناجی ربه پس استاد نماز آنحضرت پس خراشیدند و دور ساختند
آن نخامه را بدست مبارک خود پس فرمودند که بدرستی یکی از شما وقتی که می ایستد در نماز خود بعد از شروع در آن پس بدرستی
شان این است که مناجات میکند آن مصلی با رب خود وان ربه بینه وبین القبلة فلا یبزقن احدکم
قبل قبلته ولکن عن یساره او تحت قدمه و بدرستی رب وی در میان وی و در میان قبله و
و لفظ ان بکسر و فتح همزه هر دو روایت است و بودن رب ما بین الشخص و قبله باین معنی است که مصلی قاصد است
جناب رب خود را و متوجه ساخته است خود را جانب قبله پس صورة او چنان شده که گویا رب او در آنجهة است
پس مرجهی که مقصود را طلب میکند که رب باشد رعایت ادب آنجهة نیز لازم است بروی مثل رعایت ادب در ذات
مقصود پس برای افاده تاکید حکم رعایت ادب آنجهة اطلاق لفظ رب کرد و اراده جهة قصد رب نمود مبالغة

پس هر کرا آب دهن نیندازد یکی از شما جانب قبلهٔ خود و لفظ قبل بکسر قاف و فتح باء موحده بمعنی جهة است ولیکن بیندازد یکی
از جانب چپ خود یا زیر قدم خود قدمیه و قدم با فراد و تثنیه هر دو روایت است و این هر دو طریق وقتی است که در مسجد
نباشد و هر گاه که در مسجد باشد پس بطریق دیگر عمل نماید چنانچه مرشد حقیقی و مؤدب تحقیقی ارشاد میفرماید ثُمَّ اَخَذَ
طَرَفَ رِدَآئِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا پس گرفت
گوشهٔ چادر خود را پس انداخت آب دهان را در آن گوشه پس برد کرد بعض آن را بر بعضی یعنی مالید آن را و عطف و تفعیل
بر مقدر است بعد حذف حرف استدراک ای ولکن یبزق عن یساره او یفعل هکذا و برای شک و تشکیک نیست بلکه
برای تنویع است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ
حدیث کرده است ما را عبد الله بن یوسف گفت خبر داده است ما را مالک از نافع از عبد الله بن عمر اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهٗ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه
و آله وسلم دید نداب دهن را در دیواری که جانب قبله بود پس خراشید و دور ساخت آن آب دهان را ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ پس برو آورد بر مردم پس
فرمودند وقتی که باشد یکی از شما در نماز پس باید که آب دهان نیندازد پیش روی خود قبل بکسر قاف و فتح باء موحده
فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى پس بدرستی الله تعالی پیش روی وی است که وقتی که نماز میخواند پس این
تعلیل دلالت میکند بر حرمت آب دهن انداختن پیش روی خود در نماز خواه در مسجد باشد یا نباشد حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ
الْمُؤْمِنِيْنَ حدیث کرده است ما را عبد الله بن یوسف گفت که خبر داد ما را مالک از هشام بن عروه و او از پدر
خود که عروه باشد و عروه از عایشه صدیقه رضی الله تعالی عنها که ام المؤمنین است اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ خُخَامَةً فَحَكَّهٗ گفت عایشه صدیقه
رضی الله تعالی عنها که بدرستی آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم دیدند در دیوار قبله آب بینی را یا آب دهان را
یا بلغم و آنچه از دهان می آید دو قسم است یکی از سینه می آید آن را نخاعه میگویند بعین مهمله و یکی از سر می آید آن را
نخامه می نامند بمیم پس دور ساختند آن را آنحضرت باب ٩ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصَا مِنَ

Marfat.com

الْمَسْجِدِ باب است در بیان خرا نشیدن آب بینی بخصا یعنی سنگ ریزه از مسجد وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ
وَطِئْتَ عَلَى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا وگفته است عبد الله بن عباس اگر
مالیدی وپای برچیزی کثیف غیر نظیف یا پلید آوردی که آن چیز تر است پس بشوآنرا واگر باشد آن شی خشک
پس مشو که آن ضرر ندارد در جواز نماز حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حدیث کرد ما را موسی بن اسمعیل گفت
که حدیث کرد ما را ابراهیم بن سعد گفت که خبر داد ما را ابن شهاب از حمید بن عبد الرحمن اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا
سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ کہ گفت حمید که بدرستی ابا هریره وابا سعید حدیث کردند هر دو آن حمید را اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً
فَحَتَّهَا که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم دیدند بلغمی را که از راه دهان می برآید پس گرفتند سنگ ریزه را
پس دور ساختند آنرا وحک بکاف وحث بتاء مثناة از بالا هر دو بیک معنی است فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ
فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ پس فرمودند وقتی که خواهد یکی از شما آب دهان
بیندازد پس هرگز نیندازد آنرا پیش روی خود ونیندازد آنرا جانب راست خود که بطرف دست راست
شخص فرشته کاتب حسنات است اگر کفنه شود که در جانب چپ هم فرشته کاتب سیئات است انجا هم احترام آن فرشته
مطلوبست جواب انکه در حالت نماز کاتب سیئات را دخل نیست ودران وقت نمی باشد وَلْيَبْصُقْ
عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وباید که بیندازد آب دهان را از جانب چپ خود یا
زیر قدم چپ خود ووجه دلالت این حدیث بر ترجمه اینست که حکم تخاطو تنخمه یکی است برای انکه هر دو از فضلات
ظاهره اند باب لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلٰوةِ باب است در بیان انکه آب
دهان نیندازد از جانب راست خود در نماز حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حدیث کرد ما را یحیی بن بکیر گفت حدیث کرد
ما را لیث از عقیل که او روایت میکند از ابن شهاب که او راوی است از حمید بن عبد الرحمن که او گفت
اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

رَأَى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ كه بدرستی ابا هریره وابا سعید خبر داد او را که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم دید بلغمی را که از راه دهان می آید در دیوار مسجد فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله
وسلم حَصَاةً فَحَتَّهَا پس گرفت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سنگریزه را پس پاک ساخت آن دیوار
بخراشیدن آن ثُمَّ قَالَ تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ بسبب
فرمودند آنحضرت وقتی که بخواهد یکی از شما که آب دهان اندازد پس نیندازد پیش روی خود از جانب راست
خود وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى و بیندازد آب دهان را از دست
چپ خود یا زیر قدم چپ خود و وجه دلالت حدیث بر ترجمه آنست که حکم بصاق و نخامه واحد است
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا حدیث
کرد ما را حفص بن عمر گفت که خبر داد ما را شعبه گفت که خبر داد مرا قتاده گفت که شنیدم من انس را
قَالَ فَإِنَّكَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا يَتْفُلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى گفت انس فرمودند رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم هرگز آب دهان نیندازد یکی از شما پیش خود و نه از جانب راست خود ولیکن
بیندازد از دست چپ خود یا زیر پای چپ خود این چند الفاظ قریب المعانی اند بَزق و تفل و نفث و
نفخ اند گی تفاوت دارند باب لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى
باب است در بیان فرمودن آنحضرت جای بزاق انداختن مصلی در حالت صلوة چنانچه فرمودند حضرت باید
که بزاق یعنی آب دهان بیندازد مصلی از جانب چپ خود یا زیر قدم چپ خود حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حدیث کرد ما را آدم گفت حدیث
کرد ما را شعبه گفت حدیث کرد ما را قتاده گفت شنیدم من انس بن مالک را قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صلی الله علیه وآله وسلم إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا
يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ گفت انس
فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بدرستی مومن وقتی که باشد در نماز پس جز این نیست که مناجات

Marfat.com

میکند با بر ورد کار خود پس باید دران حالت که مقتضی ادب محض است نیندازد آب دهان بش خود که این
بی ادبی است که بش وی جهة مطلوب وی و مقصود ویست که با و مناجات میکند و اگر شخصی با کسی سخن
میگوید در انجهة که آن شخص میباشد آب دهان نمی اندازد و این حرکت را بی ادبی میداند پس چگونه باشد و نبی
که با خدای خود در راز باشد و نیز نیندازد از جانب راست خود که آنجانب فرشته ایست که هر عمل نیک که
این مومن میکند در کتاب می آرد و آن عمل را مهمل نمیگذارد پس تعظیم آن جانب که همچو فرشته نافع دران جانب
باشد و حافظ اعمال حسنه است لازم و لیکن بیندازد از جانب چپ خود یا زیر قدم چپ خود پس اگر گوئی
که ترجمه این باب مطلق است و حدیث مقید بودن مومن در نماز بعکس باب سابق که دران ترجمه مقید بود و
حدیث مطلق میگویم که مطلق محمول بر مقید است در هر دو جا از جهة عمل کردن بهر دو دلیل پس اگر گوئی این
ترجمه مقید است بقدم یسری و لفظ قدم در حدیث بی تقیید است میگویم قدم که در حدیث مطلق است نیز
محمول بر مقید است از جهة قاعده مقرره که تقیید مطلق است پس اگر گوئی که مناسب چنان بود که در ترجمه
مطلق حدیث مطلق ذکر میکرد و در ترجمه مقید حدیث مقید می آورد میگویم غرض وی بعد معرفت نفس احکام
بیان استخراج احکام و معرفت طریق استنباط آن احکام است از جهة بسیار ساختن فایده باتبعیت شیوخ
خود کرده است پس اگر گوئی لفظ عن یساره شامل بود قدم یسری را پس فایده ذکر آن چیست گوئیم شامل
نیست عن یساره قدم یسری را چه یسار دیگر است و تحت دیگر و اینجا تحت قدم یسری گفته است پس محط
فایده تحتیه است حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ حدیث کرد ما را علی گفت حدیث کرد ما را سفیان گفت حدیث کرد ما را
زهری از حمید بن عبد الرحمن از ابی سعید اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِي
قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دید نخامه را در قبلہ مسجد
پس دور ساختند او را بسنگریزه ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ
عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى پس نهی کردند و منع فرمودند این را که بیندازد آب دهان را مرد پیش
خود یا از جانب راست خود و لیکن بیندازد از جانب چپ خود یا زیر پای چپ خود و این نهی تحریمی است بنا بر

ظاهر نواهی و بدلیل آنکه این خطیه است وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ نَحْوَهُ از زهری
از زهری که شنید حمید که ابن عبد الرحمن باشد از ابی سعید مانند آن و ذکر این تعلیق برای بیان آنست که زهری روایت
کرده است این حدیث را بطریق سماع نیز چنانچه روایت کرده است بطریق معنعنه بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ
فِي الْمَسْجِدِ بابست در بیان کفارهٔ بزاق در بزاق در مسجد یعنی بزاق در مسجد خطیه است برای آن کفاره باید یعنی چیزی
که بپوشد آن خطیه را و اینجا لفظ کفاره بسیار مناسب و بجاست که اثر خطیه محسوس است که آن بزاق است و آن
مکروه است پس آنرا پوشنده می باید تا او را از نظر مردم بپوشد و مرتکب او را از غضب رب بپوشد و بودن
بزاق در مسجد خطیه مقید بعدم دفن آنست پس اگر دفن کرده است خطیه نیست و بعضی عدم خطیه بودن آنرا
مقید بعذر میگویند که فرصت برآمدن از مسجد نیافته است و اگر بی عذر باشد خطیه است حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حدیث کرد ما را آدم گفت حدیث کرد ما را شعبه گفت حدیث کرد ما را
قتاده قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ گفت قتاده شنیدم من انس بن مالک را قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صلی الله علیه واله وسلم اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ وَخَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا
گفت انس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بزاق در مسجد گناه است یعنی انداختن آن و
کفارهٔ آن دفن کردن آن بزاق است و اختلاف کرده اند در معنی دفن پس جمهور گفته اند که مراد از آن پنهان
ساختن آن بزاق است در خاک مسجد اگر آنجا خاک باشد و اگر نه از مسجد برآوردنست و حکایت کرده است
رویانی از اصحاب ما که مراد از دفن برآوردن آن بزاق است از مسجد بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ
فِي الْمَسْجِدِ باب است در بیان آنکه دفن نخامه در مسجد جایز است حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هُمَامٍ حدیث کرد ما را اسحاق ابن نصر بسکون صاد مهمله گفت
حدیث کرد ما را عبد الرزاق از معمر از همام سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
اله وسلم شنید آن همام ابا هریره را که روایت میکرد از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قَالَ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللهَ مَا دَامَ فِي
مُصَلَّاهُ که فرمودند آنحضرت وقتی که استاده باشد یکی از شما سوی نماز یعنی شروع کرد در نماز پس نیندازد

Marfat.com

اسب دهان را امام حوو بصبح همزه یعنی بنشین خود پس جز این نیست که مناجات میکند مصلی با الله تعالی تا وقتی
که در جای نماز است وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا و نبیند از دار جانب دست راست
خود که بدرستی از جانب دست راست وی فرشته ایست که کاتب حسنات است و کاتب سیات را در حل
در حالت نماز نیست که نماز تمام حسنه است یا مراد از ملک سوای کرام کاتبین است وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ
أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا و بیندازد آب دهان را از جانب چپ خود یا زیر قدم خود و یا چنانچه سابق
مذکور شد در گوشه جامه بیندازد فیدفنها برفع خبر مبتدا محذوف است ای فهو یدفنها و بنصب جواب
جواب امر است که لیبصق باشد و بجزم عطف بران امر است و اگر در جانب یسار مصلی شخصی باشد دران
صورت هم در گوشه جامه بگیرد و باب إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ
باب است در بیان غالب آمدن بزاق بر مصلی یعنی نتواند آنرا نگاهداشت یعنی وقتی که غالب شود بر مصلی
بزاق پس بگیرد آنرا بگوشه جامه خود حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ حدیث کرد ما را مالک بن اسمعیل گفت که حدیث کرد ما را زهیر مخفف و مصغر
که حدیث کرد ما را حمید از انس أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي
الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم دید بلغمی را که از راه دهان می
آید در دیوار قبله مسجد پس دور ساختند آنحضرت آن نخامه را بدست مبارک خود وَرُئِيَ مِنْهُ
كَرَاهِيَةٌ أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذَلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ و دیده شد از آنحضرت کراهیت
یا دیده شد کراهیت آنحضرت برای آن فعل یعنی انداختن نخامه بر دیوار مسجد قبله و درین دو عبارت
شک راویست و رئی بضم را مهمله و همزه مکسوره و فتح با مثناة تحتیه و یا بکسر مهمله و سکون مثناة تحتیه
و همزه مفتوحه و لفظ شدته را اگر مرفوع خوانند بنا بر عطف بر کراهیت معنی چنان باشد و دیده شد
سختی آنحضرت بر آن فعل و اگر مجرور خوانند بنا بر عطف بر ذلک معنی چنان باشد که دیده شد کراهیت
آنحضرت آن فعل را و شدة آنرا فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي
رَبَّهُ پس فرمودند آنحضرت بدرستی یکی از شما وقتی که ایستاده باشد در نماز خود پس جز این نیست که

مناجات میکند مصلی پروردگار خود را أَوْ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ یا فرمود که پروردگار وی در
میان وی و در میان قبله و بست این جمله اسمیه عطف است بر جمله فعلیه که بناجی ربه است فَلَا يَبْزُقَنَّ
فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ پس آب دهان نیندازد در جهة قبله ولیکن
بیندازد از جانب چپ خود یا زیر پای خود ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ
عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا پس گرفت آنحضرت گوشه چادر خود را پس انداخت آب
دهان در آن گوشه ردا را خود و رد کرد بعضی آنرا بر بعضی پس فرمودند یا بکند اینچنین و وجه مطابقة این
حدیث باترجمه باعتبار بعض طرق اینحدیث است که در آن طریق باین اعتبار نست فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ
بَادِرَةٌ فَلْيَفْعَلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا یعنی اگر شتابی کرد بآن مصلی و غالب آمد بر وی حالت آینده پس
بکند اینچنین و در اینحدیث دلیل است برانکه لازم است امام را که نظر بکند در احوال مساجد و نگاه دارد آنها را
از اشیاء بلید و ناخوش و برانکه لازم دهان انداختن مفسد نماز نیست زیرا که آنحضرت منع نکرد اصل بصق
و بزق را لیکن نزد امام اعظم ابو حنیفه اگر سه حرف از تنخع ظاهر شود مبطل نماز است و اگر کم باشد مفسد
نیست بخلاف شافعیه و حنابله و غیر آن که ایشان از دو حرف و یک حرف هم فساد نماز میگویند

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

باب وعظ و نصیحت امام مردم را در تمام کردن نماز و منع و زجر کردن در ترک کردن اتمام آن و قول وی ذکر القبله عطف است
بر قول وی که عظة الامام است یعنی و در ذکر قبله و ذکر قبله عبارت از بیان جهة قبله است که امام مردم را عارف جهة
سازد و نگذارد کسی را که از قبله منحرف شده نماز خواند و تمامیت نماز آنست که جمیع ارکان و واجبات و
سنن و مستحبات را اطمینان بجای آرد و از جمیع محرمات و مکروهات نماز اجتناب نماید حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حدیث
کرد ما را عبد الله بن یوسف گفت خبر داد ما را مالک از ابی الزناد بکسر راء معجمه و تخفیف نون از اعرج از
ابی هریره اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا
که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند ایا می بینید شما توجه مرا جانب قبله و اعتقاد میکنید که مرا

Marfat.com

خبر و اطلاع جوانب دیگر نیست فوالله ما یخفی علی خشوعکم ولا رکوعکم انی لاراکم من
وراء ظهری پس قسم خدا است که پنهان نیست بر من خضوع شما و نه رکوع شما یعنی من مطلع ام بر کوائف
احوال شما که شما ارکان را چگونه ادا مینمائید که بدرستی من هر اینه می بینم شما را از پس پشت خود و روایت
مراواجهه و مقابله شرط نیست زیرا که حق تعالی عطا کرده است بصارت زیاده بر بصارت مردم دیگر و دو
چشم دیگر داده است در پشت که آن ذو چشم را جامه و اشیاء دیگر حجاب نمیشود حدثنا یحیی بن صالح
حدثنا فلیح بن سلیمان عن هلال بن علی عن انس مالک حدیث کرد ما را یحیی بن
صالح گفت حدیث کرد ما را فلیح بن سلیمان بضم فا و فتح لام و سکون یا تحتیه آخر آن حا مهمله از هلال بن علی
از انس بن مالک قال صلی لنا النبی صلی الله علیه وعلیه وسلم صلوة ثم رقی
المنبر فقال فی الصلوة وفی الرکوع انی لاراکم من ورائی کما اراکم گفت انس
خواندند برای ما رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز یرا یعنی امامت کردند ما را در نماز پس بر آمدند بر منبر پس بر
فرمودند در حق نماز و در رکوع بدرستی هر اینه من می بینم شما را از پس خود چنانچه می بینم شما را یعنی چنانچه می شما را
از پیش خود و لفظ رقی بفتح راء مهمله و کسر قاف و فتح یا مشناة تحتیه باب هل یقال مسجد
بنی فلان باب است در بیان انکه ایا جائز است که گفته شود مسجد بنی فلان یعنی اضافه کردن مسجد بسوی
بانی آن یا بسوی کسی که لازم گیرنده است نماز خواندن را در آن حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا
مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف گفت خبر داد ما را
مالک از نافع از عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم سابق بین الخیل
التی اضمرت من الحفیاء وامدها ثنیة الوداع که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
اسب دوانیدند با یکدیگر و واقع گردانیدند سابقه را در میان آن اسپانی که خنک کرده شده بودند حیوانات
که امر بمسابقه بصحابه فرمودند یا خود هم با یکی از صحابه کردند و ظاهر اول است و طریق خنک کردن اینست که اسپ را
در خانه می بندند و علف و دانه بسیار میدهند که فربه شود و وقتی که بسیار فربه میشود جلها می پوشانند
و عرق بسیار می کنانند پس بر قوت قدیم می آرند تا که کوشش سخت کرده و رفتارش تیز شود و ابتدا از مسابقه

میکردند وغایت آن مسابقه ثنیة الوداع می بود وحقیا موضعی است که مسافة ازان تا ثنیة الوداع پنج کروه یا شش کروه است وثنیة الوداع نام موضعی است که مردم شهر برای رخصت شخصی که میخواهد از مدینه طیبه بشهری دیگر رود تا آن موضع همراهش پیاده می آیند وثنیه در لغت راهست در کوه وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ومسابقت واقع میکردند آنحضرت درمیان اسپانی که خنک کرده نشدند از ثنیه تا مسجد بنی زریق واین مسافت کم است از مسافت اول وزریق بضم زای معجمه وفتح راء مهمله وسکون مثناة تحتیه وآخر آن قاف نام ابن عامر است ودرین حدیث جواز خنک کردن اسپانست واضافت مسجد جانب بانی وغیر آن اضافه ملک نیست بلکه اضافه تمیز است وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا وبدرستی عبد الله بن عمر بود درمیان کسانیکه مسابقه میکردند آنحضرت با اوشان بدوانیدن اسپان واین کلام یا مقوله عبد الله بن عمر است که از خود بغیبت تعبیر کرده است ویا از کلام نافع است که راوی از عبد الله است

بَابُ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

بایست در بیان جواز قسمت کردن مال در مسجد وآویختن خوشه خرما وانگور دران مسجد وقنو بکسر قاف وسکون نون خوشه خرما عنقود که خوشه انگور را میگویند قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ گفت ابو عبد الله یعنی بخاری قنو عذق است بکسر عین مهمله وسکون ذال معجمه وآن نیز خوشه خرما را میگویند ودو ازان قنوان است وجماعه نیز قنوانست مثل صنو وصنوان وفرق در تثنیه وجمع آنست که تثنیه بی تنوین است بکسر وجمع با تنوین برفع چنانچه در قرآن است قنوان دانیة وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ وگفت ابراهیم مراد میدارد از ابراهیم ابن طهمان را بفتح طاء مهمله وسکون ها از عبد العزیز ابن صهیب از انس قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ گفت انس که آورده شد رسول خدا را صلی الله علیه وآله وسلم مالی عظیم از بحرین چنانچه در حدیث دیگر آمده که یک لکه بود اتی بضم همزه مبنی برای مفعولست وبحرین بلفظ تثنیه شهریست درمیان بصره وعمان فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه واله وسلم پس فرمودند آنحضرت

Marfat.com

برآکنده سازید آن مال را در مسجد و بود آن مال بسیارترین مالهائی که آورده شد رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم فخرج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الی الصلوة ولم یلتفت
الیه پس برآمد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم متوجه بسوی نماز و التفات نفرمودند بسوی آن فلما
قضی الصلوة جاء فجلس الیه پس هرگاه که ادا کردند آنحضرت نماز را آمدند پس نشستند متوجه شده
بسوی آن مال فما کان یری احدا الا اعطاه پس نبودند که ببینند هیچ یکی را از مردم مگر که میدادند
آن مال را بانکس اذ جاءه العباس فقال یا رسول الله اعطنی فانی فادیت نفسی و
فادیت عقیلا ناگاه آمد آنحضرت را عباس که عم آنحضرت است پس گفت یا رسول الله بده
مرا پس بدرستی من فدیه داده ام از نفس خود و فدیه داده ام از جانب برادرزاده خود که عقیل است بفتح
عین مهمله و کسر قاف یعنی پسر ابو طالب برادر حضرت علی و شاید ذکر فدیه دادن از خود و از برادرزاده خود
از جهة بیان احتیاج خود باشد بمال یعنی طلب من مال را از جهة آنست که من محتاج شده ام بمال از خرج
شدن مال من در دو فدیه دادن برای خلاص نفس خود و برادرزاده خود از قیدیکه در جنگ بدر بر ایشان
واقع بود فقال له رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خذ فحثا فی ثوبه ثم ذهب
یقله فلم یستطع پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بگیر پس انداخت عباس در جامه خود بدست
خود برگرده کرده بسیار بسر خواست عباس که بردارد آن مال را که در جامه خود انداخته بود پس نتوانست برداشت
آن مال بسبب کرانی فقال یا رسول الله ءامر بعضهم یرفعه علی قال لا پس گفت عباس
یا رسول الله امر کن بعضی اصحاب خود را که بردارد آن را بر من یعنی برداشته بار کند بر من یا بردارد و بزند
آن بر من باشد گفتند آنحضرت نمی فرمایم کسی را که بردارد آن را بر تو قال فارفعه انت علی قال
لا گفت عباس پس بردار بر تو خود آن مال را و بار کن آنرا بر من گفتند آنحضرت نمیکنم این کار نیز
فنثر منه ثم احتمله فالقاه علی کاهله ثم انطلق پس انداخت یعنی از ان
مال بسیار برداشت آنمال را پس انداخت آنمال را بر دوش خود بسیار روان شد عباس فما زال رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم یتبعه ببصره حتی خفی علینا عجبا من حرصه پس همیشه

بودند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تابع عباس میکردانیدند چشم خود را تا کہ پنہان شد عباس بر ما و این دیدن آنحضرت
بسوی عباس از جہت تعجب کردن بود از حرص آن فما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثمہ
منہادہم پس برخواستند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحال انکہ آنجا یک درہمی بود یعنی تمام آن
ما را در یک مجلس قسمت کردہ برخواستند و در ہیچ حدیث دلیل ست برانکہ قسمت اموال مفوض برای امام ست
ہر قدر کہ در رای امام بباید بہر کہ خواہد بدہد و برانکہ این مال صدقہ نبود کہ صدقہ بر عباس حرام است و برانکہ امام را
ذخیرہ کردن مال جائز نیست وقتی کہ بداند حاجت مردم را سوی مال و بر بسیاری کرم آنحضرت و کمال زہد در دنیا
و برانکہ جائز است امام را امتناع آوردن از کار کردن بدست خود وقتی کہ بفرماید کسی کاری و برانکہ دیگری را
ہم نفرماید کاری وقتی کہ نباشد امام را حاجت بسوی آن کار و جز این نیست کہ امر نکردند آنحضرت کسی را کہ بار
میکرد بر پشت عباس آنمال را از جہت زجر و منع کردن از گرفتن مال زیادہ بر حاجت باب
من دعا لطعام فی المسجد ومن اجاب فیہ بابست در بیان کسی کہ خواندہ است برای طعام در مسجد
و کسی کہ اجابت کرد در مسجد و صلہ دعا الی و با میشود لیکن اینجا بیان اختصاص بود لہذا لام آورد حدثنا
عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ
سمع انس بن مالک حدیث کرد ما را عبد اللہ بن یوسف گفت خبر داد ما را مالک از اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ کہ بدرستی آن اسحاق شنید انس بن مالک را یقول وجدت النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فی المسجد معہ ناس کہ میگفت یافتم من رسول خدا را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مسجد
حال آنکہ با آنحضرت مردم بودند فقمت فقال لی ارسلک ابو طلحۃ فقلت نعم فقال
لطعام قلت نعم پس استادم من پس فرمودند آنحضرت مرا یا فرستادہ است ترا ابو طلحہ پس گفتی آری
پس فرمودند آنحضرت برای طعامی فرستادہ است گفتم من آری فقال لمن حولہ قوموا فانطلق
بین ایدیہم فرمودند آنحضرت مر کسی را کہ گرد آنحضرت بودند برخیزید پس روان شدند آنحضرت پیش ایشان
و در ہیچ حدیث دلیل است بر جواز استادہ شدن کسی پیش امام از جہت آنکہ استادہ شد انس پیش آنحضرت و منع
نفرمودند آنحضرت او را و جواز خواندن برای طعام اگرچہ ولیمہ نباشد و جواز خواندن برای طعام اگر در مسجد

Marfat.com

حدیث کرد مارا ابراہیم بن سعد از شہاب از محمود ابن الربیع بفتح راء مہملہ از عتبان بن ملک بکسر عین مہملہ و
ضم آن انّ النّبیّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اتاہُ فی منزلہِ فقال این تحبّ ان اصلّی
لک من بیتک کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد نزد عتبان بن مالک در خانہ وی پس
فرمود ند کجا دوست میداری تو کہ نماز خوانم برای تو از خانہ تو و اضافہ نماز بسوی عتبان باعتبار خانہ وی
واگرنہ نماز برای خداست ی ک فاشرت لہ الی مکانٍ فکبّر النّبیّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وصففنا خلفہ فصلّی رکعتین کفت عتبان پس اشارت کردم من آنحضرت را بسوی مکانی پس
تکبیر کفت ند آنحضرت وصف کردیم ما در پس آنحضرت پس آنحضرت خواندند دو رکعت و در حدیث استحباب تعیین
مصلی است در بیت وقتی کہ عاجز شود از حضور مساجد و جواز جماعت در خانہا و در نوافل و آمدن رئیس در خانہ
مرؤس یعنی رعیت خود و استحباب صف بستن پس امام باب المساجد فی البیوت باب
در بیان مساجد کردن در خانہا وصلّی البراء بن عازبٍ فی مسجدہ فی دارہ جماعۃً و نماز خواند
براء بن عازب بفتح باموحدہ و تخفیف راء مہملہ و مد آن در مسجد خود کہ در خانہ او بود بجماعت حدّثنا سعید
بن عفیرٍ حدّثنی اللّیث حدّثنی عقیلٌ عن ابن شہابٍ قال اخبرنی محمود
بن الرّبیع الانصاریّ حدیث کرد مارا سعید بن عفیر بضم عین مہملہ و فتح فاو سکون مثناۃ
تحتانیہ و راء مہملہ کفت حدیث کرد مرا اللیث کفت حدیث کرد مرا عقیل مخفف مصغر از ابن شہاب
کفت خبر داد مرا محمود بن الربیع انصاری بفتح راء مہملہ انّ عتبان بن مالکٍ وھو من اصحاب
رسول اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ممّن شہد بدرًا من الانصار کہ بدرستی
عتبان بن مالک و حال آنکہ او از اصحاب رسول خدا است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود از ان
کسانیکہ حاضر شدند جنگ بدر را از انصار فایدہ ذکر این وصف وی تقویت روایت و تعظیم وی و افتخار
و تلمذ دبوی است والا نہ مشہور بودہ است باین وصف یا تعریف برای کسی کہ جاہل است بآن انّہ اتی
رسول اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا رسول اللہِ انکرت بصری
وانا اصلّی لقومی فاذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی وبینھم لم استطع ان

Marfat.com

باشد وجواز خواندن امام را اگرچه طعام فلیل باشد وجواز بردن مرد بزرگ همراه خود مردم را دفتی که خوانده شود برای
طعام وبداند که صاحب طعام مکروه نمیدارد وهمراه بردن کسی را **بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ**
فِي الْمَسْجِدِ بالبست در بیان جواز قضا ولعان در مسجد وعطف لعان بر قضا عطف خاص بر عام است وناسیده
شده است بلعان برای اینکه لعان وقتی میشود که زوج زوجه خود را نسبت میکند بزنا وبران گواهان نیاید حکم
آن چنانست که زوج چهار بار میگوید که قسم خدا است من صادقم درین قول ودر مرتبه پنجم میگوید لعنت الله علیه ان
کان من الکاذبین پس از قبیل تسمیه شی باسم جزء شد **حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا**
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ حدیث کرد مارا یحیی گفت حدیث کرد مارا عبد الرزاق
گفت خبر داد مارا ابن جریج گفت خبر داد مرا ابن شهاب از سهل بن سعد **أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ که بدرستی یک مردی گفت یا رسول الله خبر ده مرا از حال
مردی که یافته است با زن خود یکمرد بیگانه آیا بکشد آنرا او همزه ارایت برای استفهام است ومعنی آن اخبرنی است
کذا فی الکرمانی پس حق تعالی در آنشخص آیت لعان نازل ساخت **فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ** پس
لعان کردند با یکدیگر مرد وزن در مسجد وحال آنکه من حاضر بودم پس اگر کوئی که اینجا مرد مطلق مذکور است وآن محارم را
نیز شامل است ویکی بودن پسر با مادر خود حرام نیست ونیز در اینجا اشعار نیست بر زنا که از معیت زنا لازم نیست گوئیم
سیاق تقاضا میکند تقیید معیت را بتمامه ومعیت تامه مباشرتست وزنا وکیفیت لعان در فقه مذکور است
بتفصیل وعلما میفرمایند که درین صورت که آن شخص خود مشاهده نمود این فعل را از زن خود اگر قتل سازد عند الله ما خوذ
نیست اما اگر اولیای زن دعوا قصاص نمایند واثبات نشود قصاص کرده میشود آن شخص را **بَابُ**
إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ بابست در بیان انکه وقتی
که شخصی داخل شود در خانه کسی بجهت نماز یا هر جا که بخواهد بخواند یا هر جا که مامور شود یا نخواند ونجوید خود در ان
خانه جای را برای نماز ولفظ تجسس بجیم وحا مهمله هر دو روایت است ومعنی هر دو تفحص است **حَدَّثَنَا**
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ
الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ حدیث کرد مارا عبد الله بن مسلمه بفتح میم ولام وسکون سین مهمله

Marfat.com

عتبان آمد پیش رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس گفت یا رسول الله انکار کرده ام بصارت خود را
واین کنایت از ضعف بصر است یا از عمی است وحال اینست که من نماز میخوانم برای قوم خود یعنی
امامت میکنم اوشانرا پس وقتی که میشود باران جاری میشود وادی که درمیان من وآن قوم منست لَمْ
اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ بِهِمْ نمیتوانم که بیایم مسجد اوشان را پس نماز خوانم با
اوشان یعنی امامت کنم اوشانرا فاصلی عطف است بر آتی وَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ
تَاْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَّخِذُهُ مُصَلًّى دوست میدارم یا رسول الله اینکه بدرستی شما بیائید
پیش من پس نماز خوانید در خانه من پس بگیرم من آن موضع را جای نماز خود فاتخذ برفع است وجایز است
که بنصب باشد بنابر واقع شدن آن بعد فا که بعد تمنی است که مستفاد است از وددت قَالَ
فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى گفت
عتبان پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم مر او را یعنی عتبانرا از خود بغایت تعبیر کرده که خواهم
کرد اگر خواسته است خدا تعالی واین تعلیق بمشیت الله برای قول حق تعالی وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ
ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ شَاءَ اللّٰهُ ونیست برای مجرد تبرک که محل آن چیزیست که فعطی الوقوع آن بوحی
آنحضرت را قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم وَاَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ
اِرْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم فَاَذِنْتُ
لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ گفت عتبان پس نگاه کردند دران که تشریف آرند بودند بر من
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس اذن خواستند آنحضرت وقتی که داخل شدند در خانه ودر
بعضی حتی دخل است وحتی را نووی غلط گفته است لیکن غلط نیست چرا که معنی آن میتواند که این
باشد ننشستند هیچ جا تا که داخل شدند در خانه برای روا کردن حاجتی که طلب کرده بودم از آنحضرت
وآن نماز آنحضرت بود در خانه من ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ
لَهُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ پس فرمودند آنحضرت در کدام موضع دوست میداری که نماز بخوانم
من از خانه تو گفت عتبان اشارت کردم من آنحضرت را بسوی گوشه از خانه فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی الله علیه واله وسلم فکبّر فقمنا فصففنا فصلّی رکعتین ثم
سلّم پس استاد مر رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم یعنی متوجه شده جانب قبله پس تکبیر گفتند
آنحضرت پس استادیم ما پس صف ساختیم ما پس خواند آنحضرت دو رکعت پس سلام داد پس گفت
وحبسناه علی خزیرة صنعناها له قال فثاب فی البیت رجال من اهل
الدار ذوو اعدد فاجتمعوا فقال قائل منهم این مالک بن الدخیشن
او ابن الدخشن گفت عنبان و مانع آمدیم آنحضرت را بعد از نماز از رجوع و نگاه داشتیم ناخورده
بشوند بر طعامی که نام آن خزیره است که ساخته بودیم ما آن خزیره است که ساخته بودیم ما آن خزیره را
برای آنحضرت بفتح خا معجمه و کسر زای معجمه و سکون یا تحتانیه مثناة و فتح راء مهمله و آن طعامیست که
می سازند از گوشت ریزه ریزه کرده شده در آب بسیار پخته و قتی که کداخته شود بر و آرد می اندازند
گفت عنبان پس آمدند دران خانه مردم از اهل دار و گفته اند مراد از دار محله است صاحبان عدد کثیر
پس مجتمع شدند و لفظ ثاب بفتح ثا مثلثه و بباء موحده بمعنی جاء است پس گفت گوینده از انها
کجاست مالک بن الدخیشن یا ابن الدخشن این شک راویست و دخشن بضم دال و سکون
خا معجمه و ضم شین معجمه و آخر آن نون بکبر و مصغر آن که دخیشن است و بمیم در آخر بکبر و مصغر که دخشم و دخیشم
باشد و بکسر دال و شین هم روا باشد است فقال بعضهم ذلک منافق لا یحب الله ورسوله
فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا تقل ذلک الا تراه قد قال لا
اله الا الله یرید بذلک وجه الله پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم
پس بدرستی الله تعالی تحقیق حرام گردانیده است بر آتش کسی را که گفته است کلمه طیبه در ان حال
که طلب میکند بآن کلمه گفتن ذات خدا تعالی را نه برای غرض دیگر و گفته اند مراد بحرمت
دخول نیست بلکه حرمت خلود است چه بسبب عصیان نیز دخول جهنم بعضی عصاة را خواهد شد و اگر
حرمت دخول مراد باشد مفید باید کرد این قول با متثال جمیع اوامر و اجتناب از جمیع نواهی ای من قال
هذا القول متبغیا بها وجه الله و ممتثلا بجمیع اوامره و مجتنبا عن جمیع نواهیه حرم الله دخوله علی النار کذا فی الکرمانی

Marfat.com

والقسطلانی با آنکه این قول را ابتدار اسلام بود که در انوقت فرائض هنوز بسیار نبودند قال ابن شهاب
ثم سألت الحصین ابن محمد الانصاری وهو احد بنی سالم وهو من سراتهم
عن حدیث محمود بن الربیع فصدقه بذلک گفت ابن شهاب پس پرسیدم من حصین
بن محمد الانصاری را از حدیث محمود بن الربیع وحال آنکه ان حصین یکی از سرداران بنی سالم است پس
راست گو شناخت او را بان حدیث وسراة بفتح سین مهمله جمع سری و آن بمعنی سید است واین جمع
نادر است که جمع کرده نمیشود فعیل بر فعلة ودرین قول ابن شهاب تقویة اسناد است ودرین
حدیث جواز تخلف جماعت است بعذر وترک کردن بمصلی صالحان ومساجد فاضلان واجابت
کردن صلحا کسی را که طلب کرده است برای ترک کردن بایشان اگر مامون باشند از عجب و
دلیل است برانکه اگر عهد کرده باشد با کسی باید که وفا عهد کند ودر جواز نماز نافله بجماعت در روز و
اعزاز و اکرام علما وقتی که خوانده شوند برای کاری بطعام ومانند آن ودرین حدیث تنبیه است
بر اهل فسق ونفاق نزد سلطان ونیز درین است که سلطان را باید که طلب کند اثبات را در امری که ذکر
کرده شده است نزد وی از فسق ونفاق کسی وباید که حمل کند آنرا بر وجه حسن واینکه باک نیست
بملازمت نماز در یک موضع معین از خانه وجز این نیست که نهی کرده شده است از تعیین مقام برای
خود از مسجد برای خوف ریا واینداست واینکه دفع باید کرد کسی را که ذکر کند بدی کسی را وحال انکه آن
شخص بری باشد ازان واینکه کسی که بر توحید میرد مخلد در جهنم نخواهد ماند واینکه امامت اعمی جایز است
واضافت مسجد قوم نیز جائز است باب التیمن فی دخول المسجد وغیره
بایست در بیان شروع کردن از جانب راست در دخول مسجد وسوار آن چنانچه طهارت ساختن
وحلق کردن وجامه پوشیدن وکفش وموزه در پا انداختن یعنی در کارهای شریف شروع از جانب راست
باید کرد وکان ابن عمر یبدأ برجله الیمنی فاذا خرج بدأ برجله الیسری وبعد است
ابن عمر که شروع میکرد یعنی دخول مسجد را بپای راست خود پس وقتی که می درآمد پس وقتی که برآید شروع میکرد
بپای چپ خود حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبة عن الاشعث بن سلیم

Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد مارا سلیمان بن حرب گفت حدیث کرد مارا شعبه از
اشعث بن سلیم بسین معجمه و بعین مهمله و بثاء مثلثه و سلیم مصغر مخفف از پدر خود از مسروق از عائشه صدیقه
رضی الله تعالی عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ
شَأْنِهِ كُلِّهِ فِيْ طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ گفت عائشه بودند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم که دوست میداشتند شروع از جانب راست در کار خود همه آن در طهارت ساختن و شانه کردن
و کفش پوشیدن پس از ذکر این امور شریفه معلوم شد که از کل شان مطلق مراد نیست بلکه مراد امور شریفه است

بَابُ هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ بابست در بیان
جواز کندیدن قبرهای مشرکان جاهلیت و گرفتن جای آن قبور مسجدها و استفهام برای تقریر است کقوله تعالی
هَلْ اَتٰى ای قَدْ اَتٰى یعنی آیا کندیده میشوند قبرهای مشرکان جاهلیت و گرفته میشود جای آن قبور مسجدها
و نبش قبرهای مشرکان برای آن جایز است که حرمت نیست آنها را لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی الله علیه
واله وسلم لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ برای قول رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم لعنت کند الله تعالی یهود را برای آنکه گرفتند قبرهای انبیاء خود را مسجدها
برابر است که کندیده باشند آن قبور را که درینصورت اهانت بانبیا میشود و یا کندیده نباشند که درین
صورت غلو در تعظیم انبیا می آید بعبادة قبور ایشان و سجده آن قبور را و هر دو مذموم است و لاحق اند
با انبیا تابعان ایشان پس حرام نشد کندیدن قبور مشرکان که عهد ذمه نیست اوشان را و گرفتن مساجد مکان
آن قبور مشرکین بجهة انتفاء هر دو علت مذکوره برای آنکه نیست حرج در اهانت آن قبور بکندیدن و
نیست تعظیم آن قبور بگرفتن مساجد بجای آن قبور بلکه از قبیل تبدیل سیئه است بحسنه پس نیست تعارض
در میان فعل آنحضرت که نبش قبور مشرکان و گرفتن مساجد مکان آنست و در میان لعن آنحضرت کسی را
که گرفته است قبور انبیا را مساجد و درین حدیث اقتصار لعن است بر یهود برای آنکه نصاری اعتقاد نمیکردند
حضرت عیسی را نبی بلکه ابن الله میگفتند و نیز برای حضرت عیسی قبر نیست پس اگر بگوی که چیست و
چه تعلیل باین قول حضرت گوئیم برای آنکه خاص کرده اند حضرت لعنت را بگرفتن قبور انبیا و تابعان

اوشان مساجد پس در گرفتن قبور غیر انبیا مساجد که آنها مشرکانند نیست حرج وما یکرہ من الصلوٰۃ
فی القبور ورای عمر بن انس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر ولم
یامرہ بالاعادۃ وبالبست در بیان مکروہ بودن نماز در میان قبرہا ودلیل کراہیت انحدیث است
ودید عمر انس بن مالک را کہ نماز میخواند نزد یک قبری پس گفت حضرت عمر بر بنیر کن قبر را بنیر کن قبر را وامر
کرد انس را باعادہ نماز پس معلوم شد کہ نماز ادا شد لیکن بکراہت حدثنا محمد بن المثنی حدثنا
یحیی عن ہشام اخبرنی ابی عن عائشۃ حدیث کرد مارا محمد بن المثنی گفت حدیث کرد مارا
یحیی از ہشام گفت خبر داد مرا پدر من از عائشہ صدیقہ ان ام حبیبۃ وام سلمۃ ذکرتا ذکرتا
کنیسۃ رأتاہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرتا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کہ بدرستی ام حبیبہ بفتح حاء مہملہ یکی از امہات المومنین است کہ نام وی رملہ است دختر ابو سفیان
وام سلمہ بفتح لام نیز از امہات المومنین است کہ نام وی ہند است دختر ابی امیہ یاد کردند کنیسہ را بالفتح کاف
معبد نصاریست کہ دیدہ بودند در حبشہ دران کنیسہ تصاویر بودہ اند پس مذکور ساختند آن ہر دو آن
کنیسہ را پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال ان ہؤلاء اذا کان فیہم الرجل الصالح
فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور وا ولئک شرار الخلق
عند اللہ یوم القیامۃ پس فرمودند آنحضرت بدرستی آن نصاری وقتی کہ می بود در انہا مرد صالح
پس میمرد آن مرد بنا می کردند بر قبر وی مسجد را وتصویر میکردند آن صورتہا وآنہا بدترین خلق اند نزد خدای
تعالی روز قیامت لفظ اولئک وتیک در ہیچ حدیث بکسر کاف است برای رعایت تانیث فی طیبہ
وجہ تعلق انحدیث بترجمہ آنست کہ اتخاذ قبور غیر انبیا از صالحین نیز در حکم قبور انبیاست حدثنا
مسدد حدثنا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس حدیث کرد مارا مسدد بمہملات
گفت حدیث کرد مارا عبد الوارث از ابی التیاح بفتح تا رمشناۃ از فوق وتشدید نحتانیہ وحاء مہملہ در
آخر از انس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم المدینۃ فنزل فی اعلی المدینۃ
فی حی یقال لہم بنو عمرو بن عوف فاقام النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

فيهم اربع عشرة كيلة گفت انس نشريف آورد رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم در مدينه
پس نزول فرمود نداكحضرت در طرف بالائين مدينه در قبيله كه گفته ميشود او شان را بنو عمرو بن عوف
پس اقامت ورزيد رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم در اوشان چهارده شب و در بعضى نسخ اربعا
وعشرين است يعنى بيست و چهار شب وطريق عربيست كه ذكر شب ميكنند واراده شب و روز مينمايند
ثم ارسل الى بني النجار فجاؤا متقلدي السيوف كاني انظر الى النبي صلى الله
عليه واله وسلم على راحلته وابو بكر ردفه وملا بني النجار حوله حتى القى
بفناء ابي ايوب پس فرستاد نداكحضرت كسى را جانب بنى النجار كه اخوال اكحضرت بودند براى طلبيدن
اوشان پس آمدند بنى النجار در ان حال كه حمايل ساخته بودند شمشيرهاى خود را ميكويد انس وخبر ميدهد از حضور
آن قصه كويا كه مى بينم من الحال بسوى رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم در ان حال سوار ند بر شتر خود و در پس
اكحضرت ابو بكر صديق است و سرداران بنى النجار كرد اكحضرت اند تا كه انداخت ند اكحضرت اسباب خود را در
بفناء صحن خانه ابى ايوب انصارى وكان يحب ان يصلي حيث ادركته الصلوة ويصلي
في مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل الى ملا بني النجار فقال يا بني النجار
ثامنوني بحائطكم هذا وبود نداكحضرت ببناء مسجد پس بر نسخه كه امر بصيغه معلوم است فارسيان
وتضبيل امر بنا است وبر نسخه ديگر بيان شروع در امتثال بامر است قالوا لا والله لا نطلب ثمنه
الا الى الله عز وجل قال انس فكان فيه ما اقول لكم قبور المشركين
وفيه خرب وفيه نخل گفتند بنى النجار در جواب پيغام اكحضرت كه نميفروشيم قسم خدا است

طلب نمیکنیم ثمن آنرا و صرف میسازیم آنرا جانب خدای عزوجل گفت انس پس بوده است دران باغ چیزی که میگویم من
شما را که بود دران باغ قبرهای مشرکان و بود دران باغ عمارتهای خراب و بود در آن باغ درختان خرما و لفظ
قبور برفع بدل بیان است برای قول وی ما اقول لکم و خرب بفتح خاء معجمه و کسر راء مهمله جمع خربة است مثل کلم و کلمة
و کسر خاء و فتح را نیز روایت است مثل عنبة و عنب فَأَمَرَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و آله و سلم بِقُبُورِ
الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ پس امر کردند رسول خدا صلی الله
علیه و آله و سلم بنبش قبور مشرکین پس کندیده شدند پس امر کردند بتسویه بناهای خراب پس برابر و هموار
گردانیده شدند و امر کردند ببریدن درختان خرما پس بریده شدند فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَ
جَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ پس صاف ساختند آنحضرت با اصحاب خود جای درختان خرما را جهة قبله
مسجد یا آنکه ساختند درختان خرما را طرف قبله مسجد و ساختند دو بازوی دروازه را سنگ و عضاده بکسر عین
مهمله دو چوب دو طرف دروازه باشد و صفوا احتمال است که بمعنی صاف کردن باشد و یا بمعنی برگزیدن بود
یعنی برگزید موضع نخل را قبله مسجد وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ مَعَهُمْ
صلی الله علیه و آله و سلم وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرَ الْآخِرَةِ فَاغْفِرِ
الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ و شروع کردند که می آوردند سنگ عمارت را و حال آنکه اصحاب شعر خوانی
میکردند دران حال که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم همراه اصحاب بودند در آوردن سنگها و آنحضرت
بنفس نفیس خود این را میگفتند اللهم لا خیر الی آخره و معنی این دعا اینست که پروردگار نیست هیچ خیر مگر خیر آخرة
پس مغفرت بکن انصار و مهاجران را و مشکل دانسته اند این قول آنحضرت را با وجود قول حق تعالی و ما علمناه
الشعر و جواب داده شده است باینکه آنحضرت خواندند بتاء منخر که پس برآمد از وزن شعر باب
الصَّلَوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ بابست در بیان حکم نماز خواندن جای نشستن بزان و مرابض جمع مربض
بکسر باء موحده بمعنی ماوی است حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ
عَنْ أَنَسٍ حدیث کرد ما را سلیمان بن حرب حدیث کرد ما را شعبه از ابی التیاح بفتح تاء مثناة فوقیه و تشدید
یاء تحتانیه و حاء مهمله در آخر آن از انس قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و آله و سلم يُصَلِّي فِي

Marfat.com

مِرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُبْنَى
الْمَسْجِدِ گفت النس بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز در جای نشستن غنم بستر شنیدم
من النس را بعد ازان که میگفت بود در رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که میخواندند نماز در جای نشستن غنم پیش
از انکه بنا کنند مسجد را و لفظ ثم سمعته مقول ابی التیاح است و لفظ بعد مبنی بر ضم است و غرض از بیان این قول آنست
که قول اول از انس مطلق است و قول ثانی مقید بقبل البنا است و مطلق حمل کرده میشود بر مقید مقدم باشد یا موخر
و امام شافعی میگوید که نماز خواندن در مرابض غنم جایز است وقتی که خالی باشند از بول و پشک آن و امام اعظم ابو
حنیفه مطلق جایز میدارد نه برای اطلاق همین حدیث برای آنکه مرابض هرگز خالی نمی باشند از ابوال و پشک

بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ بابست در حکم نماز در جای نشستن شتران سلمنا تنا

صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ حدیث کرد
ما را صدقة بن الفضل گفت حدیث کرد ما را سلیمان بن حیان بفتح حا مهمله و تشدید یا مثناة تحتیه در آخر نون
حدیث کرد ما را عبید الله بتصغیر که ابن عبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب است از نافع که مولی ابن عمر است

قَالَ اَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلَى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم يَفْعَلُهٗ
گفت نافع دیدم من عبد الله بن عمر را که نماز میخواند بسوی شتر خود یعنی در جهة قبله شتر را داشته و کرد انیده بود
از اسره و گفت عبد الله بن عمر که دیدم من رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم که کرد این کار را اگر کوئی گفت
مطابقة در میان حدیث و ترجمه که لازم نیست از نماز خواندن بسوی شتر و کرد انیدن آن را سترة عدم کراهت
نماز در جای نشستن شتران میکوییم من که مراد وی اشارتست بسوی چیزی که ذکر کرده شده است از علت
نهی نماز خواندن در مواضع ابل و آن علت بودن آنهاست از شیاطین کویا که گفته است اگر می بود آن علت مانع از
نماز نزد شتران هر اینه ممنوع میشد نماز خواندن در حال سترة کردن شتر و حال سوار بودن بر شتر چنانچه روایت

بَابُ مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَاَرَادَ

کرده اند این را از انحضرت بابست در حکم کسی که نماز میخواند و پیش او تنور است یا آتش است یا چیزیست از ان چیزها
که عبادة کرده میشود یعنی مشرکان آن را معبود خود ساخته اند پس اراده کرده است این شخص نماز خواننده جانب

Marfat.com

آن اشیا بآن نماز عبادة ذات خدا را نه عبادت آن اشیا را و لفظ قدامه منصوبست لفظا بنا بر ظرفیة و مرفوع است
محلا بنا بر خبریة و تنور بتشدید نون مبتدا است و این جمله حال است از فاعل صلی و گفته اند که تنور از ان الفاظ است
که متفق اند جمیع لغات در ان و آن حفریست که در آن آتش می افروزند برای پختن نان و غیر آن و قال الزهری
اخبرنی انس قال النبی صلی الله علیه و اله وسلم عرضت علی النار و انا اصلی و گفته است
زهری که خبر داد مرا انس که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم عرض کرده شد بر من آتش یعنی آتش دوزخ
و حال آنکه من نماز میخواندم و عرض کردن شی نمودن و پیش آوردن آن شی است پس لازم آمد که در حال نماز آنحضرت
آتش پیش بود حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن
یسار عن عبد الله ابن عباس حدیث کرد ما را عبد الله بن مسلمه بفتح المیم و اللام از مالک از
زید بن اسلم مولی عمر بن الخطاب از عطاء بن یسار بمثناة تحتیه و بسین مهمله مخففه از عبد الله بن عباس
رضی الله عنهما قال انخسفت الشمس فصلی رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم ثم
قال اریت النار فلم ار منظرا کالیوم قط افظع که گفت عبد الله بن عباس گرفته
شد آفتاب یعنی متغیر شد رنگ آن و دور شد نور آن و کسوف اکثر در گرفته شدن آفتاب استعمال
میشود و خسوف در گرفتن ماهتاب استعمال می یابد و عکس این هم مستعمل است لیکن وقتی که اشتباه واقع
نشود پس خواندند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نماز کسوف پستر فرمودند نموده شد مرا آتش دوزخ
نمودنی در نماز و اریت بضم همزه بصیغه ماضی مجهول است پس ندیده ام هیچ دیدنی مانند دیدن امروز هرگز هولناک تر از و
و احتمال دارد که از منظر زمان رویت مراد شود و لفظ منظر بظاء معجمه است و لفظ قط بضم طاء مهمله است و لفظ افظع بفاء و
ظاء معجمه و نصب عین مهمله بنا بر صفتیة منظرا است و صله افعل التفضیل محذوفست منه یا بمعنی اصل فعل است که
فظیع باشد و فظیع بمعنی شدید تجاوز کننده از مقدار است اگر گوئی حجة نیست در حدیث بر مفهوم عنوان باب
که آنحضرت نگردانیدند آتش را باختیار در نماز پیش خود و جز این نیست که بوده است برای معنی که خواسته است
الله تعالی آنرا از جهة تنبیه کردن مر بندگان خود را جواب داده شده است باینکه اختیار و عدم آن برابر است
نسبت بحضرت رسالت که آنحضرت مقرر داشته نمیشوند بر باطل پس معلوم شد که آن جایز است و درین جواب

Marfat.com

نظر کرده است حافظ بن حجر عسقلانی با اینکه مسلم نمیدارم مالستویه را که کراهت در حالت اختیار اشد میشود بخلاف
عدم اختیار که دران حال کراهت نیست برای عدم علت موجبه کراهت را که تشبیه بعبده آتش است
گفته است ابن بطال نماز جایز است بسوی هر شی وقتی که مقصود از نماز وجه الله باشد آن شی متوجه الیه پس ضرر
نمیکند استقبال قبور وغیر آن چنانچه ضرر نکرد در نماز حضرت استقبال آتش و در بنجدیث استحباب نماز
کسوف است و نیز درین دلیل است بر وجود آتش و روح الحال و همچنان بر وجود بهشت برای عدم قائل

بفصل باب کراهیة الصلوة فی المقابر یا بست در بیان مکروه بودن نماز در مقبرها

حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید الله اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی
صلی الله علیه وآله وسلم حدیث کرد ما را مسدد بمهلات گفت حدیث کرد ما را یحیی از عبید الله
گفت خبر داد مرا نافع از ابن عمر از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم قال اجعلوا فی بیوتکم من
صلوتکم ولا تتخذوها قبورا که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بگردانید در خانهای خود
پاره از نماز خود و مگیرید آن خانها را قبرها یعنی مثل قبور در عدم محلیت نماز و مؤلف حمل کرده است این حدیث را
بر منع نماز در مقابر و درین شبهه است بلکه محل این حدیث اینست که نکردانید خانهای خود را مثل قبرها که چنانچه
اهل قبور نماز نمیخوانند دران قبرها پس میباید که شما در خانهای خود نماز خوانید که لایق بحال احیا اینست که عبادة
کنند در خانهای خود که ایشان در حالت تکلیف اند بخلاف اموات که تکلیف ساقط است از وشان واگر
تاویل مولف مراد میشد لفظ مقابر مذکور میشد نه لفظ قبور باب الصلوة فی مواضع الخسف
والعذاب ویذکر ان علیا کره الصلوة بخسف بابل بابست در بیان نماز خواندن در جاهای
که خسف شده است یعنی فرو نشسته است آن زمین و جاهای که اثار عذاب ظاهر است و ذکر کرده شده است که بدرستی
حضرت علی رضی الله عنه مکروه داشته اند نماز را در موضع خسف بابل یعنی در مکانی که فرو نشسته است در شهر بابل
و بابل نام جای است در عراق قریب از کوفه و نسبت کرده میشود بسوی آن موضع سحر و بفارسی گفته که شهر است
که بابل شهریست از سواد کوفه کذا فی القسطلانی و بعضی گفته اند که مراد بخسف آن خسف است که مذکور شد
در قول حق تعالی قد مکر الذین من قبلهم فاتی الله بنیانهم من القواعد فخر علیهم

Marfat.com

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَتَتْهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ وقصه آن اینست که بدرستی نمرود
بن کنعان بنا کرده بود قصری را که بلندی آن قصر پنج هزار رش بود تا واقف گردد بر احوال آسمان و اهل آن پس وزید
باد پس افتاد آن قصر بر نمرود و قوم وی پس هلاک گشتند کذا فی الفسطلانی حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حدیث کرد مارا اسمعیل بن
عبد الله گفت حدیث کرد مارا مالک از عبد الله بن دینار مولی ابن عمر از عبد الله بن عمر اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی
الله علیه واله وسلم قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ
لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ که بدرستی رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم فرمودند مرا ایشان را بر آن قوم عذاب کرده شدگان مگر که باشید گریه کنندگان از خوف
انکه برسد شمارا مثل آن پس اگر نباشید شما گریه کنندگان پس داخل نشوید بر اوشان تا نرسد شمارا خبری
که رسیده است اوشانرا از عذاب و قوله لا یصیبکم رفع بر استیناف است پس اگر کوئی چگونه میرسد عذاب
ظالمان غیر ظالمان را وحال انکه فرموده است الله تعالی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى گوئیم مسلم نمیداریم ما
امتناع اصابت عذاب بغیر ظالم که حق تعالی فرموده است وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْكُمْ خَاصَّةً معنی آیه اینست که بپرهیزید از فتنه که نرسد آنرا نیز آنکه ظلم کرده اند خاص بلکه آن فتنه عام
وشامل میگردد غیر ظالم را نیز میرسد لیکن غیر ظالم در آخرة عوض این اجر خواهد یافت وآیه اول محمول است بر عذاب
آخرت یعنی در آخرت شخصی را بجرای شخصی دیگر عذاب نمیکنند وجواب دوم اینست که مسلم نمیداریم غیر ظالم
بودن هر که داخل شود در موضعی که آثار عذاب آنجا ظاهر باشد وشارع آنجا را حکم کرده باشد که گریه کنان
داخل شوید واو گریه نکند وخائف ومتضرع نشود او نیز ظالم شد پس اگر کوئی چگونه دلالت است این حدیث
بر ترجمه گوئیم از جهة انکه داخل شدن آنجا مستلزم بکا شد وبکا در تمام نماز مکروه است ومانند آنجا بی بکا
درست نیست پس معلوم شد که نماز در آنجا مکروه است بلکه وقتی که از گریه ظاهر شوند دو حرف یا زیاده باطل
میکرد د نماز بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْبِيعَةِ باب است در بیان نماز کردن در بیعه وآن بکسر باء
موحده معبد نصاری است وَقَالَ عُمَرُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا

الصُّوَرُ وگفته است حضرت عمر بدرستی ما داخل نمیشویم عبادتخانهای شما را از برای صورتها یعنی عبادتخانه
که دران صورتها است ولفظ تماثیل جمع تمثال است وتمثال بتا رمثناه از فوق وبثا رمثلثه که درمیان تمثال
وصورة عموم وخصوص مطلق که تمثال آنکه مثال کسی باشد چنانچه صورتها بغیر ان ساخته بوده وصورت
عام است اگرچه تمثال کسی نباشد یک صورت تصویر کرده باشند یا از سنگ ساخته باشند پس صورت
اعم است از تمثال ولفظ التی فیها الصورت صفة کنایس است وکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ
إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ وبود عبد الله بن عباس که نماز میخواند در معبد نصاری مگر ان معبدی که
دران صورتهای بودند وکنیسه بفتح کاف وبیعه هردو معبد نصاری است حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ صدیث کرد ما را محمد بن
سلام گفت خبر داد ما را عبده بفتح عین مهمله وسکون با موحده از هشام بن عروه از پدر خود از عایشه
صدیقه رضی الله عنها أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی الله علیه واله وسلم كَنِيسَةً
رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ
که بدرستی ام سلمه رضی الله عنها ذکر کرد برای رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم عبادتخانه نصاری که دیده
بود آنرا در زمین حبشه گفته می شد آنرا ماریه پس ذکر کرد ام سلمه چیزی که دیده بود دران عبادتخانه از صورتها ولفظ ماریه
بر ا مهمله وتخفیف ثناة تحتیه مرفوع است فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه واله وسلم أُولَئِكَ قَوْمٌ
إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ پس فرمود رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
اوشان قومی اند وقتی که می میرد در انها بنده صالح یا مردی صالح شک راویست وصالح عام است
شامل است نبی وغیر آنرا از اولیا ولفظ اولئک بکسر کاف وفتح آن هر دو روایت است بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ
مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بنا
میکنند بر قبر وی مسجد را ونقش میکنند دران مسجد آن صورتها را وشان بدترین مخلوقاتند نزد خدای
عزوجل ووجه جمع میان چیزی که گذشت که نماز خواندن بسوی هر چیز بقصد عبادة خدا تعالی خالصا
جائز است ومیان انچه ازین حدیث مفهوم شد از نهی نماز جانب صورتها انست که حکم صور مخالف است

مر حکم اشیاء دیگر را که این صور فی دانها محرم اند بخلاف اشیاء دیگر که عبادت آنها محرم است نه ذات آنها

باب حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری اخبرنی

عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان عائشة وعبد الله بن عباس قالا

حدیث کرد ما را ابو الیمان گفت خبر داد ما را شعیب از زهری گفت خبر داد مرا عبید الله بن عبد الله

بن عتبه که بدرستی عایشه صدیقه وعبد الله بن عباس رضی الله عنهم گفتند لما نزل برسول الله

صلی الله علیه واله وسلم طفق یطرح خمیصة له علی وجهه هرگاه که نازل شد موت

یا نازل کرده شد موت بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم شروع کرد نداآنحضرت که می انداخت خمیصه

خود را بر روی مبارک خود لفظ نزل بفتح نون وضم آن هر دو روایت است وخمیصه چادر سیاه مربع علم دار را

گویند فاذا اغتم بها کشفها عن وجهه پس وقتی که گرم شدند بآن خمیصه دور ساخت آنرا

از روی مبارک خود واغتم بمعنی تسخن است فقال وهو کذلک لعنة الله علی الیهود والنصاری

اتخذوا قبور انبیائهم مساجد یحذر ما صنعوا پس فرمود نداآنحضرت وحال آنکه آن

حضرت همچنانند در پوشیدن وگشادن روی مبارک خود لعنت خدای باد بر یهود ونصاری گرفتند

قبرهای انبیاء خود را مساجد میترسانند آنحضرت باین لعنت کردن بر یهود ونصاری امتان خود را از انکه

بکنند بقبر آنحضرت چیزی که کردند یهود ونصاری بقبرهای انبیاء خود ومراد از انبیاء در قول آنحضرت قبور انبیائهم

انبیاء وتابعان ایشانند لهذا نصاری هم داخل شدند درین حکم اگرچه نبوده است برای ایشان مکر نبی واحد

که حضرت عیسی است ونیز قبر حضرت عیسی نیست وکلمه یحذر مقول راویست وحکمت درین نهی آنست که

مگر دانند امت آنحضرت شده شبیه بعبیده اوثان کذا فی الفسطلانی حدثنا عبد الله

بن مسلمة عن مالک عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة

حدیث کرد ما را عبد الله بن مسلمه از امام مالک از ابن شهاب از سعید بن المسیب از ابی هریره

رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال قاتل الیهود اتخذوا

قبور انبیائهم مساجد که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند که بکشد الله تعالی یهود

Marfat.com

گرفتند قبرها را انبیاء خود را مساجد و می آید فاعل بمعنی فعل و تخصیص یهود بذکر اینجا برای بودن یهود است بادی این
اتخاذ و نصاری تبعیت کردند ایشان را باب قول النبی صلی الله علیه واله وسلم
جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا بایست در بیان قول رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
گردانیده شد خاص برای من همه زمین مسجد یعنی مراد امت مرا پس در هر مکان نماز کردن درست است
بخلاف امم سابقه که او شان را بدون مسجد نماز جایز نبود و گردانیده شده است برای حضرت و امتان حضرت
زمین پاک کننده از حدث اصغر و اکبر مثل آب که تیمم جا بجای غسل و وضو می شود وقت عجز از آب و لفظ
طهور بفتح طاء مهمله بمعنی پاک کننده است حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ حدیث کرد ما را محمد بن سنان گفت حدیث کرد ما را هشیم بضم اول و فتح ثانی گفت حدیث
کرد ما را سیار بتشدید مثناة تحتانیه که آن ابو الحکم است بفتح حاء مهمله و کاف گفت حدیث کرد ما را
یزید بن صهیب الفقیر گفت حدیث کرد ما را جابر بن عبد الله انصاری قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله
علیه واله وسلم أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي گفت جابر فرمود
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم داده شدم من یعنی داد مرا الله تعالی پنج خصلت که داده نشده است
هیچ یکی از انبیا پیش از من یعنی داده نشده است هیچ یکی از انبیا را این پنج خصلت یکجا نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
مَسِيرَةَ شَهْرٍ یکی از آن پنج خصلت اینست که منصور شده ام من بافتادن خوف در دل دشمن
از یکماهه راه وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا و دوم از آن اینست که گردانیده شده است
خاص برای من و امتان من نه بانبیاء دیگر و غیرهم همه روی زمین مسجد پس هر گاه جا که میخواهیم از مقابر
و معابد و خانه و بازار نماز میخوانیم بخلاف انبیاء دیگر که بدون مسجد نماز با نها جایز نبود و گردانیده شده است
همه زمین خاص برای من و امت من نه بانبیاء دیگر پاک کننده به تیمم از حدثین مثل آب نزد عجز از آب وَأَيُّمَا
رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَوٰةُ فَلْيُصَلِّ و هر کدام این شخص از امت من که دریابد او را وقت
نماز در هر جا که باشد پس باید که بخواند نماز آنجا یعنی مسجد شرط اصل ادای نماز نیست اگر چه ادا بر وجه مسنون و کمال

Marfat.com

در مسجد حاصل میشود وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وسیوم ازان اینست که حلال کرده شده است
خاص مرا اموال غنایم نه برای دیگر انبیا که مال غنیمت بر اوشان حلال نبود بلکه اموال غنیمت را جمع
کرده می نهادند آتش از غیب آمده می برد وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ
اِلَی النَّاسِ کَافَّةً وچهارم ازان اینست که بودی نبی که مبعوث میشد بسوی قوم خود ومبعوث
شده ام من بسوی آدمیان همه وَاُعْطِیْتُ لِیَ الشَّفَاعَةَ وپنجم ازان اینست که داده شده ام
مرا شفاعت کبری که عبارت از فتح باب شفاعت است در روز قیامت وقتی که هیچ یک را از صلحا
وعلما تا که انبیا را قدرة نخواهد بود بر کشادن باب الا آنحضرت افتتاح خواهد کرد بَابُ
نَوْمِ الْمَرْاَةِ فِی الْمَسْجِدِ باب است در بیان خوابیدن زن وسکونت آن در مسجد وقتی که او را جایی
سوای مسجد حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ
عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد مرا عبید بن اسماعیل گفت حدیث کرد ما را ابو اسامه از هشام از پدر خود
که عروه است از عایشه صدیقه رضی الله عنها ولفظ عبید درین اسناد بضم عین مهمله وبفتح باء موحده مصغر است
اَنَّ وَلِیْدَةً کَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَیٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْهَا فَکَانَتْ مَعَهُمْ کَه بدرستی یک
کنیزک سیاه رنگ مر یک قبیله را از عرب بوده است پس آزاد کردند آن مردم او را بعد ازان می بود آن
کنیزک همراه اوشان ولیده بفتح واو کنیزک را گویند قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِیَّةٌ لَهُمْ عَلَیْهَا
وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُیُوْرٍ گفت عایشه پس برآمد یک دختری که مر آن قبیله را بود از خانه خود دران حال
که بر وی بود وشاح سرخ از سیور وشاح بکسر واو کلوبند را گویند که عریض باشد مرصع کرده شده از جواهر و
لالی ومی پوشند آنرا از زن بالای کتف وزیر بغل چنانچه یک طرف آن بالای کتف راست باشد وطرف
دیگر زیر بغل چپ باشد افتاده بر کمر وشاح بکسر همزه وبضم آن هر دو لغت است دران وسیور جمع سیر است
وسیر بفتح سین مهمله دوالی چرم را میگویند حاصل آنکه آن وشاح از چرم سرخ بود مرصع بلالی ویافته شده بود
قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ اَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَیَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًی فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا
فَخَطِفَتْهُ گفت عایشه پس نهاد آن دختر آن وشاح را در جایی یا افتاد از ان در مکانی تنگ او

Marfat.com

پس گذشت بآن وشاح غلیواز کی وحال آنکه آن افتاده بود پس برداشت آن غلیواز آن وشاح را کوشت
فرو از جهت سرخی جرم وسفیدی مروارید پس ربود آن غلیواز آن وشاح را ولفظ صدیاه بضم حا مهمله و
فتح دال مهمله وتشدید مثناة تحتیه تصغیر صداة است بوزن عنبة واصل آن حُدَيْأَة است بهمزه مفتوحه باز
بدل کردند شد همزه بیا وادغام کرده یا را در یا بسبب اشباع کرده شده است فتحه را که سبب آن اشباع الف
شده ولفظ کمسر طا مهمله خطفت بفتح بر لغت فصیحه قالت فالتمسوه فلم یجدوه گفت عایشه پس طلب
کردند آن قوم آن وشاح را وجستند پس نیافتند آنرا قالت فاتهمونی به گفت آن کنیزک پس تهمت
کردند مرا بدزدی آن فطفقوا یفتشون حتی فتشوا قبلها گفت آن کنیزک پس شروع
آن قوم در تفحص وتجسس تا آنکه تفتیش کردند قبل آن کنیزک را ولفظ قبل بضم قاف وبا موحده بمعنی فرج است
وکنیزک اضافه قبل جانب با متکلم برای شناعت آن نکرد واز خود بلفظ تا که موضع برای غایبه است آورد
قالت والله انی لقائمة اذ مرت الحدیاة فالقته گفت آن کنیزک قسم خدا است بدرستی
من هر آینه ایستاده ام با اوشان در همان مجلس ناگاه گذشت آن غلیواز پس انداخت آن کلوبند را
قالت فوقع بینهم قالت فقلت هذا الذی اتهمتمونی به زعمتم وانا منه بریئة
وهو ذا هو گفت آن کنیزک پس واقع شد وافتاد آن کلوبند درمیان آن قوم گفت آن کنیزک پس گفتم
من این آنچیز است که تهمت کردید شما مرا بدزدی آن چیزی گفت بد که درزدیدی نوازا وحال آنکه من پاک
بودم ازان درزدی وشان اینست که آن چیزی که اند خته است آنرا غلیواز همان چیزی که تهمت دادید
شما مرا بآن چیز حاضر است ضمیر اول ضمیر شان است وذا مبتدا است وضمیر ثانی مشار الیه است وخبر مبتدا
محذوف است که لفظ حاضر باشد وتمام جمله خبر ضمیر اول است که مبتدا است قالت فجاءت الی رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم فاسلمت گفت عایشه پس آمد آن کنیزک بسوی رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم پس اسلام آورد قالت عائشة فکانت لها خباء فی المسجد او حفش گفت عایشه
پس بوده است برای آن کنیزک خیمه پشمین یا خانه خورد در مسجد شریف نبوی وخباء بکسر خا معجمه وفتح موحده
وبعد خیمه از صوف یا از پشم شتر قالت فکانت تأتینی فتحدث عندی قالت فلا تجلس

Marfat.com

عِنْدِي مُجَلِّسًا إِلَّا قَالَتْ گفت عایشه پس بوده است آن کنیزک که می آمد پیش من پس سخن میکرد
نزد من گفت عایشه پس نمی نشست نزد من نشستنی مگر که میگفت این شعر و تحدث بصیغه مضارع از تحدیث
یا از تحدث بحذف یک تا است شعر وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ
بَلْدَةِ الْكُفْرِ نَجَّانِي یعنی شوامیست و روز کلوبند از کارهای عجیب پروردگار ما بدانست دانا آگاه
باش بدرستی آن پروردگار از شهر کفر نجات داد مرا و لفظ تعاجیب بمشناه فوقیه پیش از عین مهمله جمع اعجوبه است
وگفته زرکشی که این جمعی است که واحد نیست آن را قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ
مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا فَحَدِّثِينِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ گفت عایشه پس گفتم من آن کنیزک را چیست
حال تو که نمی نشینی تو با من نشستنی مگر که میگوئی تو این شعر را گفت عایشه پس قصه خود کرد آن کنیزک پیش من
این قصه بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ باب است در بیان خواب کردن مردان در مسجد
وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أُنَاسٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا
فِي الصُّفَّةِ وگفت ابو قلابه از انس آمد جماعه یک از قبیله عکل بر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس بودند
در صفه پس خواب میکردند دران و ابو قلابه بکسر قاف و تخفیف لام عبد الله بن زید است و رهط جماعتی است
کم از ده مردان و عکل بضم عین مهمله و سکون کاف و لام قبیله از عرب است و صفه بضم صاد مهمله و تشدید فا موضعی است
سایه دار که آن را دالان مسکویند و آن صحن در مسجد حضرت بود و می بودند دران مساکین وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ وگفت عبد الرحمن بن ابی بکر بوده اند اصحاب صفه فقراء
و الفقرا منصوبست بنا بر انکه خبر کان است یا مرفوعست بنا بر اسمیه آن و بر ین وجه لفظ اصحاب خبر باشد
مقدم و هر دو وجه جایز است که هر دو معروفه اند حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حدیث کرد ما را مسدد وگفت حدیث
کرد ما را یحیی از عبید الله گفت حدیث کرد مرا نافع گفت خبر داد مرا عبد الله بن عمر انَّهُ كَانَ يَنَامُ
وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ که بدرستی
شان اینست که بوده است آن عبد الله بن عمر که خواب میکرد در مسجد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم

وحال انکه آن عبد الله بن عمر جوان مجرد بود که نبود زوجه او را و لفظ اعزب بهمزه عین مهمله و زای معجمه لغتی است
قلیل بلکه انکار کرده است آنرا فرا و عزب بدون همزه بفتح زای معجمه لغت فصیح است و بکسر زای نیز آمده است
و کلمه لا اهل له تاکید مفهوم اعزب است حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حدیث کرد ما را قتیبة بن سعید گفت
حدیث کرد ما را عبد العزیز بن ابی حازم از ابی حازم از سهل بن سعد قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صلی
الله علیه واله وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ گفت سهل بن سعد
آمدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم خانه دختر خود حضرت فاطمه را پس نیافتند آنحضرت حضرت
علی را در آنخانه فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ
يَقُلْ عِنْدِي پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم کجا است ابن عم تو پس گفت حضرت
فاطمه بوده است در میان من و در میان او چیزی ناخوشی پس او غضب کرد بر من و من برو پس برآمد از
خانه پس قیلوله نکرد نزد من و غاضبنی از باب مفاعله است که موضوع است برای مشارکت و لم یقل بفتح
یا مثناه تحتیه و بکسر قاف مشتق از قیلوله است اگر گوئی چرا نگفتند حضرت کجا است زوج تو یا کجا است
گوئیم شاید رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم واقف بودند از آن چیزی که در میان حضرت علی و حضرت
فاطمه گذشته بود پس باین تعبیر قرابة قریبه را یاد دهانیدند تا رفع گردد از میان و دور شود ناخوشی که
در میان بود و مهربان گردد بروی و نیز حضرت را آنحضرت ابن عم فاطمه فرمودند با وجود که حضرت علی ابن عم
آنحضرت بود و نسبت بحضرت فاطمه ابن جد بود از جهة ذکر قرب قرابت و دفع غضب ایشان یا از جهة
متحد پنداشتن حضرت فاطمه را بخود و جز را حکم کل دادن فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه
واله وسلم لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم مر یک آدمی را
که نام او سهل بن سعد بود که ببین و تفحص بکن که کجا است آن علی فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي
الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ پس آمد آن انسان پس گفت یا رسول الله آن علی در مسجد خواب کننده است فَجَاءَ
رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ

وَاَصَابَهُ تُرَابٌ پس آمدند رسول خدا صلی الله علیه وعلی آله وسلم وحال آنکه آن علی دراز کشنده است دران
حال که افتاده بود چادر او از پهلوی او و رسیده است او را خاک فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله
وَسلم یَمْسَحُهُ عَنْهُ وَیَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ گردیدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
که بدست مبارک دور میکردند آن خاک را از آن حضرت علی و میفرمودند برخیز ای ابا تراب برخیز ای ابا تراب و
درین حدیث جواز خوابیدن در مسجد است غیر مسافر را و داخل شدن والد در خانه بنت خود بغیر اذن زوج
وی حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ حدیث کرد ما را یوسف بن عیسی گفت حدیث کرد ما را ابن فضیل از پدر خود فضیل از ابی حازم بحاء
مهمله و زای معجمه قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ
گفت ابو هریره قسم خداست هر آینه تحقیق دیده ام من هفتاد کس را از اصحاب صفه که نیست هیچ یکی از وشان
مردی که بروی چادر باشد و ردا بکسر راء مهمله جامه ایست که می پوشند که نصف اعلی بدن را از آن اِمَّا اِزَارٌ
وَاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفُ السَّاقَیْنِ یا ازار بوده است تنها یا کسا بوده است
که تحقیق می بستند آنرا در گردنهای خود پس بعضی از آن کساها کسائی بود که می رسید نصف ساقین را و ضمیر
جمع باعتبار آنست که کسا جنس است و ازار بکسر همزه و کسا بکسر کاف است وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ
فَیَجْمَعُهُ بِیَدِهِ کَرَاهَةَ اَنْ یُرٰی عَوْرَتُهُ و بعضی از آن کساها کسائی بود که می رسید کعبین را پس جمع
میکرد و میگرفت آن شخص آن کسا را بدست خود از جهت کراهت دیده شدن و ظاهر شدن عورت خود

بَابُ الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بابست در بیان نماز کردن یعنی در مسجد وقتی
که بیاید مردی از سفر وَقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ کَانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه واله وسلم اِذَا قَدِمَ
مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ و گفته است کعب بن مالک بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
وقتی که می آمدند از سفر شروع میکردند بدر آمدن در مسجد پس نماز میخواندند در آن مسجد و کعب مذکور پسر مالک انصاریست
که شاعر بوده است و آن یکی است از آن سه کس که در حق ایشان خدا تعالی فرموده است وعلی الثلثة الذین خلفوا
حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

Marfat.com

حدیث کرد مارا خلاد بن یحیی بتشدید لام بروزن فعّل گفت حدیث کرد مارا مسعر بکسر میم وفتح عین مهمله گفت حدیث
کرد مارا المحارب بن دثار بضم میم وفتح حاء مهمله وکسر رای مهمله آخر آن با موحده ودثار بکسر دال وثاء مثلثه وآخر آن راء
مهمله از جابر بن عبد الله قال اتیت النبی صلی الله علیه واله وسلم وهو فی المسجد قال مسعر
اراه قال ضحی گفت جابر آمدم پیش رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وحال انکه آنحضرت بودند در مسجد
گفت مسعر ظن میکنم من محارب را که گفت جابر آمدم پیش رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وقت چاشت
فقال لی صل رکعتین وکان لی علیه دین فقضانی وزادنی پس فرمودند مرا رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم بخوان دو رکعت یعنی برای آمدن از سفر گفت جابر دیون بود مرا بر آنحضرت دین پس ادا
کردند آنحضرت دین را یعنی بمن دادند وزیاده دادند مرا از دین من ووجه دلالت بر ترجمه آنست که این حدیث
مختصر است از مطول وتتمه آن اینست که بودم من با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در یک غزوه پس خرید
کردند آنحضرت از من شتر آمدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پیش از من وآمدم من بگاه روز دوم پس یافتم
من آنحضرت را بر دروازه مسجد پس فرمودند آنحضرت اکنون آمدی گفتم آری یا رسول الله فرمودند آنحضرت
داخل شو در مسجد پس نماز خوان دو رکعت پس امر کردند آنحضرت بلال را که وزن کند برای من اوقیه را وآن
بضم همزه چهل درهم است کذا فی الصراح پس وزن کرد اوقیه را وزیاده کرد چیزی دران واین نماز مقصود بالذات است
برای آمدن از سفر تحیة المسجد نبود ودرین حدیث دلالت است بر استحباب زیاده دادن بردین در وقت ادا
دین بلا شرط باب این باب متون است اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین قبل
ان یجلس وقتی که داخل شود یکی از شما مسجد را وحال آنکه باوضو باشد پس بخواند از روی استحباب دو
رکعت پیش از نشستن برای تحیت مسجد از جهة تعظیم آن بقعه پس اگر مخالفت کرد ونشست یا مشروع
است برای وی تدارک آن تصریح کرده اند باینکه مشروع نیست ویرا تدارک آن واگر نشست بطریق
سهو نشستنی باید که مشروعست از تدارک وادا میشود تحیه مسجد بنیة فرض وسنة مقصوده زیاده بر دو
وحاصل نمیشود تحیة مسجد بیک رکعت ونه بسجده تلاوت وصلوة جنازه حدثنا عبد الله
بن یوسف قال اخبرنا مالك عن عامر بن عبد الله بن الزبیر عن عمرو بن سلیم

Marfat.com

الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ حدیث کرد مارا عبد اللہ بن یوسف گفت خبر داد مارا مالک از عامر بن عبد اللہ بن الزبیر
از عمرو بن سلیم الزرقی بفتح عین مہملہ و ضم سین مہملہ و ضم زا معجمہ و فتح راء مہملہ از ابی قتادہ السلمی بفتح السین واللام
و در آخر آن میم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند وقتی کہ داخل
شود یکی از شما مسجد را پس باید کہ بگزاند دو رکعت پیش از نشستن و نماز را رکعت گفتن از قبیل تسمیہ کل
باسم جزء است باب اَلْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ بابیست در بیان حدث در مسجد یعنی حکم حدثی کہ ناقض
وضو باشد جنابہ ریح وغیر آن حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ
عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حدیث کرد مارا عبد اللہ بن یوسف گفت خبر داد مارا مالک از ابی الزناد بکسر زای
معجمہ و بنون از اعرج از ابی ہریرہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي
عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فرمودند کہ فرشتہا صلوۃ میکوینید بر یکی از شما مادامی کہ او در جای نماز خود است آن جای کہ نماز خوانده است
در انجا تا وقتی کہ وضو نشکسته است و یحدث بضم اول و سکون ثانی است یعنی تا وقتی کہ حاصل نشده است ازوی نقض
وضو پس وقتی کہ نقض وضو حاصل شد محروم شد از صلوۃ ملائکہ و صلوۃ از ملائکہ استغفار است و اگر همچنان بحالت
حدث نشسته ماند معاقب میشود بجرمان از استغفار برای ایذا دادن آن شخص ملائکہ را بسبب رائحہ کریہ
تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ میکوینید آن فرشتگان صلوۃ باین صیغہ ای بار خدایا
ببخش او را او فرق درمیان مغفرت و رحمت آنست کہ مغفرت ستر ذنوب است و رحمت افاضہ احسان
بروی و کسی کہ خواهد کہ دور کنان او بی ریح و شفعت پس نشیند در جای نماز خود با وضو باب
بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ بابیست در بیان عمارت مسجد نبوی وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ
جَرِيْدِ النَّخْلِ و گفت ابو سعید خدری بوده است سقف مسجد حضرت نبوی از جرید خرما و جرید خرما
شاخی ازان است کہ پوست از و دور کرده اند و اگر پوست دور نکرده باشند آنرا سقف گویند و اَمَرَ
عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ و امر کرد عمر بن خطاب بعمارت کردن مسجد

Marfat.com

وگفت صانع را بپوشش مردم را از باران ولفظ اکن بفتح همزه وکسر کاف وفتح نون مشدده صیغه امر است
از اکنان وبضم همزه بصیغه مضارع معلوم برای متکلم است وایاک ان تحمر او تصفر فتفتن الناس
ودور باش از سرخ کردن وزرد کردن مسجد که در فتنه اندازی مردم را بسبب سرخی وزردی مسجد یعنی مشغول
کردند بدین رنگ مسجد وفوت شود حضور در نماز وقال انس یتباهون بها ثم لا یعمرونها
الا قلیلا وگفته است انس در بیان فتنه مفاخره میکنند مردم بآن مساجد بسته معمور نمیدارند
آنها را بنماز خواندن وذکر کردن دران مساجد ولفظ قلیلا بنصب است بنابر استثنا واز جهة لحن رفع نیز
جایز است بنابر بدلیت از ضمیر فاعل که در لا یعمرون است وقال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت
الیهود والنصاری وگفت عبد الله بن عباس قسم خدا است زر اندود خواهید کرد مساجد را چنانچه
زر اندود کردند یهود ونصاری عبادتخانهای خود را که بیع وکنائس باشند واستنباط کرده شده است
ازین حدیث کراهت مزخرف ساختن مساجد وسبب کراهت مشغول ساختن دل مصلی است بآن زینت
مسجد وصرف کردن مال است بی جا آری وقتی که برای تعظیم مسجد تزیین وتخصیص کنند ومال از سبت المال صرف
نمی زند باک نیست واگر کسی وصیت بکند باستحکام ومحکم کردن مساجد ومزین ساختن آن وصیت وی
نافذ است که مردم خانهای خود را بسیار مستحکم ومزین میسازند پس اگر مساجد را چنان نمی زند در نظر مردم
محقر نمایند وتحقیر مسجد بسیار امری شنیع است حدثنا علی بن عبد الله حدثنا یعقوب
بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح بن کیسان حدثنا نافع حدیث کرد مارا علی بن عبد الله گفت
حدیث کرد مارا یعقوب ابن ابراهیم گفت حدیث کرد مارا پدر من از صالح بن کیسان که مودب ولد عمر بن عبد العزیز
بود گفت حدیث کرد مارا نافع مولی ابن عمر ان عبد الله اخبره ان المسجد کان علی عهد رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم مبنیا باللبن وسقفه الجرید که بدرستی عبد الله بن عمر خبر
داده است اورا یعنی نافع را که بدرستی مسجد آنحضرت بوده است در زمان حضور آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم بنا کرده شده از خشت خام وسقف آن جریدخرما بود وعمده خشب النخل فلم یزد
فیه ابو بکر شیئا وستونهای مسجد آنحضرت از چوبهای خرما بود پس زیاده نکرد هیچ چیز در ان مسجد ابو بکر

Marfat.com

صدیق رضی الله عنه و لفظ عمد بضم عین مهمله و بضم میم و بفتح هر دو روایت خشب بفتح خا و شین معجمتین
و بضم هر دو روا است وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی الله
وآله وسلم و زیاده کرد دران مسجد عمر و بنا کرد آنرا بر همان بنا که بوده است در زمان رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خُشُبًا بخشت جام و شاخهای خرما و باز گردانید
ستونهای ان از چوب ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ
بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ پس تغیر داد آن مسجد را حضرت عثمان پس زیاده کرد دران زیادتی
بسیار و بنا کرد دیوار آنرا بسنگ نقش کرده شده و گچ و لفظ قصه بفتح قاف و صاد مهمله شدیده بمعنی جص است
وَجَعَلَ عُمُدَهُ حِجَارَةً مَنْقُوشَةً وَسَقَّفَهُ بِالسَّاجِ و گردانید ستونهای آنرا بسنگ نقش کرده شده
و سقف گردانید آنرا بساج و لفظ سقف بفتح قاف و فا بصیغه ماضی است عطف بر جعل و در بعضی نسخ
باسکان قاف و فتح فا است عطف بر عمده و ساج نوعی از چوبست که از هند می آرند و احد آن ساجه است

بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ

يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ بابست در بیان مدد کردن با یکدیگر در بنای مسجد
و در بیان قول خدای تعالی نمی زد مشرکان را که عمارت کنند مساجد را دران حال که شهادت دهنده اند بر نفسهای خود بکفر
روایت کرده شده هرگاه که اسیر شد حضرت عباس عم حضرت رسول صلی الله علیه وآله وسلم روز بدر سرزنش می
کردند او را مسلمانان و تعییر میکردند بشرک و قطیعه رحم و شده کرده شد بروی در قول پس گفت حضرت عباس ذکر میکنید
زبونیهای مرا و می پوشید خوبیهای مرا بدرستی من عمارت میکردم مسجد حرام را و حجابت میکردم کعبه را و آب میدادم
حاجیان را و خلاص میساختم اسیران را پس نازل شد این آیه در رد قول حضرت عباس أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ اوشانند که محو شده است کارهای خوب ایشان و در آتش دوزخ اوشانند
همیشه إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَوٰةَ وَآتَى الزَّكَوٰةَ
جز این نیست که عمارت میکند مساجد خدا را و مستقیم است عمارت کردن مساجد کسی را که ایمان آورده است
بخدای تعالی و بروز قیامت و قایم است نماز را و داده است زکوة مال را وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ فَعَسَى أُولَئِكَ

Marfat.com

اَنْ یَکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ و نمیترسد از هیچ کسی مگر از خدا پس قریب اند اوشان باینکه باشند از رسندگان
بمطلوب و واصلان بمحبوب بعضی گفته اند در آوردن لفظ عسی اشارتست بسوی منع و زجر کفار از عقیده فاسده
که خود را با وجود کفر و شرک مهتدی میدانند پس خدایتعالی میفرماید که مومنان با وجود آنکه جامع اند خصال حمیده را امیدوار
رحمت الهی اند و از قهر و جلال او ترسان هرگز قطع باهتدا نمی نمایند و نمی زد که خود را قطعا مهتدی دانند هرگاه ایشان
که بدرجه رفیعه رسیده اند در میان عسی و لعل باشند پس چه ظن است ترا بکسی که گمراه تر از بهایم است و اشارتست نیز
مومنان را بسوی منع غرور و اعتماد مر اعمال حسنه خود حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ
مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَةَ حدیث کرد ما را مسدد بمهملات گفت حدیث کرد ما را
عبد العزیز بن مختار گفت حدیث کرد ما را خالد الحذاء بفتح حاء مهمله و تشدید دال معجمه از عکرمه مولی ابن
عباس قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِاَبِیْهِ عَلِیٍّ گفت عکرمه گفت مرا عبد الله بن عباس و مر پسر خود را
که نام وی علی بود و کنیت وی ابو الحسن است بوده است عابد و زاهد وفات یافت بعد یکصد و بیست
از هجرة نبوی بوده است مولد وی روز قتل علی بن ابی طالب رضی الله عنه پس نامیده شد بنام وی و بوده است
جمیل ترین قریشیان اِنْطَلِقَا اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِهٖ که بروید پیش
ابی سعید خدری رضی الله عنه پس بشنوید از حدیث وی فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِیْ حَائِطٍ یُصْلِحُهٗ فَاَخَذَ
رِدَاءَهٗ فَاحْتَبٰی پس رفتیم ما پس ناگاه آن ابو سعید خدری در یک باغی است که میسازد و درست میکند
آنرا پس گرفت چادر خود را پس احتبا کرد و احتبی صیغه ماضی معلوم است از افتعال و آن بحاء مهمله و باء موحده است
و آن نشستن است بجمع کردن هر دو ساق و پشت با جامه و یا بدو دست ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی
اَتٰی ذِکْرَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ پستر شروع کرد که حدیث میکرد ما را تا که رسید ذکر بناء مسجد را فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُهٗ
لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ پس گفت بودیم ما که بر میداشتیم یک یک خشت و بود
عمار که بر میداشت دو دو خشت یک خشت از جانب خود و یک خشت از جانب حضرت رسول صلی
الله علیه و آله و سلم و لفظ لبنة بفتح لام و کسر باء موحده است فَرَاٰهُ النَّبِیُّ صلی الله علیه و آله
وَسَلَّمَ فَیَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ پس دیدند آن عمار یاسر را رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم پس افشاندند

Marfat.com

خاک را از ان عمار و استعمال صیغه مضارع در مقام ماضی برای استحضار آن حال است در نفس سامع گویا که
مشاهده میکند او را و یقول ویح تقتله الفئة الباغیة یدعوهم الی الجنة ویدعونه
الی النار و میگویند حضرت افسوس عمار خواهند کشت او را لشکر باغی و آن لشکر معویه است قتل کردند
او را در جنگ صفین در ان حال که او میخواند او شان را بسوی دخول جنت که اطاعت حضرت علی باشد
که امام برحق بوده است در ان وقت و میخوانند او شان آن عمار را بسوی سبب دخول دوزخ که معصیت
حضرت علی باشد لیکن وی معذور بود برای تاویلی که ظاهر شد وی را که او مجتهد بود و ظن کرده بود که خواننده ام
مردم را بسوی دخول بهشت اگرچه آن در نفس الامر دعوت جانب دوزخ بود پس نیست ملامت او را در
تبعیت ظن خود پس بدرستی مجتهد وقتی که بصواب میرسد پس برای وی دو اجر است و وقتی که خطا کند برای
وی یک اجر است قال یقول عمار اعوذ بالله من الفتن گفت ابو سعید خدری میگوید عمار این تعوذ را
و معنی این تعوذ اینست پناه میگیرم من بخدا تعالی از فتنها و لفظ ویح که بالا گذشت کلمه ترحم است بحاء مهمله
برای کسی که واقع شود در هلاکت که لایق آن نباشد چنانچه لفظ ویل کلمه عذاب است برای کسی که مستحق آن
باشد چون در اینجا شبهه میشود که طرف ثانی معویه و دیگر صحابه بودند و او شان چگونه دعوت بسوی نار کنند
جواب آنست که اگرچه آن امر سبب نار بود اما او شان باجتهاد خود آنرا حق پنداشته بودند و مجتهد را مواخذه بر
خطا نیست پس مراد سبب نار است و درین حدیث جواز استعاذه است از فتنها اگرچه بداند مستعیذ که تمسک خواهد
کرد در ان فتنه بحق برای آنکه آن فتنه گاهی میرساند بسوی چیزی که ظن کرده نمیشود وقوع آن و درین رد است
بر چیزی که مشهور است بی اصل که لا تستعیذوا من الفتن یعنی پناه نطلبید از فتنها یا لا تکرهوا الفتن یعنی مکروه
ندارید فتنها را که در ان فتنها پنج کنی منافقانست و درین دلیل است بر ان که تعاون در مسجد افضل اعمال است
برای آنکه آن از ان چیزیست که جاری میگردد برای عامل اجر آن عمل و بعد مردن وی نیز جاری می ماند و مثل این
عمل است کندیدن چاه و ساختن رباط و پل و غیر آن و بر آنکه میرسد عالم را که مهیا گردد برای حدیث و بنشیند
برای آن نشستنی آرام کرده و بر آنکه میرسد عالم را که بفرستد شخصی را بسوی عالم دیگر تا بیاموزد از ان
عالم دیگر که جامع نمیشود هیچ یکی علم را و بر آنکه میرسد انسان را که بگیرد از ان افعال سخت ترین آنرا اگر خواهد چنانچه

Marfat.com

کرفت عمار کذا فی الکرمانی باب الاستعانة بالنجار والصناع فی اعواد المنبر والمسجد بابست در استعانت کرفتن با درودکر و کارکنان در چوبهاء منبر و در مسجد و در ذکر صناع بعد ذکر نجار عطف عام بر خاص است و در اعواد المنبر والمسجد لف و نشر است که اعواد المنبر متعلق بنجار است والمسجد متعلق بصناع است و لفظ صناع بصیغه جمع است بضم صاد مهمله و تشدید نون حدثنا قتیبة حدثنا عبد العزیز عن ابی حازم عن سهل بن سعد حدیث کرد مارا قتیبه کفت حدیث کرد مارا عبد العزیز از ابی حازم از سهل بن سعد قال بعث رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الی امراة مری غلامک کفت سهل بن سعد فرستادند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم شخصی را بسوی یک زنی از انصار که نام وی عائشه بود باین پیغام که امر کن تو غلام خود را که درودکر است و میکویند که نام او یا قوم بود و بعضی چیز دیکر نیز کفته اند یعمل لی اعوادا اجلس علیهن تا بسازد برای من منبری مرکب از چوبهائی که بنشینم من بران چوبها حدثنا خلاد حدثنا عبد الواحد بن ایمن عن ابیه عن جابر حدیث کرد مارا خلاد کفت حدیث کرد مارا عبد الواحد بن ایمن بفتح همزه و سکون یاء مثناة تحتیه و فتح میم از پدر خود که ایمن است از جابر ان امراة قالت یا رسول الله الا اجعل لک شیئا تقعد علیه که بدرستی یک زنی که مذکور است در حدیث سهل است ای رسول خدا ایا نکردانم برای تو چیزی که بنشینی تو بران وقتی که خطبه کوئی تو مردم را و لفظ الا بتخفیف همزه استفهام و لا نافیه است فان لی غلاما نجارا قال ان شئت فعملت المنبر پس بدرستی مرا غلامی است درودکر فرمودند آنحضرت اکر بخواهی بساز پس ساخت آن زن انصاریه منبر را و این اسناد مجازیست مثل اسناد اجعل برای آنکه سازنده آن غلام بود و جواب داده شده است از تعارضی که ظاهر میشود در میان این دو حدیث که در حدیث سهل امر حضرتست آن زن را در این حدیث سوال زن است از آنحضرت باحتمال آنکه شروع کرد آن زن اول در سوال بعد از آن وقتی که درنک شد از غلام پس طلب کردند و امر فرمودند آنحضرت اتمام آن را برای علم آنحضرت طیب قلب آن زن را و جزء ان شئت محذوفست ای ان شئت فاجعلی ذلک والله اعلم باب من بنی مسجدا بابست در بیان فضل کسی که بنا کرده است مسجد را حدثنا یحیی بن سلیمان حدثنی

Marfat.com

ابن اخبرني عمر وان بكيرا حدثه ان عاصم بن عمر بن قتادة حدثه حدیث کرد مارا
یحیی بن سلیمان گفت حسبث کرد مارا ابن وهب که نام او عبد الله است گفت خبر داد مرا عمر و بفتح عین مهمله که
بدرستی بکیر بضم با، موحده بمصغیر حدیث کرد مارا که بدرستی عاصم بن عمر بن بضم عین مهمله قتاده حدیث کرد اورا
انه سمع عثمان بن عفان که بدرستی آن عاصم شنید از عبید الله بمصغیر الخولانی بفتح معجمه که ربیب ام المومنین
میمونه است که بدرستی آن عبید الله شنید از عثمان بن عفان رضی الله عنه یقول عند قول الناس فیه حین
بنی مسجد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم که میگفت حضرت عثمان نزد قول مردم با نکار در حق
حضرت عثمان وقتی که بنا کرد مسجد رسول خدا را صلی الله علیه وآله وسلم بسنگهای نقش کرده شده و بگچ و ساخت
ستونهای مسجد از سنگ و گردانید سقف آنرا ساج و بوده آن بنا در سال سیم از هجرة پر شهور و بنا نکرده بود
مسجد را ابتدا از سر نو بلکه مسجد حضرت را وسیع ساخته بود و بحکم انکم اکثر تم وانی سمعت رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم که بدرستی شما بسیار کردید کلام در انکار بر چیزی که کردم من آنرا و من بدرستی شنیدم
از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم من بنی مسجدا قال بکیر حسبت انه قال یبتغی بذلک وجه الله
بنی الله له مثله فی الجنة کسی که بنا کند مسجدی را گفت بکیر می پندارم من که بدرستی آن عاصم که شیخ و ست
گفت کسی که بنا کند مسجدی را در ان که حال طلب میکند بآن عمل رضای خدا نه برای سمعه و ریان میکند خدا تعالی برای وی
مثل آن در بهشت لیکن آگاه نه که خدا تعالی برای وی بنا کرده است بهتر است در فراخی و در کیفیات دیگر که هیچ چشم ندیده است
و هیچ گوش نشنیده است و هیچ دل خطره نکرده است و جمل قال بکیر تا وجه الله معترضه است میان شرط و جزا که من بنی
شرط است و بنی الله جزا است و لفظ یبتغی در موضع حال است از ضمیر بنی اگر باشد یبتغی از لفظ رسول صلی الله علیه
وآله وسلم و جزا این نیست که جزم نکرده است بکیر باین زیادتی برای آنکه فراموش کرده است آنرا پس ذکر کرده است بمعنی
دران حال که متردد است در لفظ آن معنی که ظن کرده است اگر گوئی که خدا تعالی فرموده است من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها پس چه معنی دارد تقیید بمثل در بحدیث گویم شاید حضرت فرموده باشند این حدیث را پیش از نزول
آن آیه یا مثلیت بحسب کمیة است و زیادتی بحسب کیفیت است یا مقصود بیان مماثلة است در اینکه جزا حسنه از
جنس همان حسنه است نه در غیر آن کذا فی القسطلانی والکرمانی باب یأخذ بنصول النبل اذا

Marfat.com

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ این باب بتنوین است بگیرد به پیکانهای تیرها وقتی که بگذرد در مسجد نصل سهم و رمح پیکان آن
وجمع آن نصول و نصال است و نبل بفتح نون و سکون با موحده تیر جمعیست که واحد نیست آنرا از لفظ آن
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حدیث کرد مارا قتیبه بن سعید بضم قاف گفت حدیث کرد
مارا سفیان قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ گفت سفیان گفتم من عمرو را بفتح عین
که ابن دینار است آیا شنیدی تو جابر بن عبد الله را يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا که میگفت یک مردی گذشت در مسجد نبوی
که نام وی معلوم نیست و با آن تیرها بودند که تحقیق برهنه بودند پیکانهای آن پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم بگیر پیکانهای آن تیرها را تا نخلد هیچ مسلمانی را و این از خلق کریم آنحضرت بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ
بابست در بیان جواز گذشتن در مسجد حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
اَبُو بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حدیث کرد مارا موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد مارا عبد الواحد گفت حدیث
کرد مارا ابو برده بن عبد الله بضم با موحده و سکون را مهمله قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صلی الله علیه واله وسلم گفت ابو برده شنیدم من از جد خود که نام او نیز ابو برده است که روایت می
کرد از پدر خود ابی موسی اشعری که روایت میکند ابو موسی از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قَالَ مَنْ مَرَّ فِي
شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَاْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا فرمودند آنحضرت کسی که بگذرد
در مسجدی از مساجد ما یا در بازارهای ما تیرها پس باید که بگیرد دست خود بر پیکانهای آنها را تضمین کرده است کلمه
اخذ را اینجا معنی استعلا از جهة مبالغه و اشعار آنکه باید دست خود بر پیکانها دارد پس متعدی ساخته است بعلی
واگر نه تعدیه اخذ بباء می باشد و با در بنبل برای مصاحبة است لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا مجروح نسازد بدست
یعنی باختیار خود مسلمانی را یعنی هرگاه پیکان نمیگیرد پس گویا بدست خود مسلمان را مجروح میسازد و لا یعقر
مجزوم است بلا ناهیه اگر گوئی چیست وجه تخصیص این حدیث باین باب و حدیث سابق بباب سابق با وجود
آنکه هر واحد از حدیثین دلالت میکند بر هر واحد از هر دو ترجمه گوئیم ما برای آنست که نظر کرده است بسوی لفظ
رسول صلی الله علیه واله وسلم که نبوده است در حدیث سابق ذکر مرور بوده است در ثانی بیان مرور مقصود

Marfat.com

بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ بابست در حکم خواندن شعر در مسجد حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ
بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حدیث کرد مارا ابو الیمان الحکم ابن نافع گفت خبر داد مارا شعیب
از زهری قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ
ثَابِتٍ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ گفت زهری خبر داد مرا ابو سلمه بن عبد الرحمن بن عوف که بدرستی آن سلمه
شنید حسان بن ثابت را که طلب میکرد شهادت او را از ابی هریره أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ
صلی الله علیه وآله وسلم يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ می پرسم ترا قسم داده با الله تعالی
آیا شنیده تو رسول خدا را صلی الله علیه وآله وسلم که میفرمود ندای حسان جواب بده از من و دفع بکن از جانب رسول
خدا کفار را وقتی که هجو کردند آنحضرت را و اصحاب او را پس حضرت در حق حسان دعا کردند و فرمودند اللهم
أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ای بار خدایا قوت ده او را بروح القدس یعنی جبرئیل گفت
ابو هریره در جواب حسان بن ثابت آری من شنیده ام پس اگر گوئی که نیست در بن حدیث باب که حسان خواند
شعر را در مسجد بحضور پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم پس مطابقه در حدیث و ترجمه چگونه باشد جواب داده شده است
باینکه این قول از حضرت علیه السلام دال است بر اینکه بعضی از شعر حق است و سزاوار است صاحب آن باینکه فتوی
دهد او را جبرئیل در نطق و شعری که باین شان و مرتبه باشد جایز است خواندن آن در مسجد بیقین و آن شعری
که حرام است خواندن آن در مسجد شعریست که در وی باطلی باشد که منافی حق است که بنا کرده شده است مساجد برای
آن حق یا از جهة انکه روایت این حدیث در بدء خلق دلالت میکند بر انکه قول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
حسان را اجب عنی در مسجد بوده است بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ بابست در بیان جواز
داخل شدن صاحبان سلاح در مسجد و حال انکه بکفهای اسلحه برهنه باشند و حراب بکسر حاء مهمله جمع حربة بفتح حاء
مهمله حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ
بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ حدیث کرد مارا عبد العزیز بن
عبد الله گفت حدیث کرد مرا ابراهیم بن سعد از صالح بن کیسان از ابن شهاب گفت ابن شهاب خبر داد
مرا عروه بن الزبیر أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم

يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ که بدرستی که ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله
عنها گفت تحقیق دیدم من رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم یک روزی بر دروازه حجره من و حال آنکه حبشه بازی
میکردند در مسجد وَرَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ
و رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم می پوشیدند مرا بجا در خود حال آنکه می بینم من بسوی بازی اوشان و جملها
همه احوال اند و لعب بفتح لام و کسر عین مهمله است وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ و زیاده کرده است ابراهیم بن المنذر
گفت حدیث کرده است ما را ابن وهب گفت خبر داد مرا یونس از ابن شهاب از عروه از عائشه رضی الله
عنها قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ
بِحِرَابِهِمْ گفت عائشه دیدم من رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم و حبشه بازی میکردند با سلحه
خود و آنچه زیاده کرده است ابراهیم لفظ بحرابهم است بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَى عَلَى
الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ باب است در بیان ذکر بیع و شرا است بر منبر در مسجد حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را علی بن عبد الله گفت حدیث
کرد ما را سفیان از یحیی از عمره بفتح عین مهمله و سکون میم بنت عبد الرحمن بن سعد بن زراره انصاریه است
از عائشه رضی الله عنها قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا گفت عائشه آمد آن عائشه را بریره
بفتح باء موحده و براء مکرره بوده است کنیز عتبه بن ابی لهب بعد از آن حضرت عائشه از آن خرید کرده آزاد کردانید او را
پس همان بریره آمد حضرت عائشه را در آن حال که سوال میکند و طلب مینماید از حضرت عائشه استعانت در کتابت
خود این سوال طلب عطا است لهذا صله این فی واقع شده است و سوال استفهام را صله عن واقع میشود
فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي پس گفت عائشه اگر بخواهی تو بدهم من
ثمن ترا اهل ترا و باشد ولا مر انه اوشان را ولا بفتح واو میراث که بسبب عتق می باشد آنرا میگویند وَقَالَ أَهْلُهَا
إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ و گفت اهل آن بریره عائشه را اگر بخواهی بدهی تو آن بریره را چیزی که باقی
مانده است بروی از نجوم و آن پنج اوقیه بود در پنج سال و محل این جمله نصب است بنا بر بودن آن مفعول ثانی

Marfat.com

اعطیت وقال سفیان مرة ان شئت اعتقتها ویکون الولاء لنا وکفت سفین
بار دیگر باین عبارة اگر بخواهی آزاد کنی تو آزاد باشد ولاء مارا فلما جاء رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم ذکرت له ذلک فقال ابتاعیها فاعتقیها پس هرگاه آمد نزد رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم ذکر کردم پس آن حضرت آن امر را پس فرمود مر آنحضرت خرید کن آن بریره را پس آزاد کن
ازا فانما الولاء لمن اعتق پس جز این نیست که ولا کسی راست که آزاد کرده ست ثم قام رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم علی المنبر فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیس
فی کتاب الله پس استاد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بر منبر پس فرمود چیست حال گروهها
که شرط میکنند شرطها که نیست آن شرط در کتاب الله فلیس له وان اشترط مائة مرة پس نیست
آن شرط کننده را هیچ چیزی از ان اگرچه کرده باشد صد شرط و دلالت نمیکند این حدیث بر انکه چیزی که در قرآن
نیست باطل است برای انکه قول آنحضرت انما الولاء لمن اعتق نیست در قرآن بلکه از لفظ رسول است
مگر اینکه گفته شود هرگاه که گفت الله تعالی ما اتاکم الرسول فخذوه آن هم ثابت شد در قرآن و روی مالک
عن یحیی عن عمرة ان بریرة ولم تذکر صعد المنبر و روایت کرده ست این حدیث را مالک
از یحیی از عمرة ان بریرة یعنی عمره روایت نکرد از عایشه و ذکر نکرد عمره لفظ صعد المنبر را قال علی قال
یحیی وعبد الوهاب عن یحیی عن عمرة نحوه گفت علی گفت یحیی و گفت عبد الوهاب
از یحیی از عمرة مانند آن بی اسناد بسوی عایشه و بی ذکر صعد المنبر و قال جعفر بن عون عن یحیی
سمعت عمرة سمعت عائشة و گفت جعفر بن عون بفتح عین مهمله و سکون واو و نون از
یحیی گفت شنیدم من عمرة را گفت شنیدم من عایشه را باب التقاضی والملازمة
فی المسجد باب ست در بیان حکم مطالبه غریم و ملازمه آن در مسجد حدثنا عبد الله بن محمد
حدثنا عثمان بن عمر اخبرنا یونس عن الزهری عن عبد الله بن کعب بن
مالک عن کعب حدیث کرد مارا عبد الله بن محمد گفت حدیث کرد مارا عثمان بن عمر بضم عین مهمله
گفت خبر داد مارا یونس از زهری از عبد الله بن کعب بن مالک از کعب انه تقاضی ابن ابی حدرد

Marfat.com

دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ که بدرستی آن کعب مطالبه کرد ابن حدرد را بمهملات دینی را که بوده است
آن کعب را بر ابی حدرد در مسجد فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه
واله وسلم وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ پس بلند شد آوازهای هر دو تا که شنیدند آن آوازها را رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم وحال آنکه آنحضرت در خانه خود بودند فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ
فَنَادٰى يَا كَعْبُ پس برآمدند آنحضرت بسوی آن هر دو یعنی خواستند که برایند و روان شدند از آن مقام
که بودند که برداشتند پرده حجره خود را پس ندا کردند و گفتند ای کعب و سجف بکسر سین مهمله و سکون جیم
بمعنی پرده است قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا گفت کعب لبیک
یا رسول الله فرمودند آنحضرت ساقط کن و ببخش از دین خود اینقدر وَاَوْمَا اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرِ
و اشارة کرد بسوی آن یعنی بسوی شطر و شطر بمعنی نطف است و اوما بفتح هر دو همزه است قَالَ وَاللّٰهِ
لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ گفت کعب قسم خدا است کردم من آنرا یا رسول
الله فرمودند آنحضرت ابی حدرد را برخیز پس ادا بکن حق او را فی الفور بَابُ كَنْسِ
الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَا وَالْعِيْدَانِ مِنْهُ بابست در بیان باروب کردن و
روفتن مسجد و برداشتن قطعهای جامه کهنه و خاشاک و چوبها از آن مسجد و خرق جمع خرقه است
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ حدیث کرد ما را سلیمان بن حرب بباء موحده گفت حدیث کرد ما را حماد بن زید
از ثابت از ابی رافع از ابی هریره اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ
که بدرستی یک مردی سیاه رنگ یا یک زنی سیاه رنگ بوده است که می روفت مسجد را و این شک
راویست و یقم بضم قاف است ای یکنسه فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم
عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ پس مرد آن شخص که می روفت مسجد را پس پرسیدند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم از حال آن شخص مردم را پس گفتند مردم مرد آن شخص و گویند که جواب دهنده حضرت ابوبکر
صدیق بوده است قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ اَوْ قَالَ عَلٰى قَبْرِهَا فرمودند

Marfat.com

آنحضرت آیا بس نبود شما که خبر میکردید مرا بآن یعنی بجنازه آنشخص دلالت کنید مرا بر قبر آن مرد یا فرمود بر قبر آن زن شک راویست فَاٰتِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَصَلّٰی عَلَیْهَا پس آمدند آنحضرت بر قبر آنشخص پس خواندند نماز جنازه بر آن قبر آنشخص ازین معلوم شد جواز جنازه بعد دفن میت بَابُ تَحْرِیْمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِی الْمَسْجِدِ باب است در ذکر بیان کردن در مسجد حرمت تجارت خمر یعنی حرمت تجارت خمر را حضرت در مسجد بیان فرمودند و اگر نه تجارت خمر در مسجد و در غیر مسجد حرام است تخصیص بمسجد ندارد حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَعَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را عبدان بفتح عین مهمله و سکون باء موحده و فتح دال مهمله بعد آن الف و نون از ابی حمزه از اعمش از مسلم از مسروق از عائشه رضی الله عنها قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبٰوا گفت عائشه هرگاه که نازل کرده شدند آیات از سوره بقره در بیان حرمت ربوا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَرَاَهُنَّ عَلَی النَّاسِ برآمد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بسوی مسجد پس خواندند آنحضرت آن آیات را بر مردم ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ پس حرام گردانیدند تجارت خمر را بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ باب است در بیان خادمان مسجد الخدم بفتح خاء معجمه جمع خادم وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ یَخْدُمُهَا وکفته است ابن عباس در تفسیر قول حق تعالی که حکایت است از والده مریم که نام او حُنَّة بفتح حاء مهمله و تشدید نون بنت فاقوذا امراة عمران و بوده است عقیم دید یک پرنده را که دانه میداد بچه خود را پس خواهش کرد ولد را پس سوال کرد از خدا بتعالی ولد را پس مستجاب گردانید الله تعالی دعاء او را پس جماع کرد با وی زوج پس حامل شد آن حنه از زوج خود پس وقتی که متحقق شد حمل گفت چیزی که خبر داد از و الله تعالی رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا للمسجد یخدمها یعنی ای پروردگار بدرستی من نذر کرده ام برای چیزی را که در شکم من است دران حال که آزاد کرده شده است از خدمت غیر خدا برای خدمت مسجد اگر بخدمه باشد و اگر بخدمها باشد ضمیر راجع بمساجد یا ارض مقدسه یا صخره باشد و این نذر مشروع بود نزد اوشان در گودکان حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حدیث کرد

Marfat.com

مارا احمد بن واقد بقاف نسبت او بسوی جد است برای شهرت جد او و پدر او عبد الملک است گفت مارا
حماد از ثابت از ابی رافع از ابی هریره انّ امرأة او رجلاً کانت تقمّ المسجد ولا اراه الا
امرأة که بدرستی یک زنی یا یک مردی بوده است که می روفت مسجد را او ظن نمیکنم من آن رونده را
مگر زن فذکر حدیث النبی صلی الله علیه واله وسلم انّه صلّی علی قبره پس ذکر کرد
ابو هریره حدیث رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که اینست که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
جنازه خواندند بر قبر وی باب الاسیر او الغریم یربط فی المسجد باب است
در بیان آنکه اسیر و یا قرضدار بسته میشود در مسجد و اسر بمعنی قید است و قید چیزیست که بسته میشود بآن
ان زارسن باشد یا دوال چرم یا غیر آن و غریم کسی که بردی دین باشد و نیز کسی را میگویند که طالب دین
باشد و این از لغات مفاده است و لفظ او اینجا برای اباحه است یا برای تنویع حدّثنا اسحاق
بن ابراهیم قال اخبرنا روح و محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن زیاد عن
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه واله وسلم حدیث کرد ما را اسحاق ابن ابراهیم گفت
خبر داد ما را روح بفتح را مهمله و محمد بن جعفر از شعبه از محمد بن زیاد بکسر الزای و تخفیف یا تحتیه شنا از ابی
هریره از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم قال انّ عفریتاً من الجنّ تفلّت علیّ البارحة
که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بدرستی یک سرکشی از جن بمن آمد بر من دفعت شب یکایک
تعرض کرد بمن و عفریت جنی ماردست و تفلّت بفتحات ماضی معلوم است از تفعل و نصب بارحة بنا بر
ظرفیة است او کلمة نحوها لیقطع علیّ الصلوة فامکننی الله منه یا فرمودند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم کلمه را که مانند کلمه تفلّت است یعنی تعرض کرد مرا آن جنی تا قطع کند بر من
نماز را پس قادر ساخت مرا الله تعالی بروی فاردت ان اربطه الی سارية من سواری
المسجد حتی تصبحوا او تنظروا الیه کلکم پس خواستم من که ببندم او را بستونی از
ستونهای مسجد تا صبح کنید شما او را ببینید شما بسوی وی همه شما و معنی تصبحوا دخول صبح است از افعال تامّه
محتاج خبر نیست و کلکم تاکید ضمیر مرفوعست که در تصبحوا و تنظروا است فذکرت قول اخی سلیمان

رَبِّ هَبْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي پس یاد کرم من قول برادر خود سلیمان را ای پروردگار
ببخش مرا ملکی که لایق و شراوار نباشد هیچ یکی را پس از من قَالَ رُوحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا گفت روح پس رد
کرد او را الله تعالی یا آنحضرت آن عفریت را زیان زده و مطرود کرده دور انداخته شده و محروم گردانیده
شده از وصول بمقصد خود یعنی نماز آنحضرت کامل شد و دست آن جنی بنماز آنحضرت نرسیده و فایده این جمله
قال روح اینست که بیان کند که جمله فرود خاسئا همین روح گفته است تنها نه شریکی دیگر که محمد بن جعفر است و
در بحدیث دلیل است بر انکه آدمی را دیدن جن جائز است بلکه واقع چنانچه از این حدیث معلوم شد لیکن گفته اند
که بدون انبیا بی تشکل باشکال دیگر نمی بینند و انبیا بصورة اصلی او شان را می بینند و دلیل عقلی هم قایم است بر جواز دیدن
ان جن را که جن جسم لطیف است و جسم هر چند لطیف باشد میتواند ان را که به بیند از او جواب از قول حق تعالی
که انه یراکم هو و قبیله من حیث لا ترونهم باشد اینست که این بیان اعم و اغلب احوال بنی آدم است یا انکه دیدن جنیان
بنی آدم را مقید است بعدم رویت بنی آدم او را و از بحدیث اباحة بستن اسیر بستون مسجد معلوم شد و بستن غریم
قیاس بر اسیر است بَابُ الِاغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ باب
در بیان غسل کافر وقتی که خواهد که اسلام آرد و بستن اسیر نیز در مسجد وَكَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ وَالْغَرِيمَ أَنْ يُحْبَسَ
إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ و بوده است شریح که امر میکرد که حبس کرده میشود دین دار بستون مسجد و لفظ شریح بشین
معجمه و حاء مهمله نام قاضی کوفه است از جانب حضرت عمر رضی الله عنه و بعد ایشان هم قاضی بود نا شصت سال و فوت
شد پیش از هشتاد سال یا بعد آن کذا فی الفتح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حدیث کرد ما را سعید بن ابی سعید بکسر عین مهمله در هر دو انه وَسَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ که بدرستی آن سعید شنید ابا هریره را که گفت و بستاد
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سوار را از جانب نجد و خیل جماعة سواران است و میگویند که آن سی سوار بودند و قبل
بکسر قاف و فتح باء موحده بمعنی جهة است و نجد بفتح نون و سکون جیم زمین بلند از تهامه تا عراق است فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ
مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ پس آوردند
آن سواران یک مردی را از بنی حنیفه بفتح حاء مهمله که گفته میشد او را ثمامه بن اثال بضم اول و ثاء مثلثه مخففه در هر دو

Marfat.com

بس بستند او شان آن ثمامه را بیک ستونی از ستونهای مسجد فخرج اليه النبي صلى الله عليه وآله
وسلم فقال اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد پس برآمدند بسوی آن
ثمامه آنحضرت رسول صلی الله علیه وآله وسلم پس فرمودند بگذارید ثمامه را پس گذاشتند او را پس رفت بسوی
یکی درخت خرما که نزدیک مسجد بود فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله و
ان محمدا رسول الله پس غسل کرد ثمامه بستر و آمد در مسجد پس گفت شاهدی میدهم بانکه نیست هیچ معبود بحق
مگر الله و بانکه محمد صلی الله علیه وآله وسلم رسول خداست باب الخيمة في المسجد للمرضى
وغيرهم بابیست در بیان جواز استناده کردن خیمه در مسجد برای مریضان و غیر ایشان حدثنا زكريا
بن يحيى قال حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله
عنها حدیث کرد ما را زکریا بن یحیی گفت حدیث کرد ما را عبد الله بن نمیر گفت حدیث کرد ما را هشام از پدر
خود که عروه است قالت اصيب سعد يوم الخندق في الاكحل گفت عایشه رسیده شد سعد یعنی
زخم رسید سعد را روز جنگ خندق در رگی که در میان ذراع است و آن را رگ حیوة میگویند و آن نهر بدن است
که در هر عضوی شعبه ایست از ان و قصد کرده میشود وقتی که قطع کرده میشود بند نمیشود و زخم زننده ابن العرقه
بود که یکی از بنی عامر است و الاکحل بفتح همزه و حا مهمله در میان آن هر دو کاف است فضرب النبي صلى الله عليه
وآله وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب پس استناده کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم
خیمه را در مسجد تا عیادة کند او را از نزدیک فلم يرعهم وفي المسجد خيمة من بني غفار الا الدم
يسيل اليهم پس در خوف نمی انداخت و شان را و حال انکه در مسجد خیمه ایست از بنی غفار مگر خون در ان حالتی که روان
میگردد بسوی او شان فقالوا يا اهل الخيمة ما هذا الدم الذي يأتينا من قبلكم
پس گفتند ای اهل خیمه چیست این چیزی که می آید ما را از جانب شما فاذا سعد يغذو جرحه دما فمات
فيها پس ناگاه دیدند که سعد روان میگردد خون از زخم وی پس مرد سعد در ان خیمه یا در ان مرض و در بعض نسخ منهاست
یعنی مرد بآن مرضه و جراحه مرضه باب ادخال البعير في المسجد للعلة بابست در
بیان جواز داخل کردن شتر در مسجد برای حاجة لفظ بعیر مشترک است میان مذکر و مونث گفته میشود جمل بعیر و

Marfat.com

ناقۃ بغیر کذا فی الکرمانی وقال ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعیر وکفت
ابن عباس رضی اللہ عنہ طواف کردند رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم بر شتر و در روایتی علی بعیرہ است یعنی بر بعیر خود حدثنا
عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروۃ عن زینب
بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ حدیث کرد ما را عبد اللہ بن یوسف کفت خبر داد ما را مالک از محمد بن عبد
الرحمن بن نوفل بفتح نون وفا معروف بود بیتیم عروہ بن الزبیر از زینب بنت ابی سلمہ از ام سلمہ قالت شکوت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی اشتکی کفت ام سلمہ شکایت کردم من بسوی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بدرستی من دردمندم یعنی شکایت کردم درد خود را پس آنحضرت وانی اشتکی مفعول
شکوت است کفتہ میشود اشتکی عضوا من اعضائہ اذا توجع منہ یعنی شکایت کرد عضوی را از اعضاء خود وقتی
کہ دردمند میشود ازان ومراد ازین قول ام سلمہ سوال است از طواف کردن کہ چکونہ طواف کنم لہذا آنحضرت جواب فرمودند
چنانچہ نقل میکند آنرا ام سلمہ ومیکوید کہ قال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فرمودند رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طواف بکن از پس مردم وحال انکہ تو سوار باشی فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یصلی الی جنب البیت یقرأ بالطور وکتاب مسطور پس طواف کردم من سوار بر شتر وحال انکہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میخواندند نزدیک خانہ کعبہ دران حال کہ قراءۃ میکردند بسورۃ الطور وکفتہ شدہ است
کہ ناقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغلمہ بود کہ در حالت سربول وشک نمیکرد وشاید کہ ام سلمہ برہمان ناقہ سوار بود

باب

حدثنا محمد بن المثنی حدثنا معاذ بن ہشام قال حدثنی ابی عن قتادۃ
حدثنا انس این باب بتنوین است حدیث کرد ما را محمد بن المثنی کفت حدیث کرد ما را معاذ بن ہشام کفت
حدیث کرد مرا پدر من از قتادہ کفت حدیث کرد ما را انس ان رجلین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وخرجا من عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی لیلۃ مظلمۃ کہ بدرستی دو مرد از
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نام یکی اسید بن حضیر ونام دیکری عباد بن بشر بود ونشسته بودند بار رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مسجد شریف نبوی وبعد از تحصیل سعادات صحبت شریف برآمدند از نزد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در شب تاریک بعد از نماز عشا ومعہما مثل المصباحین یضیئان بین ایدیہما

وحال آنکه باآن هر دو مرد از اصحاب رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مثل دو چراغ اند از غیب بی اسباب ظاهر دران حالتی که
روشن اند مثل آن هر دو میروند هم راه ایشان مثل مثل آن هر دو ناوقتی که یکجا میرفتند وراه مشترک داشتند فلما افترقا
صار مع کل واحد منهما واحد حتی اتی اهله پس هر گاه که جدا شدند از یکدیگر و هر یک راه خانه خود را گرفت
کردیه باهر یکی ازان هر دو یک چراغ تا که آمد و رسید اهل خود را و آوردن این حدیث در احکام مساجد از جهة ظاهر گردانیدن
سر قول آنحضرت که بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامة باشد یعنی بشارة دهد روندگان را
در تاریکیها بسوی مساجد بنور تام در روز قیامت پس آن هر دو را الله تعالی خاص گردانید بظهور آن نور تام که همه مشائین را
در آخرت خواهد شد و آن هر دو را در اینجا نیز کرامت گردانید ببرکت ملازمت ایشان در مسجد با رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم و درین حدیث دلیل است بر انکه کرامت اولیا حق است باب الخوخة والممر فی المسجد
باب است در بیان دریچه و گذرگاه در مسجد و خوخه بفتح معجمتین دروازه خورد است وجوهری گفته آن سوراخی است در دیوار
که ازان روشنی در خانه می در آید و ممر بفتح میم و تشدید را موضع مرور است حدثنا محمد بن سنان حدثنا
فلیح حدثنا ابو النضر عن عبید ابن حنین عن بسر بن سعید عن ابی سعید الخدری حدیث
کرد ما را محمد بن سنان بکسر سین مهمله و هر دو نون گفت حدیث کرد ما را فلیح بضم فا و فتح لام و آخر آن حا مهمله گفت حدیث
کرد ما را ابو النضر بفتح نون و سکون ضاد معجمه از عبید بن حنین بضم عین در اول و حا مهملتین و فتح نون در دوم از بسر بن
سعید بضم با موحده و سکون سین مهمله و سعید بکسر عین مهمله از ابی سعید خدری قال خطب النبی صلی الله علیه و
آله وسلم فقال ان الله خیر عبدا بین الدنیا وبین ما عنده گفت ابو سعید خدری خطبه خواند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم پس فرمود انحضرت بدرستی الله تعالی اختیار داده است بنده را در میان دنیا و
در میان چیزی که نزد آن خدا تعالی است در آخرة فاختار ما عند الله فبکا ابو بکر فقلت فی نفسی ما
یبکی هذا الشیخ پس اختیار کرد آن بنده چیزی را که نزد خدا تعالی است پس گریستند حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه
پس گفتم من در دل خود چه چیز میگریاند این شیخ را ان یکن الله خیر عبدا بین الدنیا وبین ما عنده
فاختار ما عند الله فکان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم هو العبد المخیر اگر
باشد الله تعالی که اختیار داده است بنده را در میان دنیا و در میان چیزی که نزد خدا تعالی است پس اختیار کرد آن

Marfat.com

بنده چیزی را که نزد خدا تعالی است پس بود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم آن بنده اختیار داده شده وَكَانَ
اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ و بود ابوبکر صدیق عالم ترین مایان لهذا فهمید که بدرستی رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم مفارقت میکنند دنیا را پس گریست از برای غم بر فراق آنحضرت و باید دانست که رسول
خدا صلی الله علیه و آله و سلم تعبیر کرد بقول خود عبدا نکره تا ظاهر کرد در رفعت شان صاحب عرفان در تفسیر مبهم پس
نفهمید مقصود آنحضرت را سوای یار غار وی پس تسکین دادند آنحضرت غم ابوبکر صدیق را باین قول خود پس فرمودند
آنحضرت ای ابابکر گریه مکن اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُوْبَكْرٍ بدرستی جوادترین و صاحب
نعمت ترین مرد بر من در صحبت خود ابوبکر است یعنی کسی که بذل کرده است برای من جان خود را ابوبکر است و اراده
کرده نشده است بامن منت را که کسی را منت نیست بر خدا و بر رسول وی بلکه منت خدا و رسول ویست بر همه
کس پس لفظ امن بفتح همزه و میم و تشدید نون از من بمعنی جود و احسان است نه از منت و آیه بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ
مفید همین معنی است و باید دانست که نعمت هم از خدا و رسول ویست بر تمامه خلق و هیچ نعمت از کسی بر آنحضرت
نیست لیکن رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بجمیل اخلاق و کرم خود اقرار کرد بآن از جهة ادای شکر منعم حقیقی
وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ و اگر می بودم من گیرنده دوستی از امت خود هر آینه
میگرفتم من ابابکر را دوست یعنی ابوبکر سزاوار خلت من بود اگر نمی بود مانع او را خلیل میگرفتم لیکن مانع موجود است
و آن اینست که دل رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم پر بود بخلت حق تعالی و محبت و معرفه و مراقبه آن عز و علا پس گنجایش
نمیدهد دل آنحضرت خلت دیگری را از غیر خدا تعالی وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ و لیکن مودة برادری
دینی ثابت و افضل است و مودة بمعنی خلت است و فرق در میان منفی و مثبت باعتبار متعلق است پس منفی بجهة
غیر دینی است و مثبت باعتبار دینی و نیز باعتبار عموم و خصوص است که مودة عام است که تمام اجزای دل را گرفته باشد
یا نه و خلت آنکه تمام اجزا را گرفته باشد و هیچ جزی فارغ نباشد و شک نیست که ابوبکر صدیق افضل صحابه است از جهة
لیاقت خلت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بعد از آن آنحضرت خاص گردانیدند حضرت ابوبکر صدیق را بفضیلت
دیگر چنانچه فرمودند لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ هرگز باقی داشته نشود در مسجد
هیچ دروازه را بر هیچ حال مگر بر حالی که بسته شده است مگر دروازه ابوبکر صدیق که بر حال فتح گذاشته شود و بند کرده نشود

Marfat.com

و درین حدیث دلیل است بر خصوصیت ابو بکر صدیق بخلافت و امامت بعد از ان حضرت بخلاف تمامی مردم پس باقی
گذاشتند دریچه او را نه غیر او را و آن دلالت میکند اگر خواهد بر آید از ان خوخه بسوی مسجد برای نماز و معارضه کرده شده است
بچیزی که در ترمذی است از ابن عباس سُدُّوا الْأَبْوَابَ الَّا بَابَ عَلِيٍّ و جواب داده شده است بانکه باب اهل بیت مستثنی است
که داخل است در باب آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم یا بانکه ترمذی گفته است که حدیث ابن عباس غریب است
و ابن عساکر گفته که این وهم است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد مارا عبد الله
بن محمد الجعفی بضم جیم و سکون عین مهمله گفت حدیث کرد مارا وهب بن جریر بفتح جیم گفت حدیث کرد مارا
پدرش یعنی جریر بن حازم بحاء مهمله و زای معجمه گفت شنیدم یعلی بن حکیم را بفتح یاء مثناة تحتیه و سکون و فتح لام در
اول و فتح حاء مهمله و کسر کاف در ثانی از عکرمه مولی ابن عباس قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله
وسلم فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ گفت ابن عباس برآمد رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم در مرض خود آنمرضی که انتقال کرد ند آنحضرت دران مرض از دنیا دران حالی که بسته باند
سر مبارک خود را بپک جامه فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ پس نشستند آنحضرت بر منبر پس
حمد گفتند بر الله تعالی و ثنا خواند مر وی ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ
وَمَالِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ بتحقیق نیست از مردم کسی
جواد تر بر من در نفس خود و مال خود از ابی بکر ابن ابی قحافه بضم قاف و نام وی عثمان بود وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ
النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ واگر می بودم من گیرنده
از مردم دوستی هر آینه میگرفتم من ابا بکر را دوست لیکن دوستی اسلام افضل است سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ
فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ بند کنید از من هر دریچه را که درین مسجد است سوای دریچه ابی بکر
بَابُ اتِّخَاذِ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ باب است در بیان کردن دروازها
و قفل برای کعبه و مساجد از جهه محافظت آنها و مراد از ابواب تختها است که دروازه بهمان گاه بسته میشود و گاه گشاده
و قفل هم بند همان تختها است قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ گفت ابو عبد الله

Marfat.com

گفت مرا عبد الله بن محمد گفت حدیث کرد مارا سفیان از ابن جریج بضم جیم او ای و فتح را مهمله و سکون یا تحتیه قال قال لی ابن ابی ملیکة یا عبد الملک لو رأیت مساجد ابن عباس و آله ایها گفت ابن جریج گفت مرا ابن ابی ملیکه بضم میم و فتح لام ای عبد الملک اگر به بینی تو مساجد ابن عباس و دروازهای آن مساجد را و جزای ابن شرط محذوف است که لرأیت عجبا باشد یعنی هر اینه به بینی عجب را حدثنا ابو النعمان و قتیبة بن سعید قالا حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر حدیث کرد مارا ابو النعمان بضم نون و قتیبه بن سعید گفتند آن هر دو که حدیث کرد مارا حماد بن زید از ایوب از نافع مولی ابن عمر از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم قدم مکة فدعا عثمان بن طلحة که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم آمدند در مکه پس خواندند عثمان بن طلحه را فتح الباب فدخل النبی صلی الله علیه و آله وسلم و بلال و اسامة بن زید و عثمان بن طلحة پس کشاد عثمان بن طلحه دروازه خانه کعبه را پس داخل شدند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و بلال مؤذن آنحضرت و اسامه بن زید خادم آنحضرت و عثمان بن طلحه حاجب کعبه دران خانه کعبه ثم اغلق الباب و رحا فلبثت ساعة ثم خرجوا پس بند کرد آن حاجب دروازه کعبه را و در روایت اغلق صیغه ماضی مجهول معنی آنست که بند کرده شد دروازه پس درنگ کردند آنحضرت دران خانه کعبه یک ساعت پس بیرون آمدند قال ابن عمر فبدرت فسألت بلالا فقال صلی فیه گفت ابن عمر پس شتابی کردم من پس بپرسیدم بلال را یعنی از نماز آنحضرت که آیا نماز خواندند آنحضرت در آن کعبه یا خواندند ابن گفت بلال خواندند نماز در آن کعبه فقلت فی ای قال بین الاسطوانتین پس گفتم من در کدام جانب از جوانب کعبه نماز خواندند گفت بلال میان دو ستون قال ابن عمر فذهب علی ان اسأله کم صلی گفت ابن عمر پس رفت و فوت شد از من اینکه بپرسم من آن بلال را که چند رکعت خواندند گفته است ابن بطال کرفتن دروازه برای مساجد واجب است تا محفوظ باشند از چیزهای ناپاک و داخل کردن حضرت سه کس را همراه خود برای معانی بوده است که مختص بود از ان سه کس هر کس بیک معنی پس عثمان بن طلحه را برای آن همراه کرفتند تا تو هم کرده نشود عزل آن از ان خدمت حجابت و برای آنکه قایم بوده است بامر فتح و غلق و بلال را برای آنکه مؤذن بود و خادم امر نماز و اسامه را برآنکه خادم حضرت بود و درین دلیل است که امام را میرسد که خاص کند بعضی خادمان خود را بسری که بوشیده است

Marfat.com

از از مردم و بند کردن دروازه برای آن بود تا ظن نکنند مردم که نماز دران کعبه سنت است و برای آنکه از خادم نکنند

مردم بر آنحضرت باب دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ بایست در بیان حکم داخل شدن مشرک

مسجد را و در بعضی نسخ فی المسجد است یعنی داخل شدن در مسجد حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ حدیث کرد مارا قتیبه بن سعید گفت حدیث کرد مارا لیث ابن سعید از سعید بن ابی سعید

مقبری انه سمع ابا هریرة یقول بعثت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خیلا

قبل نجد که بدرستی آن سعید شنید ابا هریره را که میگفت فرستاد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سوارانرا

جانب نجد و نجد بکسر قاف و فتح یا موحده بمعنی جهة است و نجد زمین بلند از تهامه تا عراق فجاءت برجل

من بني حنيفة يقال له ثمامة بن اثال پس آوردند آن سواران یک مردی را از بنی حنیفه که قبیله ایست از

عرب گفته میشد او را ثمامه ابن اثال و ثمامه بضم ثای مثلثه و تخفیف میم و اثال بضم همزه و تخفیف مثلثه فربطوه بسارية

من سواري المسجد بستند صحابه یا بر آنحضرت آن ثمامه بن اثال را بستونی از ستونهای تا به بیند خوبی نماز مسلمانان

و اجتماع او شان بر ان نماز پس نرم کرد دل وی و این حدیث کذشته است قریب در باب الاغتسال اذا اسلم در اختصار

کرده است آن حضرت این حدیث را اینجا و اقتصار کرده بر ارادت ترجمه که آن دخول مشرک است مسجد را و اختلاف است مجتهدان را در

داخل شدن مشرک در مسجد پس امام شافعی میگوید که داخل نشود در مسجد حرام برای قول حق تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

بعد عامهم هذا پس نزدیک نشوند مشرکان مسجد حرام را بعد این سال و داخل نشود باقی مساجد را بدلیل این باب و امام

مالک میگوید داخل نشود مشرک هیچ مسجد را برای قول حق تعالی ومن یعظم شعائر الله یعنی هر که تعظیم کند شعائر خدا را و از

جمله تعظیم شعائر منع مشرک است از دخول و ابو حنیفه میفرماید داخل شود مسجد حرام را و غیر آن را با این حدیث

باب رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ بایست در بیان حکم بلند کردن آواز در مسجد اکه آیا

حرام است یا نه حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ نُجَيْحٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حدیث کرد مارا علی بن عبد الله بن جعفر بن نجیح المدینی

گفت حدیث کرد مارا یحیی بن سعید القطان گفت حدیث کرد مارا الجعید بضم جیم و فتح عین مهمله و سکون یا تحتیه

آخر آن دال مهمله مصغر ابن عبد الرحمن قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ گفت

Marfat.com

حدیث کرد مارا یزید بن خصیفه بضم خا معجمه و فتح صاد مهمله و بفا نسبت لبوی جد است از سائب بن یزید بن سین مهمله
صحابی است قال کنت قائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا عمر بن الخطاب کفت سائب
بودم استاده در مسجد و در بعضی نسخ نایما واقع شد بجا قایما پس برین تقدیر معنی این باشد که بودم خفته در مسجد پس زد
مرا یک مردی بسنگ ریزه پس دیدم من پس ناگاه عمر بن الخطاب زننده است کفت جوهری حصبت آرجل احصبه
رمیته بالحصی فقال اذهب فاتنی بهذین فجئته بهما پس کفت عمر بن الخطاب سائب را برو پس
بیار این هر دو را پس آوردم من آن هر دو را فقال ممن انتما او من این انتما قالا من اهل الطائف
پس کفت عمر از کدام قبیله اید شما یا از کجا بید شما این شک راویست کفتند از اهل طائفیم قال لو کنتما من اهل
البلد لاوجعتکما کفت حضرت عمر اگر می بودید شما از اهل شهر هر آینه می زدم من شما را و در دمند میکردانیدم
یعنی تعذیر میکردم شما را بدره تر فعانی اصواتکما فی مسجد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
بلند میسازید شما آوازهای خود را در مسجد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و جمله ترفعان مستانفه است در جواب لم اردت
ایجاعنا یعنی چرا کردی تو در در رسانیدن ما یا از احضرت عمر در جواب کفت این جمله را حدثنا احمد قال حدثنا
ابن وهب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شهاب قال حدثنی عبد الله بن کعب
بن مالک اخبره حدیث کرد مارا احمد کفت حدیث کرد مارا ابن وهب کفت خبر داد مرا یونس بن یزید از
ابن شهاب کفت حدیث کرد مرا عبد الله بن کعب بن مالک که بدرستی کعب بن مالک خبر داد او را انه تقاضی ابن
ابی حدرد دینا له فی عهد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فی المسجد که بدرستی آن کعب بن مالک
تقاضا کرد و طلب نمود از ابن ابی حدرد دینی را که بوده است آن کعب بن مالک را بر ابن ابی حدرد در زمان رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم در مسجد آن حضرت و لفظ حدرد بفتح حا مهمله و سکون دال مهمله و فتح را مهمله و آخر آن
دال است و نام آن عبد الله بن سلامة بود فارتفعت اصواتهما حتی سمعها رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم وهو فی بیته پس بلند شد او آواز هر دو تا که شنیدند آن آوازها را رسول خدا صلی
الله علیه وآله وسلم و حال آنکه آنحضرت در خانه خود بودند فخرج الیهما رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم حتی کشف سجف حجرته پس برآمدند بسوی آن هر دو رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم تا که برداشتند

Marfat.com

پرده حجره خود را یعنی اراده خروج کردند پس روان شدند از آن مکان که بودند در آن تا که رسیدند بر دروازه حجره برداشتند
پرده حجر را و سجف بکسر سین مهمله و سکون جیم و بفا پرده است و نادی کعب بن مالک فقال یا کعب فقال
لبیک یا رسول الله و ندا کردند و طلبیدند آنحضرت کعب بن مالک را پس فرمودند ای کعب پس گفت آن کعب
لبیک یا رسول الله یعنی حاضرم ای رسول خدا فاشار بیده ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت
یا رسول الله پس اشاره نمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بدست مبارک خود که مفهوم آن اشاره این
بود که ساقط کن و بینداز نصف را از دین خود گفت کعب تحقیق انداختم و ساقط کردم ای رسول خدا قال لرسول الله
الله صلی الله علیه وآله وسلم فاقضه فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ابن ابی حدرد را برخیز
واد اکن آن باقی حق وی را و باید دانست که از حدیث سابق معلوم شد انکار حضرت عمر ارتفاع اصوات را
در مسجد و ازین حدیث عدم انکار حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس وجه جمع آنست که انجا رفع اصوات
بی ضرورة بود و اینجا برای طلب حق بود لهذا انکار نکردند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم از او جائز داشته است ازا
امام اعظم ابو حنیفه رضی الله عنه باب الحلق والجلوس فی المسجد بابست در بیان حکم جواز
حلقها کردن و نشستن در مسجد برای تعلیم و تعلم علم و خواندن قرآن و ذکر کردن و حلق بکسر حا مهمله و فتح لام جمع حلقة
و بفتح حا نیز آمده بر خلاف قیاس حدثنا مسدد قال حدثنا بشر بن المفضل عن عبید
الله عن نافع عن ابن عمر حدیث کرد ما را مسدد گفت حدیث کرد ما را بشر بن المفضل بکسر باء موحده
و سکون شین معجمه در اول و ضم میم و فتح فا و تشدید ضاد معجمه مفتوحه از عبید الله بضم عین مهمله از نافع مولی ابن عمر
از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما قال سأل رجل النبی صلی الله علیه وآله وسلم وهو علی
المنبر ما ترى فی صلوة اللیل گفت عبد الله بن عمر پرسید یکمردی از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
و حال انکه آنحضرت بر منبر بودند چیست حکم شما در نماز شب یعنی تهجد را چند رکعت بیک تحریمه باید خواند
لهذا حضرت جواب فرمودند باین قول خود فقال مثنی مثنی فاذا خشی الصبح صلی واحدة فرمودند
آنحضرت دو دو رکعت بخواند پس وقتی که بترسد طلوع صبح صادق را بخواند یک رکعت و قول آنحضرت که مثنی مثنی
خبر مبتدا محذوف است ای صلوة اللیل مثنی مثنی است و لفظ مثنی ثانی تاکید است برای اول نه برای تکرار است که آن مستفاد

Marfat.com

ازان صیغه یعنی نماز تهجد دو دو رکعت است فَاَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰی پس وتر خواهد کرد یعنی طاق خواهد ساخت
آن یک رکعت برای آن مصلی خبری را که خوانده است و این حدیث حجت است برای شافعیه برانکه افضل وتر یک رکعت است
و میگویند مالکیه آن یک رکعت با دو کانه که سابق ازان بوده است وتر گردانیده است نماز را و امام ابوحنیفه
میفرمایند که وتر سه رکعت است بیک سلام در آخر او مثل صلوٰة مغرب و روایت کرده است حدیث را از حضرت
عمر بن الخطاب و حضرت علی بن ابی طالب و عبد الله ابن مسعود و ابی بن کعب و زید بن ثابت و انس بن مالک
و غیر آن کذا فی العینی و جواب داده اند از حدیث که او تر ت ما صلی احتمال اینمعنی دارد که این رکعت با شفع
ما قبل وتر می سازد همه را و اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا فَاِنَّ
النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم اَمَرَ بِهٖ و بدرستی شان اینست که بوده است ابن عمر که میگفت
بگردانید آخر نماز خود را در شب وتر پس بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم امر فرموده اند بآن و در بعضی
نسخ ذکر باللیل نیست و وجه دلالت حدیث بر ترجمه ظاهر است خصوصا باعتبار بعضی روایات که دران این عبارت است
فرای فرجة فی الحلقة و در نسخه مشهوره باعتبار جزء ترجمه است که جلوس فی المسجد است که منبر حضرت در مسجد بود و جماعه صحابه
نیز در مسجد بودند حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
حدیث کرد ما را ابو النعمان که نام آن محمد بن فضل است گفت حدیث کرد ما را حماد از ایوب از نافع مولی ابن عمر از عبد الله
ابن عمر اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم وَهُوَ یَخْطُبُ که بدرستی یکمردی آمد بسوی رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم و حال آنکه آنحضرت در خطبه بودند یعنی خطبه میگفتند فَقَالَ کَیْفَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی
مَثْنٰی پس گفت آنمرد چگونه است نماز شب یعنی بیک تحریمه چند رکعت باید خواند فرمودند آنحضرت نماز تهجد دو دو رکعت است
فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّیْتَ پس وقتی که بترسی طلوع صبح صادق را
پس وتر کن بر کعتی واحده که طاق گرداند آن یک رکعت خبری را که خوانده و قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ
اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ وَ گفت ولید بن کثیر بنا رسانید گفت حدیث کرد مرا عبید الله ابن
عبد الله که بدرستی عبد الله بن عمر بن الخطاب که بدر و بیعت حدیث کرد او شان را اشارت است بجماعتی که آنجا حاضر بودند
اَنَّ رَجُلًا نَادَی النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ که بدرستی یکمردی ندا کرد رسول خدا را صلی الله

Marfat.com

علیه وآله وسلم وحال آنکه آن مرد نداکننده در مسجد بود اگر بگوئی که نیست در یکی از حدیث چیزی که دلالت کند بر حلقها در
مسجد گوئیم جواب داده شده است باینکه تشبیه داده شده است نشستن مردم را در مسجد گرد آنحضرت وحال آنکه
آنحضرت خطبه میکوینند بحلقه کردن مردم گرد عالم برای تعلم حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ حدیث کرده است مارا عبد الله بن یوسف گفت خبر داد مارا مالک
از اسحاق ابن عبد الله بن ابی طلحه اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلَی عَقِیلِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِی وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ
که بدرستی اباره بضم میم وتشدید راء مهمله معتق عقیل بن ابی طالب بفتح عین مهمله خبر داد او را از ابی واقد لیثی تا که
بَیْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ گفت اباواقد دران هنگام که بودند
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نشسته در مسجد فَاَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صلی
الله علیه واله وسلم پس متوجه شدند سه شخص براه وداخل شدند در مسجد پس متوجه شدند وآمدند دو شخص از ان سه شخص
بسوی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم ودر بعضی نسخ بینا است بجای بینما وبنی الله بجای رسول الله ودر بعضی نسخ لفظ
جالس نیست ودر بعضی لفظ نفر مقدم است بر لفظ ثلثة وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاَی فُرْجَةً فَجَلَسَ وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ ورفت یکی از ان سه کس پس هر چونکه باشد یکی از ان دو که پیش آنحضرت آمدند پس دید فرجه را در حلقه
که گرد آنحضرت بود یعنی جای یک کس را یافت پس نشست در ان فرجه وهر چونکه باشد دیگر از ان دو پس نشست پس آن حلقه
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا وهر چونکه باشد دیگری از ان سه که پیش آنحضرت نیامده بود پس پشت داد در ان حالتی که
رونده بود فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّلٰثَةِ پس
هرگاه فارغ شد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از ان چیزی که مشغول بودند بان از خطبه وتعلیم وغیر ان فرمودند یا خبر ندهم
شما را از کس حال آن سه کس اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰی فَاٰوَی اللّٰهُ هر چونکه باشد یکی از ان سه کس پس آمد بسوی جاء ذکر
خدا پس جا داد او را الله تعالی ودر آورد در حلقه یعنی آن یکی که داخل حلقه شد ولفظ فاوی بقصر است ولفظ فاوی الله بمد است
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیَی اللّٰهُ مِنْهُ وهر چونکه باشد دیگری که در پس حلقه نشست ومزاحمت بمردم نکرد پس حیا
کرد از مزاحمت مردم پس جزا داد او را الله تعالی بمثل فعل وی باینکه رحمت کرد او را وعقاب نکرد واین عقاب نکردن
بحالت مستحبی یا ماند که از مستحبی کاری نمی آید وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ وهر چونکه باشد دیگر

Marfat.com

یعنی آن شخصی که مجلس معلی آنحضرت را گذاشته رفت پس اعراض کرد او از رحمت الهی پس اعراض کرد الله تعالی از بخشش وی
و جزا داد او را الله تعالی باینکه غضب کرد بروی و او شقی گشت و این از باب ذکر ملزوم و اراده لازم است و وجه دلالت
بر ترجمه ظاهر است باب الاستلقاء فی المسجد و مد الرجل بابست در بیان جواز دراز کشیدن
به پشت در مسجد و پا دراز کردن دران حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب
عن عباد بن تميم عن عمه حدیث کرد ما را عبد الله بن مسلمه از مالک از ابن شهاب از عباد بن تمیم بفتح عین مهمله و تشدید
باء موحده از عم وی که آن عبد الله بن زید بن عاصم است مازنی و صحابی است انه رای رسول الله صلی الله علیه و
اله وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری که بدرستی آن عبد الله بن زید دید رسول
خدا را صلی الله علیه و اله وسلم دران حال که بر پشت دراز کشیده بودند حال آنکه نهنده بودند یک پای خود را از دو پای
خود بر دیگری وعن ابن شهاب عن سعید بن المسیب قال کان عمر و عثمان یفعلان ذلك
و مرویست از ابن شهاب از سعید بن مسیب بفتح یاء تحتیه و کسر آن هر دو جائز است و گفته است این مدینی نمیدانم در تابعین
اعلم از آن که گفت آن سعید بن مسیب بوده اند عمر و عثمان میکردند آن استلقا را در مسجد باب المسجد
یکون فی الطریق من غیر ضرر للناس و به قال الحسن و ایوب و مالك بابست در بیان جواز بنا مسجد
که باشد آن بنا در راه از غیر ضرر مردم را و باین جواز گفته است حسن بصری و ایوب سجستانی و امام مالک حدثنا
یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب اخبرنی عروة ابن الزبیر حدیث کرد
ما را یحیی بن بکیر نسبت وی بسوی جد است و نام پدر وی عبد الله است گفت حدیث کرد ما را لیث از عقیل بضم عین مهمله از
ابن شهاب گفت خبر داد مرا عروه بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه و اله وسلم قالت
لم اعقل ابوی الا وهما یدینان الدین که بدرستی عائشه زوجه رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم گفت در عقل
نیاورده ام و نشناخته ام مادر و پدر خود را که ابو بکر صدیق و ام رومان باشد در هیچ حال مگر در حالی که آن هر دو تدین
میکردند بدین اسلام یعنی من ایشان را بر غیر حالت اسلام نیافته ام و پیش از شعور من ایشان اسلام آورده بودند و نصب
دین بنزع خافض است ای یدینان بدین الاسلام ولم یمر علینا یوم الا یاتینا فیه رسول الله صلی الله
علیه و اله وسلم طرفی النهار بکرة و عشیة و نگذشت بر ما یان روزی مگر که می آمدند پیش ما یان دران روز

Marfat.com

رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم دو طرف روز بگاه و بیگاه ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ
بسنر ظاهر شد مر ابی بکر صدیق را یعنی رایی و مصلحتی برای بنا مسجد پس بنا کرده مسجدی را در نزدیک حویلی خود در راه و فنا رکسر
فا با مد زمینی که دراز کشیده شده است از اطراف و جوانب شهر و حویلی فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ
پس بود ابو بکر صدیق که نماز میخواند در ان مسجد و قرآن را فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ
منه وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ پس مطلع میشدند بر تلاوت ابو بکر صدیق زنان مشرکان و اطفال اوشان تعجب میکردند از ان
ابو بکر صدیق و میدیدند بسوی او وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ و بوده است
ابو بکر صدیق مردی بسیار گریه کننده مالک نمیشد چشمهای خود را که نگاه دارد آنها را از گریه کردن وقتی که میخواند قرآن را
أَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ پس در خوف انداخت آن خواندن قرآن را ابو بکر صدیق اشراف
قریش را از مشرکان یعنی خایف شدند و نرسیدند که مبادا از شنیدن قرآن ابی بکر صدیق ابناء ایشان بسوی دین اسلام
مایل کردند و وجه مطابقه در میان دو حدیث و ترجمه آنست که رسول صلی الله علیه وآله وسلم مطلع شدند بر بنا کردن ابو بکر
صدیق مسجد را در راه و مقرر داشتند از آن بَابُ الصَّلَوٰةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ باب در بیان
جواز نماز در مسجد بازار وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ و نماز خواند ابن عون بفتح عین
مهمله و سکون واو و آخر آن نون در مسجد حویلی که بسته شده بر ان عون و کسی که همراه او بود دروازه و غرض بخاری از
آوردن این حدیث بر دو حنفیه است که ایشان قایلند باتخاذ مسجد در دار حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم حدیث
کرد ما را مسدد گفت حدیث کرد ما را ابو معویه از اعمش از ابی صالح از ابی هریره از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
قَالَ صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً
فرمودند آنحضرت نماز در جماعة زیاده میشود بر نماز آنشخص در خانه و نماز آن در بازار پنجاه بست و پنج درجه و جمع
بیا بعد میم مکسوره است فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ
لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً پس بدرستی یکی از شما وقتی که وضو
میکند و نیک میسازد وضو را برعایت سنن و آداب آن و کامل گردانیدن آن و می آید مسجد را در آن حال که آرزو

Marfat.com

نمیکند بآن آمدن در مسجد مگر نماز را یا خبری را که در حکم نماز است مثل اعتکاف و ذکر حق برسید از دهیچ کاری را مگر که بلند
میکند او را الله تعالی از روی درجه عظیم و دور میدارد از ان الله تعالی گناهی را حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَاِذَا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ کَانَ فِی صَلٰوةٍ مَا کَانَتْ تَحْبِسُهُ و می باشد آن رفع درجه و حط خطیئه تا داخل شدن مسجد
و وقتی که داخل شد در مسجدی باشد در ثواب نماز تا دامی که بند کرده است او را نماز از کارهای دیگر یعنی در انتظار نماز
نشسته است وَیُصَلِّی الْمَلٰئِکَةُ عَلَیْهِ مَادَامَ فِی مَجْلِسِهِ الَّذِی یُصَلِّی فِیْهِ و آمرزش میخواهند و صلوة
میفرستند فرشتگان بران مصلی مادامی که باشد در مجلس خود آن مجلسی که نماز خوانده است دران مجلس و فرشتگان
استغفار میکنند باین صیغه اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ یُؤْذِ بِحَدَثٍ فِیْهِ یعنی ای پروردگار
مغفرت کن او را ای پروردگار رحمت کن او را و مغفرت عفو گناه است و رحمت عطار نعمات است و استغفار
میخواهند ملائکه همیشه تا که ایذا نرساند کسی را بحدث یعنی تا که بیوضو نشود و وقتی بیوضو شد ملائکه متاذی میشوند
و یا اوقات بانسان هم ایذا میرسد و در بعضی نسخ لفظ یؤذ نیست و یُحْدِثُ بفعل مضارع معلوم است از افعال
و یُحْدِثُ و یُحْدَثُ هر دو بمعنی حدث کردن است و در نسخه دیگر یحدث از تفعیل آمده بمعنی سخن گفتن پس تا وقتی
که مصلی در جای نماز نشسته باشد با وضو مشغول بذکر یا ساکت در فکر ملائکه استغفار برای او میخواهند و هر گاه که بیوضو
شد یا سخن دنیا کرد فرشتگان از استغفار کردن می مانند باب تَشْبِیْكِ الْاَصَابِعِ فِی الْمَسْجِدِ
و غیره و بابست در بیان تشبیک اصابع در مسجد و غیر آن حَدَّثَنَا حَامِدُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا
عَاصِمٌ حَدَّثَنَا اَخِیْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عُمَرَ و حدیث کرد مارا حامد بن عمر بضم عین مهمله از
بشر گفت حدیث کرد مارا عاصم گفت حدیث کرد ما را برادر من واقد بقاف از پدر خود از عبد الله بن عمر یا
ابن عمر و که آن ابن عاص است این شک از واقد است شَبَّكَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم اَصَابِعَهُ و
گفت عبد الله بن عمر تشبیک کردند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم انگشتان خود را و تشبیک در آوردن
انگشتان یکدست در فرجهای انگشتان دست دیگر است وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ
هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهُ لِیْ اَخِیْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِیْهِ و گفت عاصم که شیخ بخاری است
ابن علی حدیث کرد مارا عاصم که ابن محمد بن زید است گفت عاصم شنیدم این حدیث را از پدر خود که محمد ابن زید است

Marfat.com

پس یاد نداشتم آنرا پس راست و درست کردانید یعنی یاد دهانید برای من آن حدیث را برادر من واقد از پدر خود
که محمد بن زید است قَالَ سَمِعْتُ اَبِي وَهُوَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو گفت واقد شنیدم من پدر خود را
و حال آنکه وی میگفت گفت عبد الله بن عمرو قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو
كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم ای عبد الله
بن عمرو چگونه باشد حال تو وقتی که باقی مانی در حثاله از مردم باین یعنی بچیزی که بیان آن بالا گذشته و سابق رفته و حثاله
بضم حاء مهمله و تخفیف مثلث پوست جو و خرما و کرنج و غیر آوردی و زبون هر چیزی و مراد درینجا مردم زبونست که در
دین خوب نباشند و در بعضی نسخها این عبارة هم هست قَدْ مَزَجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا
وَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ تحقیق آمیخته شده باشد عهدهای ایشان و امانتهای ایشان
یعنی فاسد کردد عهد و امانت اوشان و مختلط شود و تمیز نباشد و مختلف شوند و بکردند اینچنین و تشبیک
در اصابع خود کردند برای تمثیل معقول بمحسوس که اختلاف و اختلاط اوشان امری معقول است و این حدیث ساقطست
در اکثر نسخ کتاب حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم حدیث کرد ما را خلاد بن یحیی گفت حدیث کرد
ما را سفیان از ابی بردة بن عبد الله از جد خود که ابی بردة بن ابی موسی اشعری است از ابی موسی اشعری از رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا فرمودند آنحضرت که بدرستی
مومن برای مومن مثل بنیاد است که محکم میکند بعض آن مر بعض دیگر را وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ و در آوردند آن
حضرت انگشتان یکدست را در فرجهای انگشتان دست دیگر حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ
قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حدیث کرد ما را اسحاق گفت حدیث کرد ما را
نضر بن شمیل بضم شین معجمه گفت خبر داد ما را ابن عون بفتح مهمله و سکون واو از ابن سیرین که نام وی محمد است
از ابی هریره رضی الله عنه قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم اِحْدَى صَلَوَاتَيِ الْعَشِيِّ
گفت ابو هریره خواندند بما رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یعنی امامت کردند ما را در یکی از دو نماز عشی که آن
ظهر و عصر اند و عشی بفتح عین مهمله و تشدید یا از اول زوال تا غروبست قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُو هُرَيْرَةَ

وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا گفت ابن شیرین تحقیق نامیده بود آن نماز را ابو هریره ولیکن فراموش کردم من آنرا قَالَ فَصَلّٰى
بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ گفت ابو هریره پس خواندند آنحضرت بما دو رکعت پستر سلام گفتند فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ
مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ پس برخواستند و رفتند سوی چوبی که بر عرض افتاده بود در مسجد بیک کناره فَاتَّكَاَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ پس تکیه کردند آنحضرت بران چوب در حالی که مشابه اند آنحضرت بشخصی
که خشم دارد و کانه برای این گفته است ابو هریره که صحابه کرام را معلوم نبود که حضرت خشمگین هستند یا نه وَوَضَعَ يَدَهُ
الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ و نهادند آنحضرت دست راست خود را بر دست چپ خود
و در آورد انگشتان یکدست را در انگشتان دست دوم که عبارت از تشبیک است وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ
عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى و نهادند رخساره راست خود را بر پشت دست چپ خود وَخَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ
اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ و برآمدند مردمان که صاحب سرعت بودند و دل شان مشغول بکارها بود و امتیاز نکردند که دو رکعت
خواندیم یا چهار رکعت از دروازهای مسجد و سرعان بضم سین مهمله و راء مهملتین و ضم نون جمع سریع و آن شتابی
کننده است در کار فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ
پس گفتند صحابه با یکدیگر آیا کوتاه شد نماز و در روایتی بصیغه مجهول است و حالانکه دران قوم ابو بکر صدیق
و عمر بن خطاب بودند پس خوف کردند از آنحضرت که کلام کنند با او وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ
طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ و بود دران قوم یکمردی خرباق نام بکسر خاء معجمه و براء مهمله و بیاء موحده و آخر
آن قاف و بوده است در دو دست وی درازی گفته میشد او را ذو الیدین و معروف بود باین نسبت
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ گفت آن ذو الیدین ای رسول خدا آیا فراموش کردی
دو رکعت را یا کوتاه شد نماز و اینجا نیز بصیغه مجهول روایت است قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ
تَقْصُرْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فرمودند آنحضرت علیه السلام
فراموش نکرده ام در ظن خود و کوتاه هم نشده است نماز پس فرمودند آنحضرت علیه السلام مخاطب صحابه را
ساخته آیا چنانست که میگوید ذو الیدین یعنی کم خوانده شده است از چهار رکعت گفتند صحابه دیگر آری
همچنانست که ذو الیدین گفته است فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ

Marfat.com

الطول ثم رفع راسه وكبر پس پرسيدند حضرت عليه السلام پس خواندند دو ركعت باقي را پس سلام
گفتند پس تكبير گفتند و سجده كردند مثل سجده نماز باداز تر ازان پس سر برداشتند سر مبارك خود را از سجده و تكبير
گفتند ثم كبر وسجد مثل سجوده اوالطول ثم رفع راسه وكبر پس تكبير گفتند و سجده كردند
مثل سجده صلوتيه يا دراز تر ازان پس سر برداشتند سر مبارك خود را از سجده و تكبير گفتند فربما سالوه
ثم سلم فيقول نبئت ان عمران ابن حصين قال ثم سلم پس باو گفته مي پرسيدند مردم
ان محمد بن سيرين را يا در حديث بعد وكبر اخير ثم سلم است يعني در حديث ثم سلم در آخر هست پس مكيفت كه
خبر داده شدام كه بدرستي عمران بن حصين گفته است ثم سلم بايد دانست كه در اثناء نماز اقوال و افعال كه از
آنحضرت واز قوم واقع شده بيش از حرمت آنها بود و بيان احكام متعلقه باين حديث در باب سجده سهو خواهد
آمد ان شاء الله تعالى باب المساجد التي على طرق المدينة باب است در حكم مساجدي
كه بر راههاي مدينه است والمواضع التي صلى فيها النبي صلى الله عليه واله وسلم و در حكم آن جاهائي
كه نماز خوانده اند دران جاها رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم و گردانيده نشده اند مساجد حدثنا محمد بن
ابي بكر المقدمي قال حدثنا فضيل بن سليمان قال حدثنا موسى بن عقبة
حديث كرد ما را محمد بن ابي بكر المقدمي بصيغه اسم مفعول از تقديم كفت حديث كرد ما را فضيل بضم فا و فتح ضاد
معجمه و سكون ياء مثناة تحتانيه ابن سليمان بضم سين مهمله كفت حديث كرد ما را موسى بن عقبه بضم عين مهمله و
اسكان قاف قال رايت سالم بن عبد الله يتحرى اماكن من الطريق فيصلي فيها
كفت موسى ديده ام من سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب را كه طلب ميكرد و اختيار مي نمود جاها بسوا
از راه كه نماز خوانده بودند رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم دران جاها پس نماز ميخواند دران جاها و يحدث
ان اباه كان يصلي فيها و حديث ميكرد سالم كه بدرستي پدر وي كه عبد الله بن عمر بن الخطاب است بود است
كه ميخواند نماز دران مواضع وانه راى النبي صلى الله عليه واله وسلم يصلي في تلك الاماكنة
و بدرستي آن عبد الله بن عمر ديده است رسول خدا را صلى الله عليه واله وسلم كه نماز ميخواندند دران امكنه قال
وحدثني نافع عن ابن عمر انه كان يصلي في تلك الاماكنة كفت موسى بن عقبه و حديث

Marfat.com

کرد مرا نافع که محقق عبداللہ بن عمر است از ابن عمر که بدرستی آن ابن عمر بود که نماز میخواند در آن موضع و
سَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا
فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ گفت موسی و پرسیدم من سالم را که ابن عبداللہ بن عمر است از آن مواضع
پس نمیدانم من سالم را مگر که موافقت کرد مر نافع را در بیان آن مواضع همه آن مواضع لیکن آن هر دو یعنی
نافع و سالم مختلف شدند در مسجدی که بشرف روحاء است و شرف روحاء بفتح شین معجمه و بر اء مهمله و فا
در آخر و روحا بفتح راء مهمله و سکون واو و بحاء مهمله ممدوده نام موضعی است که در میان آن و در میان مدینه
طیبه سی و شش کروه مسافه است و حضرت رسول کریم صلی اللہ علیه وآله وسلم ذکر حق آن موضع فرموده اند این
این وادی است از وادیهٔ بهشت و تحقیق نماز خوانده اند در آن موضع پیش از من هفتاد نبی و کدشت با آن موضع
موسی بن عمران حج کننده یا عمره آرنده حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ حدیث
کرد مارا ابراهیم بن المنذر بکسر ذال معجمه الحزامی بکسر حاء مهمله و بزای گفت حدیث کرد مارا انس بن عیاض بکسر عین
مهمله آخر آن ضاد معجمه گفت حدیث کرد مارا موسی بن عقبه از نافع که بدرستی عبداللہ بن عمر خبر داد او را آن
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ که بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم
بود ند که نزول میکردند بذی الحلیفه بضم حاء مهمله و فتح لام میقاتی است مشهور برای اهل مدینه حِينَ يَعْتَمِرُ عُمَرُ
وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وقتی که عمره میکردند
و در حج خود وقتی که حج میکردند زیر درخت سمره در جانب آن مسجدی که در ذی الحلیفه است و سمره بفتح سین مهمله
و ضم میم ام غیلان است و آن درختی است خاردار وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ
أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ وبوده اند رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم وقتی که می آمدند در مدینه
شریفه از غزوی که می بود در آن راه یا از حج یا عمره فرود می آمدند در بطن وادی فَإِذَا أَظْهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ
أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ پس وقتی که خارج میشدند از بطن وادی می
نشاندند راحله خود را در بطحای که بر کناره وادی است همچو بطحای که شرقیه است و بطحای جای روان شدن آب

Marfat.com

که وسیع باشد و سنگریزها دارد و شفیر بفتح شین معجمه طرف و کناره شی را گویند فَعَرَّسَ ثَمَّةَ حَتّٰی یُصْبِحَ لَیْسَ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِحِجَارَةٍ پس فرود می آمدند در آخر شب آنجا نبوده است آن تعریس یا آن موضع نزدیک مسجدی
که بحجاره است و تعریس آخر شب فرود آمدن و عرّس بمهملات و تشدید را ماضی معلوم است از تعریس وَلَا عَلَی الْاَکَمَةِ
الَّتِیْ عَلَیْهَا الْمَسْجِدُ کَانَ ثَمَّةَ خَلِیْجٌ و نه بر اکمه که هست بر آن اکمه مسجد بوده است در آن موضع وادی عمیق
و اکمه بفتحات پشته کذا فی الصراح و خلیج بفتح خاء معجمه و کسر لام آخر آن جیم وادی است که او را عمق باشد یُصَلِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ
عِنْدَهُ فِیْ بَطْنِهِ کُثُبٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه واله وسلم ثَمَّةَ یُصَلِّیْ که نماز میخواند عبد الله
بن عمر نزد آن وادی و بوده است در بطن آن وادی تودها ریگ و کثب بکاف مضمومه و بمثلثه و بباء موحده جمع کثیب است
و آن پشته ریگ است بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که آنجا نماز میخواندند فَدَحَا السَّیْلُ فِیْهِ بِالْبَطْحَاءِ
حَتّٰی دَفَنَ ذٰلِکَ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یُصَلِّیْ فِیْهِ پس دفع کرد سیل در آن وادی بطحا را تا که دفن کرد
آن مکانی را که بوده است عبد الله بن عمر که نماز میخواند در آن وادی وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ
صلی الله علیه واله وسلم صَلّٰی حَیْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِیْرُ و بدرستی عبد الله بن عمر حدیث کرد آن نافع را که
بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند در مکان مسجد خورد و المسجد مرفوع است بآنکه خبر مبتدا محذوف است که آن
لفظ هو است و مبتدا با خود مضاف الیه حیث است زیرا که حیث مضاف نمیشود و مگر بسوی جمله و در بعضی نسخ جنب المسجد
واقع است پس بر این صورة المسجد مجرور باشد باضافه جنب و جنب منصوب باشد بنا بر ظرفیة و لفظ جنب بجیم و نون و باء
موحده تحتیه و بنا بر این نسخه معنی چنان باشد که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند پهلوی مسجد صغیر و الصغیر
بر هر دو نسخه صفت المسجد است الَّذِیْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ آن مسجدی که نزدیک مسجدیست
که در مکانیست که مسمی بشرف الروحا است وَقَدْ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ یَعْلَمُ الْمَکَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ واله وسلم و تحقیق بوده است عبد الله بن عمر که میدانست آن جا را که نماز خواند
در آن جا رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم این معنی بر نسخه ایست که یعلم بفتح یا و فتح لام باشد و بر نسخ که بضم یا و کسر لام باشد
از اعلام من العلامة معنی چنان باشد که بود عبد الله بن عمر که علامت میکرد آن جای را که خواندند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم در آنجا نماز و بر نسخه یعلّم بفتح یا و عین مهمله و تشدید لام این معنی میشود که بود عبد الله بن عمر که آموخته بود آن

Marfat.com

مکانی را که خوانده بودند نماز را رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در آن مکان یقول ثم که عن یمینک حین تقوم
فی المسجد یصلی میگوید عبد الله بن عمر آن مکان موصوف آنجاست از دست راست تو وقتی که ایستاده مشوی
در مسجد دران حال که نماز میخوانی تو وذلک المسجد علی حافة الطریق الیمنی وانت ذاهب الی مکة
وآن مسجد صغیر بر کناره راست راه است وحال انکه تو رونده باشی جانب مکه شریفه وحافه بتخفیف خا جانب است
بینه وبین المسجد الاکبر رمیة بحجر او نحو ذلک درمیان آن مسجد ودرمیان مسجد کلان مسافت
انداختن است بسنگ یا مانند آن یعنی از مسجد کلان اگر سنگ انداز تند بمسجد خورد میرسد وان ابن عمر کان
یصلی الی العرق الذی عند منصرف الروحاء وبدرستی عبد الله بن عمر بود که نماز میخواند بسوی کوه
خوردی که نزدیک جای گردیدنست بسوی روحاء وذلک العرق انتهاء طرفه علی حافة الطریق
وآن کوه خورد انتهاء طرف بر کناره راست وعرق بکسر عین مهمله وسکون را مهمله کوه خورد است کذا فی الکرمانی
دون المسجد الذی بینه وبین المنصرف وانت ذاهب الی مکة نزدیک آن مسجدی که درمیان
آن عرق ودرمیان محل گردیدنست جانب روحاء وحالانکه تو رونده جانب مکه معظمه وقد ابتنی ثم مسجد
فلم یکن عبد الله یصلی فی ذلک المسجد وتحقیق بنا کرده شده است آنجا مسجد پس نبوده است عبد الله بن عمر
که نماز بخواند در آن مسجد وابتنی بصیغه ماضی مجهول است از افتعال کان یترکه عن یساره وراءه بود عبد الله بن
عمر که میگذاشت آن مسجد مبنیه را جانب چپ خود ویصلی امامه الی العرق نفسه ومیخواند عبد الله
بن عمر پس آن مسجد جانب آن کوه خورد نفس آن کوه خورد وکان عبد الله یروح من الروحاء فلا یصلی
الظهر حتی یاتی ذلک المکان فیصلی فیه الظهر وبود عبد الله بن عمر که کوچ میکرد از منزل روحا
پس نمیخواند نماز ظهر را تا که میرسید آن مکان را که نماز میخواند در آنجا آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پس میخواند عبد الله
در آن مکان ظهر را واذا قبل من مکة فان مر به قبل الصبح بساعة او من آخر السحر عرس
حتی یصلی بها الصبح ووقتی که می آمد عبد الله بن عمر از مکه معظمه پس اگر میگذشت بآن مکان پیش از صبح بیک
ساعت یا از آخر سحر دران مکان نزول میکرد ومیماند آنجا تا که میخواند دران جا نماز صبح را ووقت در قبل الصبح من ساعة
ودر آخر السحر آنست که اراده کرده است از آخر السحر اقل من ساعة را پس میرد ومغایرت ندارد وان عبد الله

Marfat.com

حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم کَانَ یَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ وبدرستی عبدالله بن
عمر حدیث کرد آن نافع را که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بودند که نزول میکردند زیر شجره عظیم غلیظه
وسرحه بفتح سین مهمله وسکون راء مهمله آخرآن حاء مهمله شجره عظیمه است وضخمه بفتح ضاد معجمه وسکون خاء معجمه آخرآن
میم سطبر از هر چیزی کذا فی الصراح پس درخت سطبر کثیرة اغصان واوراق می باشد دُوْنَ الرُّوَیْثَةِ عَنْ یَمِیْنِ
الطَّرِیْقِ نزدیک قریه رویثه از دست راست راه ورویثه بضم راء مهمله وفتح واو وسکون یاء مثناة تحتانیه و
فتح ثاء مثلثه قریه ایست که درمیان آن ودرمیان مدینه طیبه هفده فرسخ مسافت است وَوِجَاهِ الطَّرِیْقِ
فِیْ مَکَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حِیْنَ یُفْضِیْ مِنْ اَکَمَةٍ ومقابل راه در مکان فراخ نرم وقتی که می برآمد از اکمه
ووجاه بکسر واو وضم جیم ورا بعطف بریمین الطریق یا منصوبست بظرفیه وبطح بفتح باء موحده وسکون طاء مهمله
وکسر آن بمعنی فراخ است واکمه بفتح همزه وکاف ومیم مکان بلند است دُوْنَ بَرِیْدِ الرُّوَیْثَةِ بمیلین نزدیکتر
از منزل رویثه بدو کرده وَقَدِ انْکَسَرَ اَعْلَاهَا فَانْثَنَی فِیْ جَوْفِهَا وَهِیَ قَائِمَةٌ عَلَی سَاقٍ وبتحقیق شکسته
شده است بالای آن درخت پس دونا شده ومائل گردیده آن بالا در شکم آن درخت وحالانکه آن درخت استاده است
بر پای خود وَفِیْ سَاقِهَا کُتُبٌ کَثِیْرَةٌ ودر پای آن شجره نودهای ریگ است بسیار یعنی گرد ساق آن درخت تلهای
ریگ است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم صَلّٰی فِیْ طَرَفِ
تُلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلَی هَضْبَةٍ وبدرستی عبدالله بن عمر حدیث کرد آن نافع را که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند در کناره پشته که از آن آب روان میشود از پس دیهی که نام آن عرج است
وحال انکه تو رونده جانب هضبه وتلعه بفتح تاء مثناة فوقیه وسکون لام وفتح عین مهمله جای روان شدن آب
از بلندی بسوی پستی واین از لغات متضاده است که پشته را وشیب را تلعه میگویند وعرج بفتح عین مهمله وسکون
راء مهمله آخرآن جیم قریه ایست جامعه درمیان آن قریه ودرمیان رویثه سیزده یا چهارده کروه مسافت است وهضبة بفتح
باء وسکون ضاد معجمه کوه منبسط بر روی زمین است عِنْدَ ذٰلِکَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ اَوْ ثَلٰثَةٌ عَلَی الْقُبُوْرِ وضم
مِنْ حِجَارَةٍ نزدیک آن مسجد دو قبر اند یا سه قبر بران قبرهای برهم نهاده شده چندی از سنگ کلان ورضم بفتح راء
مهمله وسکون ضاد معجمه صخور بعض آن بالای بعض نهاده شده عَنْ یَمِیْنِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِیْقِ

مسله نقل فتاوا قاضی خان

ولا یجوز قراءة القرآن فی خمسة مواضع عند النایم
والمجنون وعند أطیت وعند المشغول بعمل
الغیر وعند المصلی از من فتاوا قاضی خان
بلا انکہ خواندن قرآن مجید در خانہ اہل بدعت
نیست امام ابو حنیفہ را در مہاوی اورده است
است کی اگر کسی در خانہ اہل میت رفتہ
کلام اللہ یک رکوع میخواندن تمام خواندن
بروی حرام کردد و در دیوان خدا تعالیٰ است
یکحرف از جملہ علم کی خوانده است باز یاد
نخواهد آمد خدا تعالیٰ پرسد کہ الطالب دنیا
چہ طور در دنیان کلام من خوار کرده بودی
این ہیچ جواب نخواہد داد چو خدا تعالیٰ حضرت
پیغمبر علیہ السلام خواہد فرموده کی یا محمد
این بنده می است امت تو پرسید از دنیان
چہ طور کلام اللہ خوانده است پیغمبر علیہ السلام

Marfat.com

بَيْنَ أُولَاتِ السَّلِمَاتِ از جانب راست راه نزدیک درختان راه در میان همان درختان با نزدیک صخره‌های راه در میان
همان صخره‌ها و سلمات بفتح سین مهمله و کسر لام صخرات است و بفتح لام جمع سلم است و آن درختی است که دباغت کرده میشود و از آن
آن پوست جواز اگان عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ اَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ
فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ بود عبد الله بن عمر که کوچ میکرد از قریه عرج بعد زوال آفتاب در سختی گرما نیم روز پس میخواند نماز
ظهر را در آن مسجد یعنی با وجود وقت ظهر در منزل نماز ظهر نا خوانده کوچ میکرد برای آنکه نماز را در جایی ادا کند که آنجا
حضرت نماز خوانده باشند از جهة تبرک والا نماز را پیش از کوچ در منزل خوانده کوچ میکرد وَاَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ
عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ وبدرستی عبد الله بن عمر حدیث
کرد آن نافع را که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نزول فرمودند نزد درختان بزرگ و سرحات بفتح سین و راء
مهملتین درختان بزرگ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَا ذٰلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكَثَبِ هَرْشَا
آن درختان بزرگ که واقع اند از جانب چپ راه در جای روان شدن آب نزدیک شیبه کوهی که نام آن هرشا است
بفتح ها و سکون راء مهمله و بشین معجمه آن مسیل متصل و پیوسته است باطراف هرشا و هرشا شیبه کوهی است در جائی که راه
مدینه طیبه و راه شام شریف یکی میشود آنجا نزدیک مجحفه بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غَلْوَةٍ در میان آن مسیل
و در میان راه قریب از مسافت تیر اندازی است وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي اِلَى سَرْحَةٍ هِيَ اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ
اِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ اَطْوَلُهُنَّ وبود عبد الله بن عمر که میخواند نماز بسوی درختی که نزدیک ترین درخت است بسوی راه
و آن درخت دراز ترین درختان است کما آنجا مستند وَاَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله
علیه واله وسلم كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي اَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ وبدرستی عبد الله بن عمر حدیث
کرده است آن نافع را که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بودند که نزول میکردند در مسیلی که واقع است در نزدیک
مکان از مر الظهران و آن قریه ایست که الحال نامیده میشود ببطن مرو بر چند کروه است از مکه بسوی مدینه و مر الظهران بفتح میم
و تشدید راء مهمله و بفتح طاء معجمه و سکون هاء است قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ نَزَلَ فِي بَطْنِ
ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلَى مَكَّةَ جانب مدینه طیبه وقتی که فرود می آئی از وادیهای
صفراوات نزول میکنی تو در بطن آن مسیل از جانب چپ راه وحال انکه تو روندهٔ بسوی مکه معظمه و قبل بکسر قاف بمعنی

Marfat.com

جانب است و صفراوات بفتح صاد مهمله و سکون فا جمع صفرا است و آن وادیهاست با کوهها است که بعد مر الظهران است لَيْسَ
بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ نیست در میان جای فرود آمدن
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و در میان راه مگر مقدار مسافت سنگ انداز وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى و بدرستی عبد الله بن عمر حدیث کرد آن نافع که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند که نزول میکردند در منزل ذی طوی بضم طاء مهمله موضع است در مکه معظمه وَيَبِيتُ بِهَا
حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ و شب میگذرانیدند در آن ذی طوی تا که صبح میکردند نماز فجر میخواندند همانجا
وقتی که از جایی می آمدند در مکه معظمه وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ
فِي الْمَسْجِدِ بُنِيَ ثَمَّةَ و مصلی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم آن مصلی که در ذی طوی است بر بلندی کلان است نیست
در مسجدی که بنا کرده شده است آنجا وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ ولیکن پایان تر از آن مسجد بر بلندی
کلان اکمه بفتح هر سه موضع مرتفع از جمیع چیزها که در گرداگرد آنست یا پشته از یک سنگ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ
و بدرستی که عبد الله ابن عمر حدیث کرد آن نافع را که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم متوجه شدند دو فرضه کوهی را
که در میان آنحضرت و در میان کوه دراز است جانب کعبه و فرضه بضم فا و سکون راء مهمله و فتح ضاد معجمه راه در راه بسوی کوه
فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّةَ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ پس گردانید عبد الله بن عمر آن مسجد را که بنا
کرده شده است دست چپ مسجد بطرف پشته و یسار المسجد مفعول جعل است و بطرف الاکمة صفت مسجد ثانی است وَمُصَلَّى
النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ و مصلاء رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم پایان تر از آن مسجد بر پشته سیاه تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ
الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ میگذاری از پشته ده گز یا مانند آن پس نماز گذاری
حال آنکه متوجه شونده تو دو فرضه را از کوهی که در میان تو و در میان کعبه است و جز این نیست که بوده است ابن عمر که نماز
میخواند درین مواضع برای تبرک و این منافی نیست چیزی را که روایت کرده شده است از کراهت پدر وی که حضرت
عمر باشند برای آنکه آن کراهت محمول است بر اعتقاد وجوب آن و پسر وی عبد الله محفوظ است ازین اعتقاد و همیشه

Marfat.com

مردم تبرک میکردند بمواضع نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم پس مشکل شد بر کسی که آمد بعد ازان واعتقاد کرد
از او اجیب پس ترک داده شد کاه کاه و همچنین لایق است عالم را وقتی که به بینید مردم را که التزام میکنند
بنوافل التزام شدید رخصت دهد در ترک آن کاه کاه باب سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ این باب
بتنوین است سنره امام سنره کسی است که در پیش وی است یعنی همان سنره امام کفایت میکند مر قوم را نیز و پیش
هر واحده علاحده مشروع نیست و شخصی که نماز میخواند پیش وی دیواری یا چیزی دیگر نباشد او را می باید که سنره
استاده کند و سنره بضم سین مهمله چیزی که بر افراشته میشود بان و مراد بان اینجا عصا است یا غیر آن از ان چیزی که پیش
خود نهد مصلی تا پرده شود میان او و میان گذرنده و متمیز شود بان جای سجده و گفته اند که حکمت در ان اینست
که منع کند چشم را از دیدن ماورا ان و منع کند کسی را که اختیار کند عبور را پیش او و منع نهرل را تا نزدیک آن تا متعرق
نشود خاطر مصلی کذا فی الکرمانی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف
گفت خبر داد ما را امام مالک از ابن شهاب از عبید الله بن عبد الله ابن عتبه از عبد الله بن عباس رضی الله عنهما
که صحابی جلیل القدر است اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ
الْاِحْتِلَامَ که بدرستی آن ابن عباس گفت آمدم من در ان حال که سوار بودم بر ماده خری و حال آنکه من در ان
روز نزدیک شده بودم بلوغ را وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ
و رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز میخواند در منی بسوی غیر دیوار
فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وحال آنکه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز میخواندند در منی بسوی غیر
که غیر دیوار بود یعنی بسوی سنره که عصا یا غیر آن باشد و در بنجا موصوف غیر محذوف است ای شی غیر جدار پس گذشتم من بعض صف
فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ پس فرود
آمدم و گذاشتم آن ماده خر را در انحالتی که میچرد پس داخل شدم در صف پس انکار نکرد آن گذشتن مرا پیش بعض
صف و گذاشتن ماده خر پیش آن بر من کسی پس دلالت کرد این حدیث بر جواز مرور پیش بعض صف در حالتی که پیش
امام سنره باشد و صحت نمازی که در ان مرور ما واقع شده باشد وجود سنره امام پس اگر گوئی تو که لازم نمی آید
ازین مذکور اطلاع آنحضرت بران برای احتمال آنکه صف حایل شده باشد دیدن حضرت را جواب داده شده است

Marfat.com

که آنحضرت میدیدند در نماز از پس خود چنانچه میدیدند از پیش خود حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حدیث کرد مارا اسحاق گفت حدیث کرد
مارا عبد الله بن نمیر بضم نون گفت حدیث کرد مارا عبید الله بضم عین مهمله ابن عمر بضم عین مهمله ابن حفص بن عاصم
بن عمر بن الخطاب از نافع معتق ابن عمر از ابن عمر ابن الخطاب رضی الله عنهم که صحابی مشهور است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلی الله علیه واله وسلم كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند وقتی که می برآمدند روز عید امر میکردند خادم خود را
بگرفتن آن حربه که مراد بآن حربه نیم نیزه است پس نهاده میشد پیش آنحضرت پس آنحضرت نماز میخواندند بسوی حربه
وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّةَ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ وحال آنکه مردم پس
آنحضرت بودند آنحضرت که میکردند آنرا در سفر یعنی در سفر همیشه حربه را ستره میساختند پس از آنجا گرفته اند آنرا
امرا یعنی حربه را روز عید پیش امرا بردن از آنجا مرسوم شده حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ حدیث کرد مارا ابو الولید که هشام بن عبد الملک است
گفت حدیث کرد مارا شعبه که پسر حجاج است از عون بن جحیفه بفتح عین مهمله وسکون واو گفت شنیدم من ابا جحیفه را
بضم جیم وفتح حاء مهمله اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ
الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند با صحابه در بطحا
که آن مکانی است در خارج مکه معظمه گفته میشود آنرا ابطح وحال آنکه پیش آنحضرت نیم نیزه است ظهر را دو رکعت وعصر را
دو رکعت وعنزه بفتح عین مهمله ونون نیم نیزه را گویند لیکن آهن آن زیر آن می باشد بخلاف رمح که آهن آن بالا
می باشد وبین یدیه عنزة جمله حالیه است ونصب رکعتین بنا بر حالیت است یا بدل است از مفعول صلی يَمُرُّ
بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَالْحِمَارِ در حالتی که میگذشت پیش آنحضرت یعنی پیش نیم نیزه آنحضرت بحذف مضاف زن وخر
یعنی ستره کرده بودند حضرت عنزه را پس از پیش گذشتن این چیزها از ستره باک نمیداشتند بَابُ
قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ بابیست در بیان آنکه قدر چند گز می باید فاصله که باشد
در میان مصلی ودر میان ستره لفظ کم را اگرچه صدارة کلام است استفهامیه باشد یا خبریه لیکن مضاف بروی مقدم میشود

برای آنکه کم با مضاف خود در حکم کلمه واحده است حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي
حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حدیث کرد مارا عمرو بن زراره بفتح عین مهمله در اول وضم زاء معجمه
ورا مهمله مکرره درمیان هردو الف در ثانی گفت خبر داد مارا عبد العزیز بن ابی حازم بحاء مهمله وزاء معجمه نام او سلمه است
از پدر خود سهل بن سعد که صحابی است ودر یک نسخه سهل محض است بی ذکر ابن سعد قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ
صلی الله علیه واله وسلم وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ گفت سهل بوده است فاصله درمیان جاء نماز آن
حضرت ودرمیان دیوار قبله مقدار جای گذشتن شاة وممر الشاة مرفوع است یا برای آنکه نامه واین ممر فاعل
آنست ویا از برای آنکه این اسم است وبین الجدار که ظرف است خبر مقدم است حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ حدیث کرد مارا مکی گفت حدیث کرد مارا یزید بن عبید بضم عین مهمله از سلمه بفتح سین
مهمله ولام ابن الاکوع است قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا
گفت سلمه بوده است دیوار قبله مسجد آنحضرت نزد منبر قریب نبوده است شاة که بگذرد وتجاوز کند آن مسافت
که مابین منبر ودیوار مسجد بود چون بظاهر در هر دو حدیث منافات است جواب داده اند که نفی وقتی که برکاد داخل
میشود برای نفی هم می باشد وگاهی برای اثبات هم می باشد احتمال است که اینجا برای اثبات باشد که در منبر و
دیوار مسجد فاصله قلیل بود ودر حدیث سابق فاصله در دیوار مسجد ومصلا آنحضرت مذکور بود ودر بعضی آن تجوزها

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ

باب است در نماز خواندن بجانب حربه یعنی سنره ساختن حربه را
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
حدیث کرد مارا مسدد گفت حدیث کرد مارا یحیی از عبید الله بضم عین مهمله ابن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن
الخطاب رضی الله عنهم گفت خبر داد مرا نافع از مولای خود عبد الله بن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله
وسلم كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند که حلوا نیده
میشد برای آنحضرت حربه را در زمین واین حربه کم از نیزه بوده است وبکان آن پهنا بود پس نماز میخواندند
آنحضرت جانب آن یعنی از سنره میساختند

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى الْعَنَزَةِ

باب است در بیان نماز
خواندن جانب نیم نیزه وسنره ساختن از آن حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ

Marfat.com

أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حدیث کرده مارا آدم ابن ایاس گفت حدیث کرد مارا شعبه گفت حدیث کرد مارا
عون بفتح عین مهمله ابن ابی جحیفه بضم جیم وفتح حاء مهمله گفت شنیدم من پدر خود را که ابا جحیفه است قال خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه واله وسلم بِالْهَاجِرَةِ گفت ابو جحیفه برآمدند بر ما رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم در شدة گرمی نیم روز فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
عَنَزَةٌ پس آورده شد آب وضو برای آنحضرت پس حضرت وضو ساختند پس خواندند آنحضرت با ما نماز ظهر را
وعصر را حال آنکه پیش آنحضرت نیم نیزه بود وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ مِنْ وَرَائِهَا وزن وخر مرورمی
کردند از پس نیم نیز و این جمع صلاتین در سفر بود چنانچه مذهب شافعی است وامام ابو حنیفه این حدیث جمع را
در سفر منسوخ میگویند سوای حج در عرفات واستعمال صیغه جمع مذکر که مختص بمذکر ذوی العقول است یا باعتبار جنس
حمار وامراة است ویا باعتبار آنکه مراد حمار وراکب حمار است پس سه شدند وچون راکب از عقلاست وتذکیر
تغلیب این نموده صیغه جمع مذکر آوردند حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَ حدیث کرد مارا محمد بن حاتم بن بزیع بفتح باء موحده وکسر زاء معجمه وسکون
بار مثناة تحتانیه آخر آن بعین مهمله گفت حدیث کرد مارا شاذان بشین وذال معجمتین آخر آن نون از شعبه از
عطاء بن ابی میمون قال سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم
إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ گفت عطا که تابعی است شنیدم من انس بن مالک را که گفت
بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی که می برآمدند برای قضاء حاجت خود تابع می شدم من او را
ویک کودک دیگر وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ
نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ وبا بایان عکازه بود یا عصا بود یا عنزه بود واین شک راویست که عکازه
گفت یا عصا گفت یا عنزه گفت وعکازه بضم عین مهمله وتشدید کاف عصا انبهار ویی سنان را عصا
میگویند وعنزه بفتحات درازتر از عصا وکوتاه تر از رمح لیکن رمح را آهن بالایی باشد وعکازه وعنزه را
پایان لیکن عکازه کوتاه است از عنزه ودر بعضی نسخ بجای عنزه غیره آمده است یعنی آن هر کدام وبا بایان
او ندآب بود از چرم پس وقتی که فارغ میشدند آنحضرت از حاجت خود میدادیم ما آنحضرت را اداوه

Marfat.com

بکسر همزه است پس استنجا میکردند بآب یا انکه استنجا میکردند بکلوخ و وضو میکردند بآب و میکافتند زمین سخت را بعنزه نزد قضاء
حاجت از جهت خوف رشاشه و نیز نماز میخواندند بسوی آن عنزه یعنی عنزه را سترة میکردند **بَابُ السُّتْرَةِ**
بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا باب است در بیان آنکه سترة کردن مستحب است برای دفع گذرنده در پیش مصلی در مکه باشد مصلی یا در غیر
آن **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ** حدیث کرد ما را سلیمان
بن حرب بفتح حاء مهمله وسکون مهمله و آخر آن باء موحده گفت حدیث کرد ما را شعبه بن حجاج از حکم بفتح حاء مهمله و کاف ابن
عتیبة بضم عین مهمله و فتح تا مثناة فوقیه از ابی جحیفه که نام او وهب است ابن عبد الله قال **خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ** صلی الله
علیه واله وسلم **بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبُطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ** گفت ابو جحیفه برآمد نزد رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم در گرما سخت نیمروز پس نماز خواندند در بطحاء مکه ظهر را و عصر را دو رکعت **وَنَصَبَ بَيْنَ**
يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ و استاده کردند پیش خود عنزه را از برای سترة
و وضو کردند پس شروع کردند مردم که مسح میکردند بوضوء آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از جهة تبرک و وضو بفتح واو
آب وضو را میگویند یعنی بآبی که باقی مانده از وضوء آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم یا آن آب که از اعضاء آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم تقاطر میکرد و واو عطف برای مطلق جمع است برای ترتیب نیست تا اشکال وارد شود که نصب عنزه
و وضو بعد از نماز چه معنی دارد و بعدیة در ذکر دلالت بر بعدیة وجودی ندارد و اگر واو حالیه باشد عدم ورود اشکال
ظاهر تر است و استنباط کرده میشود ازین جواز تبرک بچیزی که مس کرده است ابدان صالحان را و طهارت آب مستعمل
و باید دانست که حکمت در سترة نهادن و دفع کردن گذرنده است از پیش مصلی و استحباب آن در مکه و غیر آن یکیست
فرق در منع مرور از پیش مصلی در میان مکه و غیر آن لیکن بعضی جایز داشته اند طائفین را گذشتن از پیش مصلی برای
ضرورت نه غیر ایشان را **بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ** باب است در بیان استحباب نماز
بسوی اسطوانه و اسطوانه بهمزه قطعیه مضمومه ستون را گویند برای انکه آن ستون اولی است که باشد سترة از عنزه
وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا و گفته است عمر بن
الخطاب رضی الله عنه نماز خوانندگان سزاوارترند بستونها و ستر با آنها از سخن گویندگانی که تکیه کنند بسوی
ستونها برای آنکه آن هر دو اگرچه مشترکند در حاجت بسوی آن ستونها لیکن نماز خوانندگان احق اند زیرا که آن عبادة

مخفف است ورای ابن عمر رجلا یصلی بین الاسطوانتین فادناه الی سارية فقال صل الیها
دید عبدالله بن عمر مردی را که نماز میخواند درمیان دو ستون پس نزدیک کرد اورا بسوی یک ستون پس گفت
نماز خوان بسوی آن ستون حدثنا المکی بن ابراهیم حدثنا یزید بن ابی عبید حدیث کرد ما
مکی بن ابراهیم حدیث کرد مارا یزید بن ابی عبید بضم عین مهمله اسلمی است قال کنت اتی مع سلمة بن الاکوع
فصلی عند الاسطوانة التی عند المصحف گفت یزید که متعبد سلمه تابعی است بودم من که می آمدم با سلمه
بن الاکوع پس نماز میخواند نزد ستونی که نزد مصحفی است که نهاده شده است ان بر مصحف آنجا از زمان حضرت عثمان رضی الله عنه
فقلت یا ابا مسلم اراک تتحری الصلوة عند هذه الاسطوانة پس گفتم من سلمة بن الاکوع را
ای ابا مسلم بلفظ اسم فاعل از اسلام کنیت سلمه است می بینم من ترا که کوشش میکنی نماز را نزدیک این ستون وارک
بضم همزه است بمعنی ابصر قال فانی رایت النبی صلی الله علیه واله وسلم یتحری الصلوة
عندها گفت سلمة بن الاکوع زیرا که دیده ام من رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم که قصد میکرد نماز را
نزد این ستون حدثنا قبیصة حدثنا سفیان عن عمرو بن عامر عن انس حدیث کرد مارا
قبیصه بفتح قاف وکسر باء موحده تحتیه وبصاد مهمله ابن عقبة الکوفی است گفت حدیث کرد مارا سفیان ثوری از عمرو بن
عامر بفتح عین مهمله در اول وکسر میم در ثانی کوفی انصاری است از انس بن مالک که صحابی مشهور است قال لقد رایت
کبار اصحاب النبی صلی الله علیه واله وسلم یبتدرون السواری عند المغرب
گفت انس بن مالک هر اینه تحقیق دیده ام من بزرگان اصحاب رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را که مسارعت
ومبادرت مینمودند ستونها را نزد ازان مغرب ودر بعضی نسخ بجای رایت ادرکت واقع است ویبتدرون
بدال مهمله است وزاد شعبة عن عمرو عن انس حتی یخرج النبی صلی الله علیه واله وسلم
وزیاده کرده است شعبه که راوی عمرو است از عمرو از انس این عبارة را که حتی الی آخره باشد ومعنی آن اینست که
مبادرت بسوی ستونها اصحاب رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نزد اذان مغرب میکردند وبنوافل مشغول میشدند
تا برآمدن رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم واین مسند امام شافعی است در مشروعیت رکعتین بعد اذان المغرب
وامام ابوحنیفه رضی الله عنه میفرمایند که این در اول مشروع بود بعد ازان منسوخ شد باب الصلوة

بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ بالبست درميان حكم نماز درميان ستونها در غير جماعة وهر چونكه باشد در جماعة پس مكروه
داشته است از ايك قومى براى آنكه نماز خواندن ما بين ستونها قطع ميكند صفوف را وتسويه را در جماعة واين مطلوبست دران
حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حديث كرد ما را موسى بن اسمعيل
كفت حديث كرد ما را جويريه ابن اسماء الضبعى وجويريه بضم جيم مصغر جاريه ست واز اعلام مشتركه ست درميان
رجال دنسا از نافع معتق عبد الله بن عمر از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عليه واله وسلم الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ كفت عبد الله بن عمر
بن الخطاب رضى الله عنهما داخل شدند رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم كعبه را واسامة بن زيد خادم آنحضرت
صلى الله عليه واله وسلم وعثمان بن طلحه حاجب كعبه وصاحب مفتاح آن وبلال موذن آنحضرت عليه واله وسلم
فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ پس دراز كردند آنحضرت صلى الله عليه واله وسلم
درنك را دران كعبه پس بيرون آمدند وحال انكه بودم من اول مردمان دران حال كه داخل شد در پس آنحضرت صلى الله
عليه واله وسلم واثر بفتح همزه وفتح ثا مثلثه است ويا بكسر همزه وسكون ثا مثلثه است فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ
صَلّٰى قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ پس پرسيدم من بلال را كجا خواندند نماز آنحضرت صلى الله عليه واله
وسلم كفت ميان دو ستونى كه مقدم اند حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ حديث كرد ما را عبد الله بن يوسف تنيسى كفت خبر داد ما را مالك بن انس
از نافع معتق عبد الله بن عمر از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه و
اله وسلم دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ كه بدرستى رسول خدا
صلى الله عليه واله وسلم داخل شدند كعبه را واسامة بن زيد خادم آنحضرت صلى الله عليه واله وسلم وبلال
موذن آنحضرت صلى الله عليه واله وسلم وعثمان بن طلحه حاجب وصاحب كليد كعبه فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَ
مَكَثَ فِيْهَا پس بند كرد آن عثمان بن طلحه آن كعبه را بر آنحضرت صلى الله عليه واله وسلم ودرنك كردند آنحضرت
صلى الله وعليه واله وسلم دران كعبه فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه
واله وسلم پس پرسيدم من بلال را وقتى كه بيرون آمد چه كردند رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم قَالَ جَعَلَ

Marfat.com

عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلٰثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ گفت بلال گردانیدند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم یک ستون را از جانب چپ خود و یک ستون از جانب راست خود و سه ستون را
پس خود وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى و بود خانه کعبه دران روز بر شش ستون
و نیست منافاة درمیان قول بلال در روایت سابقه صلی بین المعمودین المقدمین و درمیان قول وی درین روایت
جعل عمودا عن یساره و عمودا عن یمینه و ثلثة اعمدة وراءه آری مشکل میشود قول وی وکان البیت یومئذ علی
ستة اعمدة برای انکه درین قول اشعار است بانکه بوده است از یسار یا از یمین دو ستون و جواب داده شد
باینکه لفظ عمود جنس است محتمل است واحد را و تثنیه را کذا فی القسطلانی و جواب دیگر انکه سه ستون که آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم آنها را در پس خود گردانیدند بر سمت واحده بودند یعنی برابر یکدیگر بودند و دو ستون مقدمه
که ما بین آنها استادند نیز بر سمت واحده بود اما یک ستون دیگر مسامت و مقابل هیچ کدام ازان ستونها نبود
پس بلال بیان ستون مسامته کرد و ازان یکی که مسامت نبود ساکت ماند کذا فی الکرمانی وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ وَقَالَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ و گفت اسمعیل بن ادریس حدیث کرد مرا امام مالک و گفت
در تحدیث خود عمودین عن یمینه یعنی گردانیدند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم دو ستون را جانب راست خود

بَابٌ این باب بتنوین است و بی ترجمه حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو
ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ حدیث کرد مارا ابراهیم بن المنذر گفت حدیث
کرد مارا ابو ضمره بفتح ضاد معجمه و سکون میم که نام وی انس بن عیاض است گفت حدیث کرد مارا موسی بن
عقبه از نافع معتق عبد الله ابن عمر أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ
وَجْهِهِ حِينَ دَخَلَ که بدرستی عبد الله بن عمر بود وقتی که داخل شد بی درنگ و بی میل جانب چپ و راست
مقابل در کعبه که دیوار کعبه است آن طرف مشی میکرد پس باین عبارت تعیین مکان میخواهد وَجَعَلَ
الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا
مِنْ ثَلٰثَةِ أَذْرُعٍ و میگردانید دروازه کعبه را مقابل پشت خود پس مشی میکرد تا که میشد و باقی و میماند
فاصله درمیان عبد الله بن عمر و درمیان آن دیوار کعبه که مقابل روی وی است نزدیک از سه گز صَلَّى يَتَوَخَّى

Marfat.com

الْمَكَانَ الَّذِي اَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ وقتی که آنجا میرسید نماز میخواند ازین مشی کردن قصد میکرد و طلب می
نمود آن مکان را که خبر داده بود آن عبد الله بن عمر را بآن مکان بلال و یتوخی بمعنی یتحری است گفته میشود توخیت
مرضاتک یعنی قصد کردم رضای ترا اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم صَلَّى فِيهِ که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند دران مکان قَالَ وَلَيْسَ عَلَى اَحَدِنَا بَاْسٌ اَنْ صَلَّى
فِي اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ گفت عبد الله بن عمر و نیست بر یکی از ما باکی در خواندن نماز در هر جانب
خانه کعبه که خواهد و لفظ ان بفتح همزه و کسر آنست و در روایتی بفتح همزه و فعل مضارع است بحذف فی که
حذف جاره از اَنْ و اَنَّ قیاس است پس اگر بگوئی تو که چرا جدا کرد این حدیث را از ما قبل این و مصدر بباب
گردانید میگوئیم که این حدیث دلالت نمیکند صراحة بر نماز در میان اسطوانتین اگرچه مستلزم است آنرا که وضع
مذکور از بودن پشت وی مقابل در کعبه و بودن وی قریب بدیوار مقابل مقتضی است بودن وی را در میان اسطوانتین
و نماز خواندن در مکان آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَ
الْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ بابیست در بیان حکم نماز بسوی ماده شتری که بران سیر میتوان کرد و بسوی شتر
چهار ساله که در پنجم پا نهاده شد و بسوی درختی و بسوی پالان شتر راحله بر صیغه فاعله ماده شتری که صالح سواره
و بامر برادری باشد کذا فی القسطلانی و در لوامع النجوم گفته المرکب من الابل ذکرا کان او انثی والبعیر فعیل
و آن شتریست چهار ساله که در پنجم پا نهاده باشد کذا فی القسطلانی و در لوامع النجوم میگوید البعیر من الابل معروف
والرحل بالحاء المهملة الساکنة کوتاه تر از قتب و قتب پالان شتر حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حدیث کرد ما را محمد بن ابی بکر مقدمی بضم
میم و فتح قاف و تشدید دال گفت حدیث کرد ما را معتمر بلفظ اسم فاعل از اعتمار و آن ابن سلیمان است
از عبید الله بضم عین مهمله از نافع معتق ابن عمر از ابن عمر رضی الله عنهما که صحابی است عَنِ النَّبِيِّ صلی الله
علیه واله وسلم اَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا از رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم که بدرستی آن رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند که در عرض می نشاندند ناقه خود را پس نماز
میخواندند بجانب آن و یعرض بضم یا مثناه تحتیه و فتح عین مهمله و تشدید را مهمله مکسوره مشتق از تعریض است

Marfat.com

وآن گردانیدن شی راست عریض قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ
فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤْخِرَتِهِ گفت عبید الله گفتم مر نافع را آیا پس دیدی وقتی
که میرفتند شتران یعنی خبر دادی از حالی که شتران حاضر میبودند پس خبر ده از حالی که شتران میرفتند برای
چریدن یا آب خوردن یا غیر آن سترهٔ چه چیز را میساختند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم گفت
نافع میگرفتند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پالان شتر را پس راست می نهادند آنرا پس نماز میخواندند
بسوی چوبی که تکیه میکند سوار و لفظ آخرته گفت یا موخرته گفت این راویست و هر دو لفظ بیک معنی است
فاء افرایت عاطفه است و معطوف علیه آن مقدر است یعنی رایت حالة حضور الراحلة فرایت حالة
هبوب الراحلة و مراد از سوال رویت استخبار است یعنی خبر دادی از حالة حضور راحلة پس خبر ده از
حالة رفتن راحله برای کاری و هبوب رکاب رفتن آنهاست و رکاب بکسر راء مهمله شترانی که سیر کرده میشود
بران و آن جمعی است که واحد از لفظ خود ندارد که واحد آن راحله است و یعدل از تعدیل است و آن درست
و قایم گردانیدن شی است یعنی قایم گردانیدند آنرا مقابل روی خود و آخرة بفتح همزه بی مد و فتح خاء معجمه و راء
مهمله و جایز است مد لیکن با کسر خاء و موخر بصیغه اسم فاعل از ایخار است و آن نیز همان چوب پالانست که سوار
بدان تکیه میکند و در بعضی نسخ بتشدید خاء مفتوحه است و آن نقیض مقدم است و گفته است نووی الموخرة
بضم میم و کسر خاء و همزه ساکنه است و گفته میشود بفتح خاء مشدده و فتح همزه یا باسکان همزه و تخفیف خاء
و این نافع مرسل است چرا که نافع آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را ندیده است پس اگر بگوئی چگونه حدیث
دلالت میکند بر بعیر و شجر گوئیم بقیاس بر راحله باعتبار معنی جامع در میان راحله و بعیر و در میان رحل
و شجره وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ و بوده است ابن عمر که میکرد آن مذکور را از تعریض راحله و تعدیل رحل

بَابُ الصَّلَوٰةِ إِلَى السَّرِيرِ

بابست در بیان حکم نماز بسوی تخت و در بعضی نسخ علی
السریر است حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را عثمان بن ابی شیبة نسبت وی بسوی جد است برای
شهرت وی و اگر نه پدر وی محمد است گفت حدیث کرد ما را جریر بفتح جیم از منصور از ابراهیم بن یزید

نخعی که تابعی است از اسود بن یزید نخعی که آن نیز تابعی است از ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله تعالی عنها
قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ که گفت ام المومنین کسی را که گفت آنکس در حضور عایشه
صدیقه رضی الله تعالی عنها که قطع میکند نماز را پیش گذشتن سگ و خر و زن آیا برابر میکردانید شما مارا
بسگ و خر و جنان نباید و همزه استفهام است و استفهام انکاریست بعد ازان حضرت عایشه دلیل می
آرند از جهت عدم کردن نماز را مرد و زن و میگوید لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ
فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ که هر آینه تحقیق
دیده ام من خود را دران حالتی که دراز کشنده ام بر تخت بار چهار پای چرا که در عربی چهار پای را هم سریر
میگویند پس می آیند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس متوسط میشوند تخت را پس نماز میخوانند یعنی سریر را
درمیان خود و درمیان قبله میکردند سترة میساختند از او خود متوسط سریر و مقابل وسط سریر استاده
میشدند و مقابل آن نماز میخواندیا میکردند ذات مبارک خود را میانه تخت و نماز میخواندند بران و استعمال
صیغهای مضارع بجای ماضی برای استحضار حال ماضیه است و بودن ضمیر فاعل و مفعول عبارت از شی واحد
از خصائص افعال قلوبست فَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهُ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ
مِنْ لِحَافِيْ پس مکروه میدارم که مستقبل شوم بدن خود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را در حالت نماز
پس میکشم خود را او بیرون می برایم از جانب دو پای چهار پای یا تخت تا که می برایم از لحاف خود و استنخ بضم همزه
و فتح سین مهمله و تشدید نون مکسوره و فتح حا مهمله پیش ساختن خود را بر شخص دیگر و مستقبل نمودن
و نیز بضم همزه و سکون سین مهمله و کسر نون و فتح حا مهمله و نیز بفتح همزه و سکون سین مهمله و فتح نون و حا مهمله
همه روایت است و معنی هر سه روایت قریب یکدیگر است و انسل بفتح همزه قطعیه و فتح سین مهمله و تشدید
لام عطف براکره است و معنی آن اینست که برآمدم بخفیه و نرمی و برآمدن مرور است یعنی از پیش آنحضرت برآمدم
و حضرت صلی الله علیه وآله وسلم برین فعل من انکار نکردند پس استنباط کرده میشود ازین کد گذشتن زن پیش
مصلی قاطع صلوة نیست و درین حدیث روایت تابعی است از تابعی دیگر که آن تابعی از صحابیه روایت
کرده است وَاَمَّا يَرُدُّ الْمُصَلِّيْ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ این باب بتنوین است رد میکند

Marfat.com

ودفع میتماید مصلی از روی استحباب کسی را که اراده کرده است گذشتن را از پیش مصلی با وجود سترة برابر است که گذرنده آدمی باشد
یا غیر آن وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ ودفع کرده است عبد الله بن عمر گذرنده را از پیش خود در حالت
تشهد و در کعبه و آن گذرنده عمرو بن دینار بود و عطف فی الکعبه بر مقدر است که آن فی غیر الکعبة باشد و برین تقدیر رد در
حالت باشد یکی بیرون کعبه و یکی درون کعبه و یا عطف بر فی التشهد است پس رد در حالت واحده باشد و احتیاج
بمعطوف علیه مقدر نشود و در بعضی نسخ بجای فی الکعبة فی الرکعة است و تخصیص کعبه بذکر برای آنست که دفع شود توهم
اعتقاد جواز مرور پیش مصلی در کعبه برای کثرة ازدحام وَقَالَ إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ وگفته است عبد الله
بن عمر اگر ابا کند گذرنده عدم مرور را بهر صورة مگر با نکه قتال کنی تو ای مصلی با وی پس قتال کن با وی و این مبالغه است
در دفع کردن گذرنده یعنی دفع کن او را بهر طریق که دفع کرد و نگذار او را که بگذرد پیش تو و در بعضی نسخ قاتله
بی فا آمده پس بر آن نسخه تقدیر جمله اسمیه است که انت قاتله باشد چرا که جمله امریه وقتی که جزا شرط واقع شود فا از آن
لازم است و از جمله اسمیه جایز است حذف فا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ حدیث کرد ما را ابو معمر بفتح هر دو میم نام وی عبد الله بن عمر المقعد
البصری است گفت حدیث کرد ما را عبد الوارث ابن سعید بن ذکوان که عنبری بصری است گفت حدیث کرد ما را یونس
بن عبید بتصغیر که ابن دینار است از سعید بن هلال بکسر ها و تخفیف لام که عدوی تابعی جلیل است از ابی صالح ذکوان
السمان أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ که بدرستی ابا سعید گفت فرمود مر رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ
بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ وحا مهمله که تنها نوشته شده اشارة بتحویل است
یعنی گردانیدن حدیث از اسنادی بسوی اسناد دیگر بی تفاوت در لفظ و معنی حدیث و حدیث کرد ما را آدم بن
ابی ایاس گفت حدیث کرد ما را سلیمان بن المغیره گفت حدیث کرد ما را حمید بن هلال العدوی گفت حدیث کرد
ما را ابو صالح ذکوان السمان قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ
مِنَ النَّاسِ گفت ابو صالح که تابعی است دیدم من ابا سعید خدری را در روز جمعه در آن حالتی که نماز میخواند بسوی
چیزی که ستره کرده بود او را از مردم فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ

اَبُوْسَعِيْدٍ فِيْ صَدْرِهٖ پس خواست یک جوانی از اولاد ابی معیط که بگذرد از پیش ابوسعید پس دفع کرد
او را ابوسعید بزدن در سینه او و معیط بضم میم و فتح عین مهمله و سکون یاء مثناة تحتیه و بعضی میگویند که گذرنده
ولید بن عقبة بن ابی معیط بود و یجتاز از جواز است فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَعَادَ لِيَجْتَازَ پس دید آن جوان راهی را پس نیافت هیچ راهی را مگر از پیش ابوسعید پس باز آمد آن جوان
تا از همان راه بگذرد و مساغ بفتح میم و بغین معجمه طریق است فَدَفَعَهُ اَبُوْسَعِيْدٍ اَشَدَّ مِنَ الْاُوْلٰى
فَنَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ پس زد او را ابوسعید سخت تر از دفعه اولی پس رسید آن جوان درد را از جانب ابی سعید
ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكَا اِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ پستر داخل شد آن جوان بر مروان بن الحکم
امری که در آن وقت امیر بود پس شکایت کرد آن جوان چیزی را که دید از جانب ابی سعید وَدَخَلَ اَبُوْسَعِيْدٍ
خَلْفَهُ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ و داخل شد ابوسعید خدری
در پس آن جوان بر مروان پس گفت مروان چه چیز است ترا و برادرزاده ترا ای ابا سعید یعنی برادرزاده تو از جهة
اسلام نه نسبی و برادر نگفت که آن جوان بود قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ گفت ابوسعید شنیده ام من رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم که می فرمودند وقتی که نماز خواند یکی از شما بسوی چیزی که بپوشد آنرا از مردم یعنی حایل باشد آن شیء
میان مصلی و میان مردم فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ پس اراده کرد یکی که بگذرد از پیش
آن مصلی یعنی ما بین سترة و آن مصلی پس باید که دفع کند آن مصلی آن گذرنده را پس نیست آن گذرنده مگر شیطان
یعنی کار وی نیست مگر کار شیطان گفته است نووی نمیدانم من هیچ یکی را از فقها که گفته باشد بوجوب
این دفع بلکه تصریح کرده اند اصحاب ما باینکه آن دفع مستحب است آری اهل ظاهر قایل اند بوجوب آن
و نقل کرده است بیهقی از امام شافعی که مراد از مقاتله دفع کردنست او را بدفع کردنی سخت تر از اول و گفته اند
اصحاب ما رد بکند او را باسهل وجوه پس اگر ابا آرد پس رد کند او را بسخت تر از آن و اگر چه برسد
بقتل وی اگر مصلی قتل کرد آن گذرنده را پس نیست چیزی بر آن مصلی برای آنکه شارع مباح کرده است مقاتله
او را و در مقاتله مباحه نیست ضمان و نیست مراد بمقاتله مقاتله بسلاح و نه برفتن بسوی آن گذرنده باید که

Marfat.com

مصلی تجاوز نکند مکان خود را و فعل کثیر نکند که مفسد نماز گردد باب اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
بابست در بیان گناه گذرنده از پیش مصلی یعنی با وجود ستره از میان آن و مصلی بگذرد حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ
حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف گفت خبر داد ما را امام مالک از ابی النضر بفتح نون و سکون ضاد معجمه که
نام وی سالم بن امیه است معتق عمر بن عبید الله بضم عین مهمله در هر دو از بسر بن سعید بضم با موحده و سکون سین
مهمله در اول و کسر عین مهمله در ثانی اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلَى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ
رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم که بدرستی زید بن خالد جهنی انصاری که صحابی است فرستاد آن
بسر را بسوی ابی جهیم بضم جیم و فتح ها که نام وی عبد الله انصاری است در آن حالتی که می پرسد از آن ابی جهیم که چه چیز
شنیده است از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي در حق گذرنده از پیش
نماز گذرنده فَقَالَ اَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم پس گفت ابو جهیم فرمود
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ
اَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ اگر بداند گذرنده از پیش نماز چیزی را که بر ویست از عذاب
هر آینه باشد توقف کردن او مدت چهل بهتر او را از گذشتن آن پیش نماز گذار قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِي
قَالَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً گفت ابو النضر نمیدانم که گفت بسر چهل روز یا چهل ماه
یا چهل سال و بزار چهل خریف روایت کرده است و ابی هریره صد سال گفته پس همه این عبارات تقاضا
میکنند کثرة چیزی را از عذاب که در گذشتن است از پیش نماز گذار زیرا که عذاب دنیا اگرچه بسیار باشد
کم است نسبت بعذاب آخرة اگرچه کم باشد باب اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ
يُصَلِّي بابست در بیان کراهت رو برو شدن یک مرد مرد دیگر را و حال آنکه آن مرد دیگر نماز میخواند وَكَرِهَ عُثْمَانُ
اَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي و مکروه داشته است عثمان ابن عفان رضی الله عنهما اینکه استقبال
کرده شود مردی و حال آنکه آن مرد نماز میخواند و استقبال روی خود را مقابل روی کسی کردن یعنی شخصی که نماز
میخواند باید که مقابل روی او کسی روی خود را نگرداند که این مکروه است وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهِ و این

Marfat.com

کراہت وقتی است کہ آن مقابل مشغول کرداند آن مصلی را بہ خود و از خشوع و خضوع باز آرد فَاَمَّا اِذَا لَمْ یَشْتَغِلْ
بِہٖ فَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَیْتُ پس ہر چونکہ باشد وقتی کہ مشغول نکرداند مصلی را از خشوع پس پاک نیست
بآن پس تحقیق گفتہ است زید بن ثابت پروا نمیکنم بآن استقبال مذکور اِنَّ الرَّجُلَ لَا یَقْطَعُ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ
بدرستی مرد قطع نمیکند نماز مرد را ان بکسر ہمزہ است برای آنکہ ایخمله مستانفه است در جواب سبب عدم المبالات
یعنی چہ چیز است سبب عدم المبالات حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ خَلِیْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ حدیث کرد ما را اسمعیل بن خلیل گفت
خبر داد ما را علی بن مسہر بضم میم و سکون سین مہمله و کسر ہا و برا مہمله از اعمش از مسلم از مسروق از عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَہَا مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ کہ بدرستی شان اینست کہ ذکر کردہ
شد نزد آنحضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چیزی کہ قطع میکند نماز را فَقَالُوْا یَقْطَعُہَا الْکَلْبُ وَ
الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ پس گفتند مردم قطع میکند آن نماز را سگ و خر و زن یعنی اگر پیش مصلی گذشت از این سہ
چیز یکی نماز باطل میکرد و فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا کِلَابًا پس گفت حضرت عائشہ ہر آینہ تحقیق
کردانیدید شما ما را سگان یعنی مثل سگان در حکم قطع نماز لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ وَاِنِّیْ لَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَسَمِ خدا است ہر آینہ من دیدم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را
در حالی کہ نماز میخواند و بدرستی من ہر آینہ در میان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و در میان قبلہ ام وَاَنَا
مُضْطَجِعَۃٌ عَلَی السَّرِیْرِ فَتَکُوْنُ لِیَ الْحَاجَۃُ و حال آنکہ من بہ پہلو دراز شونده ام بر چہار پای
پس میشود مرا آن حاجت یعنی حاجت انسانی وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْتَقْبِلَہٗ فَاَنْسَلُّ انْسِلَالًا و مکروہ
میدارم کہ استقبال کنم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را در حالت نماز پس بر آمدم برامدنی بطریق خفیہ و آہستہ
بغیر آنکہ برخیزم و روبروی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم استاده شده بحاجت روم وَعَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ نَحْوَہٗ و خبر داده است علی بن مسہر از اعمش باسناد سابق
از ابراہیم نخعی از اسود ابن زید نخعی از عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مانند آن حدیث مسروق از عائشہ از جہت معنی
و نحوہ بنصب مفعول الخبر ناست

بَابُ الصَّلٰوۃِ خَلْفَ النَّائِمِ باب در بیان جواز نماز

Marfat.com

پس جواب کنند بلی کراهت حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد مارا مسدد گفت حدیث کرد مارا یحیی القطان گفت حدیث کرد مارا هشام بن عروه
گفت حدیث کرد مرا پدر من که عروه است از ام المومنین عایشه رضی الله تعالی عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ که گفت ام المومنین
عائشه رضی الله تعالی عنها بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که نماز میخواند و حال آنکه من خواب کننده ام
وحایل ام پس آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از قبله بر فراش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و اعتراض بر پهنا
استادن و حائل شدن پس چیزی کذا فی الصراح و مراد اینجا آنست که کیفیت خوابیدن مثل جنازه بود پس
امام فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ پس وقتی که میخواستند که وتر بخوانند بیدار میکردند مرا پس
وتر میخواندم من و حکم نساء در احکام مشروعه مثل رجال است مگر حکمی که خاص کرده باشد آنرا دلیلی پس درین وقت
حاصل شد مطابقت حدیث با ترجمه کذا فی القسطلانی و وقتی که جایز شد نماز پس زن خواب کننده پس جواز نماز
پس مرد خواب کننده بطریق اولی است یا اراد کرده است بنا بر شخص را اعم از ذکر و انثی و در حدیث استحباب بیدار
کردن نایم است کذا فی الکرمانی بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ باب است در بیان نماز نفل خواندن
پس زن حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم
حدیث کرد مارا عبد الله بن یوسف گفت خبر داد مارا امام مالک از ابی النضر بضاد معجمه معتق عمر بن عبید الله تصغیر
از ابی سلمه عبد الله بن عبد الرحمن بن عوف از ام المومنین عائشه رضی الله تعالی عنها زوجه رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم انها قالت كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صلی الله علیه واله وسلم وَرِجْلَايَ فِي
قِبْلَتِهِ که بدرستی قصه اینست که گفت عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها بوده ام من که خواب میکردم پیش رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم و حال آنکه دو پای من در مقابل آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم می بودند در محل سجده
فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا پس وقتی که میخواستند که سجده کنند
اشاره میکردند مرا بدست مبارک خود پس جمع میکردم من هر دو پای خود را پس وقتی که می استادند میگشادیم

Marfat.com

ودراز میکردم من هر دو پای خود را و حضرت ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها بیان عذر میکند باین قول
خود وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ وخانها در آن روز نبوده است در آنها چراغها از برای
آنکه اگر میبود چراغی هر آینه جمع میکردم پاهای خود را وقت سجده آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم واحتیاج
بغمز نمیشد و وجه مطابقه این حدیث بترجمه از جهه آنست که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرائض در مسجد
میخواندند پس نبوده است این نماز مگر نفل پس اگر کوئی که لفظ خلف دلالت میکند بر آنکه بشت زن بسوی روی
مصلی باشد پس دلالت حدیث بران کدام است میگویم مسلم نمیداریم آن اقتضا را واگر مسلم داریم پس
مخاطب کننده راست است متوجه شدن و روی آوردن جانب قبله و غالب از حالت حضرت عائشه
رضی الله تعالی عنها آنست که ترک نمیکرده باشد آن را بابُ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ
شَيْءٌ وبابست در بیان کسی که گفته است قطع نمیکند نماز را هیچ چیز از فعل غیر مصلی حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ
حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را عمر بن حفص گفت حدیث
کرد ما را پدر من حفص گفت حدیث کرد ما را اعمش گفت حدیث کرد ما را ابراهیم نخعی از ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله تعالی
عنها قال الاعمش وحدثني مسلم عن مسروق عن عائشة رضی الله تعالی عنها گفت اعمش
بسند سابق خود و حدیث کرد مرا مسلم از مسروق از عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها انه ذُكِرَ عِنْدَهَا
مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ که بدرستی شان اینست که مذکور شد نزد آن ام المومنین
که چیزی قطع میکند نماز را سگ است و خر است و زن است ما موصوله است و یقطع الصلوة صله موصول است والکلب
خبر است والحمار والمراة عطف است بران فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ پس گفت ام المومنین
مشابه کردانیدید بدشما ما را بخران وسگان لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي وَاَنَا
عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ قسم خدا است هر آینه دیدم من رسول خدا را صلی الله علیه و
آله وسلم که نماز میخواندند وحال انکه من بر چهار پای در میان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و در میان قبله بهلو
دراز شونده ام فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوذِيَ النَّبِيَّ صلی الله علیه و
آله وسلم پس ظاهر شد مرا حاجت انسانی پس مکروه داشتم که بنشینم پس ایذا رسانم رسول خدا صلی الله علیه وآله

Marfat.com

وسلم را فَأَنْسَلَّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ پس برآمدم بآهستگی از نزد دو پای سر بروی و وجه مطابقه حدیث با ترجمه
آنست که هرگاه مراة که نفوس مجبولند بمشغول شدن بآن قطع نمیکند مرور او از پیش آن مصلی نماز را پس سگ
و حمار بطریق اولی قطع نمیکنند بمرور خود نماز را و آن احادیث که دلاله اند بر قطع نماز بمراة و کلب و حمار منسوخ
شده اند و حکم آنها باقی نمانده حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي
ابْنِ شِهَابٍ حدیث کرد ما را اسحاق گفت حدیث کرد ما را یعقوب بن ابراهیم گفت حدیث کرد ما را برادرزاده
ابن شهاب أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ که بدرستی آن برادرزاده ابن شهاب پرسید
عم خود را که ابن شهابست از صلوة که قطع میکند آن نماز را مرور چیزی از پیش آن مصلی فَقَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ
پس گفت آن ابن شهاب که قطع نمیکند آن نماز را هیچ چیزی و این عام مخصوص البعض است زیرا که قول و فعل بسیار قطع
میکند نماز را یا مراد آنست که قطع نمیکند چیزی از آن سه که قطع شده است نزاع در آنها که آن زن و خر و سگ است
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ گفت ابن شهاب که خبر داد مرا عروة بن الزبیر أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يَقُومُ
فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ که بدرستی عائشه صدیقه رضی الله عنها که زوجه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم گفته است
که قسم خدا است هر آینه بوده اند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که برمیخواستند پس نماز میخواندند از شب و من اللیل متعلق
بیقوم است وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ و بدرستی من افتاده بودم در
میان آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و در میان قبله بر فراش اهل خود و علی فراش اهله متعلق بیقوم است و نیز
صحة تعلق آن بیصلی است و بر نسخه که عن فراش اهله است متعلق بیقوم است و نسخه اول مقتضی است نماز آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم را بر فراش اهل خود بَابٌ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ این باب
بتنوین است وقتی که بردارد دختری خورد را بر گردن مصلی فاسد نمیگردد نماز وی و در بعضی نسخ لفظ فی الصلوة
موجود است یعنی وقتی که بردارد جاریه خورد را در نماز حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ
حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از عامر بن عبد الله بن الزبیر العوام از عمرو

بن سلیم بفتح عین مهمله وضم سین مهمله و ثانی الزرقی بضم رای معجمه و فتح راء مهمله از ابی قتاده انصاری رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز میخواند و حال آنکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بردارنده اند بی بی اُمامه را و حامل بتنوین و امامه بضم همزه است منصوب بنا بر مفعولیت و تزوج کرده بود باوی حضرت علی رضی الله عنه بعد فوت حضرت فاطمه رضی الله عنها و جمله اسمیه حال است بِنْتُ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه و اله وسلم وَهِیَ لِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ آن اُمامه که دختر زینب است که آن دختر رسول خدا است صلی الله علیه واله وسلم و حال آنکه آن اُمامه دختر ابی العاص بوده است که نام وی مُقْسِمٌ بکسر میم و فتح سین مهمله است و نزد بعضی لقیط یا قاسم یا هشیم یا هنیم یا یاسر است بر اقوال مختلفه و پدر وی ربیعه ابن شمس است که اسیر شده بود در روز بدر حال آنکه کافر بود پس اسلام آورده و هجرت کرد و وارد گردند بر وی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم دختر خود را که زینب بود و فوت شد آن زینب رضی الله عنها در عقد وی و شهید شد ابی العاص روز یمامه در خلافت ابی بکر صدیق رضی الله عنه وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا پس وقتی که سجده میکرد نهاد آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم می نهاد او را بر زمین و وقتی که برمیخواستند برمیداشتند آن اُمامه را و نکرده بود نهادن این فعل را آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مگر برای بیان جواز و این جا نرسیده است ما را و شرع مستمر است تا روز قیامت نه گفته است قسطلانی که این مذهب ما و مذهب ابو حنیفه و مذهب احمد است و دعوی کرده اند مالکیه بر مسئله عمل در نماز و آن مردود است با اینکه قصه اُمامه بعد قول آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بوده است که اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا یعنی بدرستی در نماز هر آینه شغلی است مانع از اشتغال دیگر زیرا که بدرستی آن قول بوده است پیش از هجرت و قصه اُمامه بعد هجرت است یقینا بدلی مدیده و حمل کردن مالک آن نماز را بر نماز نافله مدفوع است بحدیث مسلم رأیت النبی صلی الله علیه واله وسلم یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ عَلٰی عَاتِقِهٖ یعنی دیدم من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در آن حال که امامت میکرد مردم را و حال آنکه اُمامه بر دوش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بود و باحادیث دیگر که دالند بر فرضیت آن نماز و جواب باینکه احتمال دارد که اِمامت در نماز نافله بوده باشد مردود است باینکه امامت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در نماز نافله معهود نیست و باینکه آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز

Marfat.com

نفل در مسجد نمیخواندند و حمل خطابی بر عدم عمل از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم باین طور که امامه چنان تعلق و الفت
بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم داشت که خود وقت قیام بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم متعلق میشد و بدوش
مبارک می نشست و وقت سجده خود از دوش مبارک جدا می شد معارضه کرده شده است بحدیثی که روایت کرد
آن را ابو داؤد از طریق مقبری حتی اذا اراد ان یرکع اخذ ها فوضعها ثم رکع وسجد حتی اذا فرغ من سجوده وقام
اخذ ها وردها فی مکانها یعنی تا وقتی که اراده میکرد رکوع کند میگرفت آن امامه را پس می نهاد و دا و را بر زمین
بستر رکوع میکرد و سجده بجا میکرد و تا وقتی که فارغ میشد از سجده خود و میخواستند که استاده شوند
میگرفت آن امامه را و رد میکرد در مکان وی که در ان مکان سابق بوده است یعنی بر دوش انتهی و بجزی که
روایت کرده است آن را احمد از طریق ابن جریج و اذا قام حملها فوضعها علی رقبته یعنی وقتی که استاده میشد
برمیداشت آن امامه را پس می نهاد و دا و را بر گردن خود و این روایات صریح اند در بنکه حمل و وضع بوده است
از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نه از امامه و باید دانست که اعمال در نماز وقتی که کم باشند و متفرق باشند باطل
نمیکنند نماز را و واقع آنجا همچنین بوده است که عمل آنجا بی در پی نبوده است برای بودن یک عمل در یک رکنی و
عمل دیگر در رکن دیگر و دعوی خصوصیت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بآن مثل عصمت آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم از بول صبیه بخلاف غیر آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مردود است باینکه اصل عدم خصوصیت است
و همچنین دعوی ضرورة که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نیافته بودند کسی را که کفایت کند امر آن امامه و
اکراه را میکند اشتند هر اینه میگریست و شاغل میشد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را در نماز زیاده از
تشغل وی بر داشتن آن که گفته است نووی که این همه دعوا ها باطله است و لیلی نیست بر انها و نیست در حدیث
چیزی که مخالف قواعد شرع ا باشد انتهی و جز این نیست که داخل کرده است بخاری این حدیث را در این موضع تا دلالت
کند بر بنکه بر داشتن صبیه هرگاه ضرر نمیکند نماز را و حال آنکه حمل سخت تر است از مرور از پیش مصلی پس مرور مراة
بطریق اولی مضر نیست نماز را کذا فی الکرمانی

باب اذا صلی علی فراش فیه حائض

این باب بتنوین است وقتی که نماز خواند مرد بر فراشی که در ان فراش حایض باشد صحیح است نماز وی و آیا مکروه است یا

حدثنا عمرو بن زرارة اخبرنا هشیم عن الشیبانی عن عبد الله بن شداد ابن

الهادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ حدیث کرد مارا عمرو بن زراره بفتح زاء
معجمه وراء مهمله مکرره گفت خبر داد مارا هشیم بضم ها مصغر از شیبانی بفتح شین معجمه از عبد الله بن شداد بن
اسامة بن الهاد بتشدید دال که گفت عبد الله خبر داد مرا خاله میمونه بنت الحارث زوجه رسول خدا صلی الله علیه و
آله وسلم قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ
عَلَيَّ وَاَنَا عَلَى فِرَاشِي گفت ام المومنین میمونه رضی الله عنها بوده است فراش من بپهلوی مصلی رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس بسا اوقات می افتاد جامه رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بر من وقتی که نماز
میخواندند و من بر فراش خود می بودم در حالت حیض چنانچه در روایت دیگر وانا حائض مذکور است ولفظ حیال بکسر
حاء مهمله وفتح یاء مثناة تحتیه خفیفه بمعنی جنب است حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ
زِيَادٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ حدیث کرد مارا ابو النعمان بضم نون که محمد
بن الفضل است گفت حدیث کرد مارا عبد الواحد بن زیاد گفت کرد مارا شیبانی بفتح شین معجمه گفت حدیث
کرد مارا عبد الله بن شداد بتشدید دال ابن اسامة بن الهاد قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله
علیه وآله وسلم يُصَلِّي وَاَنَا اِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ گفت عبد الله بن شداد شنیدم من میمونه را که خاله من است
و زوجه رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که میگفت بودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که نماز میخواندند و حال
آنکه من نزدیک پهلوی آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم خوابیده بودم فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِي ثَوْبُهُ پس وقتی
که سجده میکردند می رسید مرا جامه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و در نسخه دیگر الی جانبه است بجای الی جنبه و اصابتنی است
بجای اصابنی و ثیابه است بجای ثوبه و در بعضی نسخ است زَادَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
الشَّيْبَانِيُّ وَاَنَا حَائِضٌ یعنی زیاده کرد مسدد از خالد گفت حدیث کرد مارا سلیمان شیبانی کلمه وانا حائض را

بَابٌ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ این باب بتنوین است
آیا اشاره بکند مرد بدست خود زن خود را نزد سجده تا سجده بکند حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد مارا عمرو بن علی بفتح عین مهمله
در اول گفت حدیث کرد مارا یحیی گفت حدیث کرد مارا عبید الله بضم عین مهمله گفت حدیث کرد مارا قاسم بن

Marfat.com

محمد بن ابی بکر از عائشه صدیقه رضی الله عنهم قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي
وَرَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي گفت عائشه صدیقه رضی الله عنها بد چیزیست برابر
گردانیدن شما را بسگ و خر و حال آنکه قسم خداست که هر آینه تحقیق دیدم من خود را و حال آنکه رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم نماز میخواندند و حذف کردن یکی از دو مفعول افعال قلوب وقتی که باشد اتحاد فاعل با مفعول
که خاصه افعال قلوبست جایز گفته صاحب کشاف و درینجا فاعل با مفعول متحد است پس حذف کرده شد
مفعول ثانی را و تقدیر چنین باشد که رأیت نفسی معترضة بین یدیه وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا و حال آنکه دراز شونده بودم در میان
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و در میان قبله پس وقتی که میخواستند که سجده کنند اشاره میکردند بخلانیدن انگشت
مبارک خود هر دو پای مرا پس میکشیدم من هر دو پا را جانب سینه خود و جمع میکردم تا سجده کنند بَابُ
الْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الْأَذَى این باب بتنوین است زن دور سازد از مصلی و
بیندازد از آن چیزی را از نجاست و ناخوشی در حالت نماز حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ
حدیث کرد ما را احمد بن اسحاق و در بعضی نسخ اسحاق السُّوَمَارِي است بضم سین مهمله و سکون واو و فتح را مهمله بعد
آن میم و بعد آن الف و بعد آن را مهمله مکسوره و بعضی سُرماری گفته اند بسین مهمله مضمومه و را مهمله ساکنه و بعضی بکسر سین مهمله و
بعضی بفتح آن گفته اند و آن نسبتی است بسرمار که قریه ایست از قرای بخارا و بوده است شجاع که زده میشود مثل کشته
هزار ترک را گفت حدیث کرد ما را عبید الله بن موسی گفت حدیث کرد ما را اسرائیل از ابی اسحاق از عمرو بن میمون
از عبد الله بن مسعود که صحابی است قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم قَائِمٌ يُصَلِّي
عِنْدَ الْكَعْبَةِ که گفت عبد الله بن مسعود در آن هنگام که رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم استاده بودند
در آن حالتی که نماز میخواندند نزدیک کعبه و عامل در بینما معنی مفاجاتست که از اذ مفاجات که بیشتر می آید مفهوم
میشوند وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي و حال آنکه
یک جماعتی از قریش نشسته بودند در جاهای نشستن خود که ناگاه گفت یک گوینده از آن قریش آیا نمی بینید شما

Marfat.com

بسوی این ریاکننده که عبادة بمردم مینماید و در خلوت نمیکند ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی
فرثها ودمها وسلاها کدامی از شما برخیزد و برود و بسوی شتری که کشته شده است در آل فلانی پس قصد
کند بسوی سرگین شکنبه آن و خون آن و پوست آن که در ان بچه می باشد و جزور بفتح جیم شتر کشته شده نر باشد
یا ماده و یعمد بکسر میم بمعنی قصد و فرث بفتح فا و سکون راء مهمله و ثاء مثلثه و سلا بفتح سین مهمله و لام و الف مقصوره
پوستی که در ان بچه می باشد و بعد از بچه از شکم بیرون می برآید فیجیء به ثم یمهله حتی اذا سجد
وضعه بین کتفیه پس بیارد آن را بسته بگذارد او را و فرصت دهد تا که سجده کند و قتی که سجده کند بنهد آنرا
در میان دو شانه وی فانبعث اشقاهم فلما سجد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم و ضعه
بین کتفیه پس سرعت کرد و زود رفت و بدبخت ترین آن کفار و آن عقبة بن ابی معیط بوده است
پس آورد آن را پس در گاه که سجده کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نهاد آنرا میان دو شانه آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم و ثبت النبی صلی الله علیه واله وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضهم
الی بعض من الضحک و ثابت ماندند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در حال بودن ایشان سجده کننده پس خندیدند
آن بدبختان جهنمیان تا که مایل شدند بعضی از انها بسوی بعضی و افتادند بر یکدیگر چنانکه در بعضی نسخ علی بعض واقع است
بجای الی بعض فانطلق منطلق الی فاطمة وهی جویریة فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی الله
علیه واله وسلم ساجدا حتی القته عنه پس رفت یک رونده بسوی فاطمه زهرا که کوچکه حضرت
مصطفی صلی الله علیه واله وسلم رضی الله عنها و خبر داد او را از ان واقعه و حال آنکه حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها
در آن روز دختر کی بود بسیار خورد سال پس متوجه شد حضرت فاطمه در ان حالتی که دویده می آمد و ثابت بودند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم در حالت سجده تا وقتی که رسیدند حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها و انداختند و دور کردند
آن شکنبه را و چیزی را که نهاده بودند آن بدبختان از پشت آن حضرت صلی الله علیه واله وسلم و اقبلت فاطمة
علیهم تسبهم و متوجه شدند حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها غضب کنان بر اوشان در ان حالتی که دشنام میدادند
اوشان را فلما قضی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الصلوة قال اللهم علیک بقریش
اللهم علیک بقریش پس چون فارغ شدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز را و فارغ شدند

Marfat.com

ازان فرمودندای بارخدایا هلاک ساز کفار قریش را باهلاک ساز قریش را که کفار اند بر تقدیر اول مضاف محذوف است
و بر تقدیر ثانی صفت محذوف است کذا فی القسطلانی و یا این تقدیر است که علیک بهلاک قریش کذا فی الکرمانی
و این کلمه را سه بار اعاده کردند ثم سمی فقال اللهم علیک بعمرو بن هشام وعتبة بن ربیعة
وشیبة بن ربیعة والولید بن عتبة وامیة بن خلف وعتبة بن ابی معیط
وعمارة بن الولید بستر آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نامیدند یک یک را پس فرمودندای بارخدایا
هلاک کن عمرو بن هشام را و عمرو نام ابی جهل بود که فرعون این امت است و هلاک عتبه بن ربیعه را و شیبه بن ربیعه را
و ولید بن عتبه را و امیه بن خلف را و عتبه بن ابی معیط را و عمارة بن الولید را بضم عین مهمله و تخفیف میم قال عبد
الله فوالله لقد رأیتهم صرعی یوم بدر قد کفت عبد الله بن مسعود پس قسم خدا است تحقیق دیدم
من اورا بر زمین افتاده روز بدر یعنی مرده و هلاک شده و اضافه یوم بدر بسوی بدر باد نی ملابسة است یعنی روزی
که در آن روز در موضعی که بدر نام دارد جنگ واقع شده بود پس در آن جنگ هم این بدبختان مردند و بجهنم
پیوستند مگر عمارة بن الولید که آن در جنگ بدر حاضر نبود پس آن لئیم در بحرین زمین حبشه مرد ثم سحبوا الی
القلیب قلیب بدر پس کشیده شدند بسوی چاهی چاه بدر و انداخته شدند در آن و قلیب آن چاهی را گویند
که سر آن از درست نساخته باشند گفته است شعبی که بدر در اصل نام چاهی است و آن را بدر برای این میگویند که ساخته
بود آنرا یک مردی که مسمی ببدر بوده است و الحال بدر آن موضع را میگویند و قلیب ثانی مجرور بنا بر بدلیت از
قلیب اول است ثم قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنة
پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و تابع کرد آن اصحاب قلیب را لعنت را یعنی در پس اصحاب
لعنت بفرست و این معنی بر تقدیر است که اتبع بصیغه امر باشد و اصحاب القلیب مفعول به شود و اما اگر اتبع
بصیغه ماضی مجهول خوانند و اصحاب القلیب را نائب فاعل دانند معنی چنان باشد که در پس اصحاب قلیب لعنت
فرستاده شد و اصحاب قلیب همان کافران که کشته کشتند و بهلاک پیوستند و در چاه انداخته شدند
یعنی چنانچه ایشان مقتول شدند در دنیا مطرود و ملعون کشتند در آخرة تخمی را که کاشتند ثمره آنرا یافتند

Marfat.com